﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 19

جمعۃ المبارک 28/ستمبر 2012ء

12/ذوالقعدہ 1433 ہجری قمری ❁ 28/تبوک 1391 ہجری شمسی

شمارہ 39

سب سے بڑا سخی

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
''مَیں تمہیں سب سخیوں سے بڑے سخی کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ اللہ تمام سخاوت کرنے والوں سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا ہے۔ پھر مَیں تمام انسانوں میں سے سب سے بڑا سخی ہوں۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد از علامہ ہیثمی۔ جلد 9 صفحہ 13۔بیروت)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا 2012ء

فیڈرل ممبر پارلیمنٹ Judy Sgro، وان شہر کے ریجنل کونسلر اور مارکھم کے سابق کونسلر کی حضور انور سے الگ الگ ملاقاتیں۔ نومبائعین کی حضور انور سے ملاقاتیں۔ واقفات نو کی کلاس۔ حدیقۂ احمد کا معائنہ۔ ربوہ فارم ہاؤس کا وزٹ۔ تقریب آمین۔ تقریب نکاح۔ فیملی و اجتماعی ملاقاتیں۔

گزشتہ تین سالوں میں جامعہ احمدیہ کینیڈا سے فارغ التحصیل ہونے والے 40 طلباء میں تقسیم اسناد کی خوبصورت اور تاریخی تقریب۔

تربیت بھی آپ کا کام ہے اور تبلیغ بھی آپ کا کام ہے۔ تبلیغ کے لئے تربیت پہلا قدم ہے۔ سب سے بڑی چیز جو ایک مربی اور مبلغ میں ہونی چاہئے وہ اس کی عاجزی ہے۔ عاجزی کے ساتھ ساتھ اور علم بڑھانے کے ساتھ ساتھ محنت کی عادت بھی ڈالیں۔ آپ واقف زندگی ہیں اور واقف زندگی کے لئے گھنٹے مقرر نہیں کئے گئے کہ اتنے گھنٹے کام کرو گے تو تم نے مقصد پورا کر لیا۔

کوئی دن آپ کا ایسا نہ ہو جس میں کچھ نہ کچھ حصہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا نہ پڑھا ہو۔ اسی سے آپ کو قرآن کریم کی صحیح تعلیم کی حقیقت پتہ چلے گی۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ میں سے بہت سوں کو جو یہاں سے فارغ ہوئے ہیں انہی ملکوں میں، مغربی ممالک میں بھیجا جائے۔

خلافت سے وفا کا تعلق ہو۔ آپ لوگوں کا یہ تعلق پیدا ہو گا ذاتی طور پر خطوط لکھنے سے، باقاعدہ رابطہ رکھنے سے، خلیفۂ وقت کے لئے دعا کرنے سے، خلیفۂ وقت کو دعا کے لئے لکھنے سے۔ پس یہ تعلق بھی قائم رکھیں۔ اس تعلق کو اپنی ذات تک محدود نہ رکھیں۔ جس جگہ آپ ہوں وہاں کے ماحول میں اس تعلق کو اتنا اجاگر کریں کہ خلافت کے ساتھ جماعت اس طرح ہو جائے جس طرح یک جان دو قالب۔

آپ لوگ نمائندے ہیں خلیفۂ وقت کے اور وہ کام سرانجام دینے ہیں جن کی ہدایت خلیفۂ وقت کی طرف سے آتی ہے۔ اس نمائندگی سے یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ جس جگہ ہم جائیں، جس جماعت میں ہم جائیں وہاں ہمیں وہ عزت اور احترام بھی ملے جو جماعت میں خلیفۂ وقت کے لئے ہے۔ آپ نمائندے ہیں لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ نے ایک عاجز غلام کی طرح وہ نمائندگی کرنی ہے۔

جماعت کی تربیت اسی طرح ہو گی جب آپ جماعت کو خلافت کے ساتھ جوڑ دیں گے۔

دعاؤں کے ذریعہ سے اپنی عاجزی کو بھی بڑھائیں اور اپنے علم کو بھی بڑھائیں اور اس کے لئے آپ کا تعلق باللہ میں بڑھنا بھی ضروری ہے۔
ایک مبلغ میدان عمل میں ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس کو دنیاوی لحاظ سے بھی بڑی پذیرائی ملتی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس سے آپ کے دماغوں میں یا کسی بھی واقف زندگی کے دماغ میں کبھی یہ خیال آجائے کہ یہ میری ذاتی کوشش یا ذاتی لیاقت اور میری اپنی خصوصیات کی وجہ سے ہے۔
بلکہ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے اور یہ فضل اس وجہ سے ہے کہ آپ واقف زندگی ہیں۔

——— (جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تقسیم اسناد کی تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب اور مبلغین، مربیان وواقفین زندگی کو نہایت اہم نصائح)

رشتہ ناطہ کمیٹی کے ساتھ میٹنگ میں مختلف امور سے متعلق تفصیلی تجزیہ اور اہم ہدایات۔ واقفاتِ نَو بچیوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس کا انعقاد اور مجلس سوال وجواب۔

(کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر۔لندن)

9/جولائی 2012ء بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر پینتالیس منٹ پر مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔
صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

اجتماعی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور اجتماعی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں GTA سنٹرل، Peel North، Peel South ریجنز کے 1103 مردوزن اور بچوں بچیوں نے اپنے پیارے آقا

سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ مرد احباب نے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں نے اپنے آقا سے قلم حاصل کئے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر پندرہ منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام تشریف لے آئے۔

تقریب آمین

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی سے قبل آمین کی تقریب منعقد ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل 34 خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے قرآن کریم سنایا۔ عزیزہ یسریٰ خان، تنزیلہ احمد، خولہ سلمان، رضوان بشیر مرزا، فریحہ بشیر مرزا، Abeeha نور، ایمن مصباح، توفیق احمد، سلمان خان، علینہ سجاد، تنزیل احمد، عائشہ مریم، علیشاہ شہزاد، Eshal عدنان، فرقان احمد بھٹی، فیضیہ خالد کاہلوں، لبنیٰ احمد، سبوح احمد، درمانہ آصف، جاذبہ مجید وڑائچ، نور احمد، درمان احمد، حارث نایاب احمد، ریان احمد چیمہ، جاذبہ منصور، عطیہ ظہیر، Shariq سرا، مناہل چوہدری، ادیب چوہدری، Haqmza رحمان، انور منادی احمد، عبداللہ حیدر، عافیہ احمد۔

آمین کی اس تقریب کے بعد ایک بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

پروگرام کے مطابق سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔

ممبر پارلیمنٹ کی حضور انور سے ملاقات

آنریبل جوڈی سگرو (Judy Sgro) فیڈرل ممبر پارلیمنٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئی ہوئی تھیں۔ موصوفہ وزیراعظم کی مشاورتی کونسل کی ممبر بھی ہیں اور سابق وزیر سٹیزن شپ اینڈ امیگریشن بھی ہیں۔

Judy Sgro نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے کہا کہ یہاں آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنا میرے لئے ایک بڑا اعزاز ہے۔ موصوفہ نے بتایا کہ وہ پہلی بار 1999ء میں ممبر پارلیمنٹ منتخب ہوئیں۔ اس کے بعد 2000ء، 2004ء، 2006ء، 2008ء اور 2011ء میں متعدد بار ممبر پارلیمنٹ منتخب ہوچکی ہیں۔

موصوفہ کے اس سوال پر کہ ریلیجس پرسیکیوشن اور ہیومن رائٹس کے قیام کے سلسلہ میں کینیڈا مزید کیا کام کرسکتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ وہ ممالک جہاں حقوق کی تلفی ہو رہی ہے وہاں کام ہونا چاہئے۔ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ ایک تو پاکستان ہے۔

حضور انور نے فرمایا: احمدیوں کے لحاظ سے تو Top پر پاکستان ہے جہاں سب سے زیادہ حقوق تلف کئے جارہے ہیں۔ ایک تو، توہین رسالت کا قانون ہے۔ بلاسفمی لاء (Blasphemy Law) ہے یہ تو وہ کبھی نہیں بدلیں گے۔ لیکن کم ازکم اس کی شکل تو بدلنی چاہئے۔ ہر کوئی اٹھ کر اس کو استعمال نہ کرسکے۔ اگر کسی نے کوئی بلاسفمی لاء بنانا ہے تو پھر وہ تمام انبیاء، تمام بانیان مذاہب کے لئے ہونا چاہئے کہ کسی ایک کی بھی توہین نہ ہو۔ ہر ایک کا عزت و احترام واجب ہے صرف ایک مذہب پر فوکس نہ ہو۔ قرآن کریم نے ہر نبی کے احترام کو لازم قرار دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرا یہ ہے کہ پاکستانی گورنمنٹ، پارلیمنٹ کو کہیں کہ Joint Election ہو۔ مخلوط انتخاب کی بات ہو اور سب کو برابر کا ووٹ کا حق ہو۔ بغیر کسی قسم کی مذہبی تفریق کے الیکشن ہو۔

حضور انور نے فرمایا: مَیں سیاستدانوں کو اور دیگر حکام کو ہمیشہ یہ کہتا رہا ہوں کہ اگر آپ Joint Election کروادیں تو یہ آپ کی بہت بڑی کامیابی ہوگی اور اگر آپ نے Minority کی کوئی مدد کرنی ہے تو یہ مخلوط انتخابات والا معاملہ سب سے زیادہ مددگار ثابت ہوگا۔

Judy Sgro نے جماعت کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں تو بینرز لگے ہوئے ہیں کہ احمدیوں کو قتل کرو۔ اشتہار دیئے جارہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اب کیپٹل ہل (Capitol Hill) میں میرا ایڈریس تھا۔ اس کی خبر پاکستان پہنچی ہے تو مُلّاں کی طرف سے شور پڑ گیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: پاکستان کے احمدی مزید مسائل کا سامنا کرسکتے ہیں۔

موصوفہ نے کہا کہ لاہور کی فیملیز بھی خوف کی حالت میں ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم کوشش کررہے ہیں کہ ان کو باہر لے آئیں۔ کینیڈا، امریکہ اور یورپین ممالک میں۔

حکومت کے حوالہ سے بات ہونے پر موصوفہ نے بتایا کہ لبرل پارٹی کی کینیڈا پر زیادہ عرصہ حکومت رہی ہے اور ہم 13 سال تک اکثریت میں رہے ہیں۔ اب ہم اپنی لیڈرشپ میں تبدیلی کا سوچ رہے ہیں۔ کیونکہ ہم نے اپنی لیڈرشپ کی وجہ سے اپنی سیٹیں گنوائی ہیں، اپنی پالیسی کی وجہ سے نہیں گنوائیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں کی جو اقتصادی صورتحال ہے۔ Unemployment ہے اس کو بہتر کریں تو یہ آپ کے لئے فائدہ مند ہوسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: کہ امیگریشن میں مشکلات پیدا ہورہی ہیں۔ بہت سے احمدی جن کے کیسز منظور ہوچکے ہیں۔ ان کا سٹیٹس (Status) حکومت منظور کرچکی ہے وہ بھی ایک عرصہ سے اپنی فیملیز کا انتظار کررہے ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوفہ نے بتایا کہ انڈیا اور چائنا سے زیادہ تعداد میں Immigrants آرہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو Orthodox مُلّاں ہیں وہ بھی اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور یہاں آرہے ہیں اور آپ کے لئے پرابلم پیدا کرسکتے ہیں اس لئے اپنی پالیسی بناتے ہوئے محتاط رہیں۔

Vancouver کی زیر تعمیر مسجد کے حوالہ سے بات ہوئی تو امیر صاحب کینیڈا نے بتایا کہ مسجد کے افتتاح کے موقع پر ہم موصوفہ Judy Sgro کو بھی بلائیں گے۔ اس پر موصوفہ نے کہا کہ مَیں ضرور آؤں گی۔ قبل ازیں مَیں کیلگری مسجد کے افتتاح کے موقع پر بھی گئی تھی۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اب مختلف ممالک میں جماعت کی مخالفت بڑھ رہی ہے۔ قرغیزستان میں بھی ہماری تبلیغ اور پروگراموں کو Ban کیا گیا ہے اور مبلغین کو وہاں سے نکالا ہے۔ حکومت کی طرف سے کورٹ میں کیس گیا تھا۔ کورٹ نے ہمارے حق میں فیصلہ دیا۔ حکومت ملاں کے ذریعہ کہہ رہی ہے کہ ہم دہشتگرد ہیں۔ ان کو سعودی عرب سے فنڈز مل رہے ہیں۔ آپ صرف پاکستان پر ہی اپنا فوکس نہ رکھیں۔ دوسرے ممالک میں بھی دیکھیں جہاں بنیادی حقوق تلف کئے جارہے ہیں اور مذہبی آزادی چھینی جارہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بعض یورپین ممبران پارلیمنٹ نے جماعت کے حقوق کے لئے اپنا ایک گروپ بنایا ہوا ہے جس میں سویڈن بہت زیادہ Active ہے۔ اپنے ملک کے اندر اپنی نیشنل پارلیمنٹ میں بھی اور یورپین پارلیمنٹ میں بھی ان کے نمائندے اچھا کام کررہے ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ Judy Sgro کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات پانچ بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوئی۔

وان (Vaughan) شہر کے ریجنل کونسلر کی حضور انور سے ملاقات

اس کے بعد Vaughan (وان) شہر کے ریجنل کونسلر Michael Di Biase نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔ موصوف قبل ازیں وان شہر کے میئر بھی رہ چکے ہیں۔

حضور انور نے ان سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ مجھے یاد ہے کہ 2004ء میں جب میں یہاں آیا تھا تو آپ اس وقت میئر تھے اور آپ نے مجھے شہر کی چابی (Key) پیش کی تھی۔ اس پر موصوف نے کہا اس وقت سب لوگ بہت زیادہ خوش ہوئے تھے۔ اب میں پارک ریجن کا ریجنل کونسلر ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اب علاقہ وسیع ہونے سے آپ کا سٹیٹس بڑھا ہے۔ اب زیادہ چانس ہے کہ آپ ریجن کونسلرز کے ہیڈ بن جائیں۔

موصوف نے کہا Vaughan شہر کی آبادی تین لاکھ ہے۔ خوبصورت علاقہ ہے۔ حضور انور نے اس علاقہ کو دیکھا ہے۔ شہر میں Drive کی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ابھی تک تو اس طرح پھر کر نہیں دیکھا۔ اب یہاں ہماری مسجد اور پیس ویلج کے اردگرد بھی بہت زیادہ ڈویلپمنٹ ہوئی ہے۔ 2008ء میں جب آیا تھا تو اس وقت تعمیرات ہورہی تھیں۔ اب مکمل ہوچکی ہیں۔

موصوف نے کہا مَیں نے حضور انور کی جلسہ کینیڈا کی آخری دن کی تقریر سنی ہے۔ بہت متاثر ہوا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اس تقریر کا مضمون جماعت کے لوگوں کے لئے زیادہ تھا۔

امیر صاحب کینیڈا نے بتایا کہ جب بھی کوئی مشکل ہو تو موصوف ہماری مدد کرتے ہیں اور ہمارے مسئلے کا حل نکالتے ہیں۔ اس پر موصوف نے کہا اب ہم زیادہ تعلق بڑھائیں گے اور کام آئیں گے۔

آخر پر ریجنل کونسلر Michael نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ موصوف کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے یہ ملاقات پانچ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی۔

مارکھم (Markham) کے سابق کونسلر کی ملاقات

اس کے بعد خالد عثمان صاحب سابق کونسلر مارکھم (Markham) شہر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔ موصوف بھرپور کام کرنے والے پاکستانی کینیڈین ہیں اور بہت سے پروگرام منعقد کرتے رہتے ہیں۔ نیز پاکستانی کمیونٹی کے لئے بھی بہت کام کرتے ہیں۔ ان کو ایک بہترین شہری ہونے کی وجہ سے اعزازی انعام ''اونٹاریو میڈل'' مل چکا ہے اور اسی طرح پاکستانی حکومت کی طرف سے تمغہ امتیاز مل چکا ہے۔

موصوف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔ موصوف نے حضور انور کو بتایا کہ جب 2004ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کینیڈا تشریف لائے تھے تو انہوں نے مارکھم شہر کی طرف سے حضور انور کی خدمت میں شہر کی چابی (Key) پیش کی تھی۔

موصوف نے بتایا اب مارکھم کو باقاعدہ شہر کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ اس کی آبادی تین لاکھ ہے۔ پچیس سے تیس ہزار کے لگ بھگ ایشین ہیں جن میں تامل، انڈین اور پاکستانیوں کی تعداد زیادہ ہے۔

موصوف نے بتایا کہ مارکھم کو شہر کا درجہ دینے کی وجہ سے اب یہاں زیادہ ڈویلپمنٹ ہوگی اور بہت سی کمپنیاں کام شروع کریں گی جس کی وجہ سے زیادہ لوگوں کو ملازمت ملے گی۔

امیر صاحب نے بتایا کہ موصوف ہمیں اپنے تمام پروگراموں میں بلاتے ہیں اور ہمیں سپورٹ کرتے ہیں۔ اس پر موصوف نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ ہم سب اکٹھے ہوکر مل کر کام کریں اسی میں سب کا فائدہ ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کی بات درست ہے اتحاد میں ہی برکت ہے۔ لیکن ایسا ہو نہیں رہا۔ یہ مسلمان دعویٰ تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق جوڑنے کا کرتے ہیں تو دوسری طرف مذہبی آزادی بھی چھینتے ہیں اور بنیادی حقوق سے بھی محروم کرتے ہیں۔

موصوف نے بتایا کہ مجھے جو تمغہ امتیاز ملا ہے وہ یہاں 23 مارچ کو پاکستانی ایمبیسی کے ذریعہ ملا ہے۔ حکومت نے یہاں بھجوایا تھا۔ میں پاکستان نہیں گیا تھا۔ وہاں جاؤں گا تو فیل ہو جاؤں گا۔ وہاں لوگ بے حس ہوگئے ہیں۔ کراچی، پشاور، صبح وشام لوگ مر رہے ہیں۔ حملے ہو رہے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اب تو چھوٹے شہروں کا بھی یہی حال ہے۔ آخر پر موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں چھ بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ Regina، Ottawa، Edmonton، Calgary اور Saskatoon سے لمبے سفر طے کرکے آنے والی 20 فیملیز کے 80 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا بھی شرف پایا۔

نومبائعین کی ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق نومبائعین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری ہر ایک سے اس کا تعارف حاصل کیا اور دریافت فرمایا کہ بیعت کس طرح کی، کیا چیز احمدیت قبول کرنے کا موجب بنی۔

✿......ایک پاکستانی نوجوان نے بتایا کہ 1995ء میں کینیڈا آیا تھا۔ اب مَیں میڈیسن کے دوسرے سال میں ہوں۔ ایک احمدی دوست نے جماعت کا تعارف کروایا۔ میں نے جماعت کا لٹریچر پڑھا اور تسلی ہونے پر ستمبر 2008ء میں بیعت کی۔ موصوف نے بتایا کہ احمدیت میں شامل ہونے کے بعد میں سکون محسوس کرتا ہوں، نمازوں کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔ اپنے اندر ایک تبدیلی محسوس کرتا ہوں۔

✿......ایک نومبائع نے بتایا کہ مَیں نے بیعت فارم پُر کردیا ہے۔ احمدیت قبول کرلی ہے۔ اب جمعہ کے دن بیعت کی تقریب میں شامل ہوں گا۔ یہ کینیڈا کے مقامی

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر214

مکرم محمد فیتحی صاحب (2)

پچھلی قسط میں ہم نے مکرم محمد فیتحی صاحب کے تعارف اورامریکن لاٹری کے ذریعہ ان کی مراکش سے امریکہ کی طرف ہجرت کا ذکر کیا تھا۔انکے بارہ میں اس قسط میں مزید کچھ امور کا ذکر کیا جائے گا۔مکرم محمد فیتحی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

نمایاں کامیابی کے باوجود تعلیم چھوڑنی پڑی

امریکہ میں پانچ سال گزارنے کے باوجود مالی لحاظ سے میرے حالات میں کوئی خاص تبدیلی واقع نہ ہوسکی، ہاں اس قدر فرق ضرور پڑا کہ محتاجی نہ رہی اور میں اتنا کمانے لگ گیا جس سے گھر کی گزر بسر آسانی سے ہونے لگی۔میں نے کوشش کرکے امریکہ میں ایک یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا اور مقصد یہ تھا کہ ڈگری حاصل کرلوں تا کہیں بہتر ملازمت مل جائے۔میں بفضلہٖ تعالیٰ تمام مضامین میں ٹاپ کرنے لگا۔لیکن اسی عرصہ میں میری بیوی کو ایک خطرناک بیماری نے آلیا۔ اس کا علاج معالجہ لمبا عرصہ جاری رہا۔اور مجھے اہلیہ کا خیال رکھنے اوراس کے علاج معالجہ کیلئے اخراجات کا بندوبست کرنے کی وجہ سے تعلیم چھوڑنی پڑی۔

مدرسہ کے انتظام کا تجربہ

اس کے بعد میں ایک مسجد سے منسلک ہوگیا جس میں دن کی اکثر نمازوں کی ادائیگی پڑھا کرتا تھا۔ ایک روز جب میں نماز عشاء کے لئے مسجد میں آیا تو پانچ افراد کی ایک کمیٹی سے تعارف ہوا جو بچوں کو عربی زبان سکھانے اور قرآن کریم پڑھانے کے لئے مسجد کے ساتھ ایک مدرسہ جاری کرنے کے بارہ میں مشورہ کررہی تھی۔ان میں سے ایک نے مجھے بھی اس کارِخیر میں شامل ہونے کا مشورہ دیا۔مَیں ان کے ساتھ شامل ہوگیا۔ہم نے دوتین میٹنگز کیں لیکن اس کے بعد آہستہ آہستہ ایک ایک کرکے تمام ممبران پیچھے ہٹتے گئے اورآخر پر اس مدرسہ کا بنانا اوراس کا انتظام وانصرام سب کچھ میرے ذمہ ہی ٹھہر گیا۔خدا کا خاص فضل ہے کہ مَیں نے مدرسہ کے ہرکام کو پوری امانتداری سے سرانجام دیا چنانچہ مدرسہ کے انتظام کے لئے مخصوص رقم صرف اسی کے کاموں اور معلمین کی معمولی تنخواہ وغیرہ پر ہی خرچ ہوتی تھی جبکہ مَیں ذاتی طور پر ایک پائی بھی نہ لیتا تھا اور محض للہ یہ ڈیوٹی سرانجام دیتا تھا۔

ایک روز ایک معلم اچانک مدرسہ چھوڑ کر کنارہ کش ہوگیا۔مَیں نے ایک پڑھے لکھے شخص سے اس کی جگہ تدریس کی درخواست کی،لیکن اس نے صاف انکار کردیا یوں مجبورًا مدرسہ کے انتظام کے ساتھ ساتھ مجھے تدریس کا کام بھی سنبھالنا پڑا۔

تبلیغ کا شوق اور بعض غلط عقائد کا عقدہ

میں نے تدریس کا کام شروع کیا تو ساتھ ساتھ انٹرنیٹ بھی استعمال کرنا شروع کردیا۔جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دن میں نے ایک سابقہ عیسائی کی ویڈیو دیکھی جس کا عنوان تھا کہ میں مسلمان کیسے ہوا؟ یہ ویڈیو مجھے بہت پسند آئی اوراسے دیکھنے کے بعد مجھے ایسے امور اور دلائل کی تلاش کا شوق پیدا ہوگیا جن سے عیسائیوں کو اسلام کی صداقت کا قائل کیا جاسکے۔

میں سنّی مسلمان تھا جبکہ ہماری مسجد کا امام سلفی مکتب فکر سے تعلق رکھتا تھا جن کی خاص نشانی لمبی داڑھی اور چھوٹی شلوار تھی۔ یہ مولوی بہت زیادہ بولتا تھا بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ تجوید قرآن، ناسخ منسوخ، جنّ، اورجادوٹونہ وغیرہ کے بارہ میں بولتے ہوئے بہت شور مچاتا تھا۔کئی امور کے بارہ میں واضح نقطۂ نظر نہ ہونے کی وجہ سے یہ مولوی اکثر تناقضات کا شکار ہوجاتا تھا۔ مثال کے طور پر اس نے کئی مرتبہ کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر تشریف لے گئے ہیں، لیکن ایک مرتبہ اس نے یہ کہہ کر مجھے چونکا دیا کہ جب عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوئے تو فلاں فلاں واقعہ رونما ہوا۔گو اس وقت اس بارہ میں میرے دل میں سوال پیدا ہوا لیکن مَیں نے کہا کہ مجھے اس سے کیا غرض؟ اورمَیں کیوں اس بارہ میں بحث وتمحیص میں اپنا وقت ضائع کروں۔

علاوہ ازیں اس وقت کے عام معروف عقائد میں یہی سرفہرست تھا کہ مسیح نے آخری زمانہ میں آکر قتل خنزیر اور کسر صلیب کرنا ہے، نیز وہ لوگوں کو کہے گا کہ اسلام قبول کرو ورنہ قتل کیلئے تیار ہو جاؤ۔اورآخر پر وہ امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھے گا اور یوں دنیا کا خاتمہ ہوجائے گا۔ایسے خونی اورالم انگیز خاتمہ کے بارہ میں تصور کرکے یہی نتیجہ نکلتا تھا کہ گویا اللہ تعالیٰ نے دنیا کو محض انتقام لینے کی خاطر ہی پیدا کیا ہے،نعوذ باللہ من ذلک۔

تبصرہ

[اس موضوع پر گو ہم متعدد بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے حوالے سے تبصرہ کرچکے ہیں لیکن چونکہ حضورعلیہ السلام نے سمجھانے کے لئے مختلف پیرائے میں بار بار دلائل کے ساتھ یہ مسئلہ بیان فرمایا ہے اس لئے وضاحت کے طور پر حضورعلیہ السلام کے کلام سے دو مختصر اقتباسات یہاں بھی درج کئے جاتے ہیں۔حضورعلیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تیرہ سال تک تلوار نہ اٹھائی تو مہدی کو کیسے حق پہنچتا ہے کہ جس حالت میں تیرہ سو سال سے لوگ دین سے ناواقف ہوگئے ہیں آتے ہی ان پر تلوار اٹھالیوے؟‘‘

(ملفوظات جلد4 صفحہ301۔مطبوعہ لندن)

فرمایا:’’علاوہ بریں اگر اللہ تعالیٰ کی یہ مرضی ہوتی کہ ایسے زمانہ میں اسلام کی ترقی جنگ سے وابستہ ہوگی تو ہرقسم کے ہتھیار مسلمانوں کو دیئے جاتے؛ حالانکہ جس قدر ایجادیں آلاتِ حربیہ کے متعلق یورپ میں ہو رہی ہیں کسی جگہ نہیں ہوتی ہیں۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی مصلحت کا صاف پتہ لگتا ہے کہ یہ لڑائی کا زمانہ نہیں ہے۔اور کبھی بھی کوئی دین اور مذہب لڑائی سے نہیں پھیل سکتا۔ پہلے بھی اسلام کی ترقی اور اشاعت کے لیے تلوار نہیں اٹھائی گئی۔اسلام اپنے برکات، انوار اور تاثیرات کے ذریعہ پھیلا ہے اور ہمیشہ اسی طرح پھیلے گا۔پس یہ نہایت ہی غلط اور مکروہ خیال ہے کہ مسیح کے وقت جنگ ہوگی اور نہ مسیح کو اس کی حاجت۔وہ قلم سے کام لے گا اور اسلام کی حقانیت اور صداقت کو پُرزور دلائل اور تاثیرات کے ساتھ ثابت کرکے دکھائے گا اور دوسرے ادیان پر اس کو غالب کرے گا اور یہ ہو رہا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد8 صفحہ113۔مطبوعہ لندن)]

عجیب وغریب چینل

ایک دن جب مَیں کام سے گھر لوٹا تو میری بیوی نے مجھے بتایا کہ اس نے ایک نیا ٹی وی چینل دیکھا ہے جو عربی ہے اور میرے خیال میں اس پر اسلامی موضوعات کے بارہ میں ہی بات ہوتی ہے۔مجھ سے بات کرتے کرتے وہ اسے ڈھونڈنے لگی اور کچھ دیر کے بعد کہنے لگی کہ یہ رہا وہ چینل، آپ بھی دیکھ لیں۔پہلی نظر میں ہی یہ چینل مجھے عجیب وغریب اور دیگر چینلز سے مختلف دکھائی دیا۔اس کی ظاہری شکل ہی دوسرے چینلز سے مختلف تھی مضمون کا تو ابھی مجھے علم ہی نہ تھا۔ اوّل یہ کہ اس چینل کے پروگرام کے شرکاء کی شکلیں مولوی حضرات سے مختلف تھیں۔لمبی داڑھیاں اور چھوٹی شلواریں نہ تھیں۔ان کی ٹوپیاں بھی رنگ وشکل کے اعتبار سے ہمارے مولویوں کی ٹوپیوں اور عماموں سے مختلف تھیں۔مولوی حضرات خواہ دو ہی ایک پروگرام میں بیٹھے ہوں تب بھی ان میں سے ہر ایک اپنی علیحدہ ہی بات کررہا ہوتا ہے۔لیکن یہ دوست تو سب کے سب ایک جماعت کی حیثیت سے ایک ہی مضمون پر بات کرتے نظر آرہے تھے۔مولوی حضرات کی آواز عمومًا بلند ہوتی ہے اور وہ شور شرابے کے خوگر ہیں لیکن یہ لوگ تو بڑے پرسکون طریق پر اور ایک دوسرے کی بات ختم ہونے کا انتظار کرکے بول رہے تھے۔

یہ تو ظاہری وصف تھا جس نے مجھے اپنی طرف کھینچا۔اب میں نے غور سے یہ چینل دیکھنا شروع کیا تا معلوم ہو کہ یہ بات کیا کررہے ہیں؟ یہ مسیح دجال، مہدیٔ منتظر اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں بات کررہے تھے۔ان موضوعات کے بارہ میں ہم لوگ تو مولویوں سے عجیبضذہٗ وغریب کہانیاں سن سن کر تنگ آچکے تھے لہذا میں نے کہا کہ اس چینل سے کسی مسلمان کو کچھ فائدہ نہیں ہوسکتا کیونکہ وہی باتیں یہاں بھی دہرائی جائیں گی۔لہذا میں نے چینل بدل لیا اور آہستہ آہستہ اس چینل کو ترک کرنے ہی والا تھا کہ عیسائیوں کے ساتھ حوار مباشر میں مسیح کی صلیبی موت، اور کفارہ وغیرہ کے موضوع پر بحث اور بعض دلائل سننے کے بعد جیسے میرے قدم رک گئے۔ایسے مضبوط دلائل نے مجھے اپنی طرف کھینچا جن کے سامنے بڑے بڑے پادریوں کو بھی کوئی جواب نہ سوجھتا تھا۔میں نے دل میں کہا کہ میں تو عیسائیوں کو تبلیغ کرنے اوراسلام کی دعوت دینے کے لئے راہنمائی کا طالب تھا۔اب حوار مباشر کے ذریعہ مجھے ان دلائل کا خزانہ مل گیا۔یہی سوچ کر میں نے چینل کو باقاعدگی کے ساتھ دیکھنا شروع کردیا۔

مجھے مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب مرحوم کی شخصیت نے بھی بہت متأثر کیا۔ان کا اندازِ گفتگو، دوسروں کا حد درجہ احترام خواہ وہ انہیں برا بھلا کہنے والے ہی کیوں نہ ہوں، ان کے دل موہ لینے والے خصائل ہیں۔

جماعت کے بارہ میں تحقیق

مذکورہ تمام باتوں کے باوجود مجھے بار بار یہی خیال آتا تھا کہ آخر یہ لوگ ہیں کون؟ کیا یہ مسلمان ہیں؟ نہیں، بلکہ یہ تو مسلمانوں پر اعتراضات کرتے ہیں اوران کے عقائد کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔پھر کیا یہ عیسائی ہیں؟ ہرگز نہیں، کیونکہ یہ تو عیسائی عقائد کا بطلان ثابت کررہے ہیں۔پھر آخر یہ ہیں کون؟ یہ جاننے کے لئے میں نے پابندی کے ساتھ چینل کو دیکھنا شروع کردیا۔چار پانچ ہفتوں کے بعد یہ چینل ختم ہوگیا اوراس کی جگہ کسی اور چینل نے لے لی۔ مجھے اس کا دکھ تو ہوا لیکن اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور قدرت سے مَیں نے اس سے قبل ہی ایک دن چینل دیکھنے کے دوران جماعت کی عربی ویب سائٹ کا ایڈریس نوٹ کرلیا تھا۔لہذا مَیں نے ویب سائٹ کھولی۔ اب اس کے ذریعہ نہ صرف ایم ٹی اے دیکھنا شروع کردیا بلکہ وہاں سے بے شمار کتب اور آرٹیکل وغیرہ بھی پڑھنے شروع کردیئے۔اوریوں میرے پرانے خیالات اور عقائد اور اس نئے علم کلام اور تجدیدی رنگ رکھنے والے عقائد کے مابین جنگ چھڑ گئی۔ مجھے عیسائیوں کے ساتھ بحث مباحثہ اورانہیں تبلیغ کرنے کے طریقے اور دلائل سب بھول گئے اور میں نے عیسائیوں کو چھوڑ کر اپنے آپ کو ہی اسلام کی تبلیغ کرنی شروع کردی۔

اب مجھے سمجھ آنے لگی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے ایسے حالات کیوں پیدا فرمائے تھے کہ میں انٹرنیٹ کا استعمال سیکھوں۔ یقینًا اسی کی وجہ سے اب جماعت کی ویب سائٹ سے استفادہ اور ایم ٹی اے دیکھنا ممکن ہوا تھا۔

اب میرے لئے اس سے زیادہ اہم کوئی بات نہ تھی کہ جماعت احمدیہ کی حقیقت کے بارہ میں مکمل تحقیق کی جائے۔کیونکہ میں نے ایم ٹی اے دیکھنے سے قبل اس جماعت کا نام بھی نہ سنا تھا۔میں چار بجے شام کام سے واپس آتا، نماز پڑھ کر جلدی سے کھانا کھاتا اور پھر کمپیوٹر لے کر بیٹھ جاتا اور ایک ایسی دنیا میں چلا جاتا جو مجھے اپنے اردگرد سے بے خبر کردیتی۔میں اکثر نصف شب تک اسی تحقیق کے شوق میں کمپیوٹر کے سامنے بیٹھا رہتا۔اس کے ساتھ ساتھ مجھے یہ بھی خیال تھا کہ کہیں ایک طرف کے دلائل سن سن کر کوئی پہلو میری نظر سے اوجھل نہ رہ جائے اور کسی دھوکہ کا شکار نہ ہوجاؤں۔لہذا میں نے ساتھ ساتھ جماعت کے مخالفین کی ویب سائٹ کا مطالعہ بھی جاری رکھا جس سے مجھے جماعت کے موقف اور اس کے مخالفین کے موقف کے مابین موازنہ کرنے کا بھی موقع ملا۔لیکن جہاں جماعت احمدیہ کی ویب سائٹ پر محکم علم کلام اور باترتیب افکار اور مضبوط دلائل پائے تو اس کے مخالفین کی ویب سائٹس پر گالیوں اور جھوٹ کے پلندوں کے انبار ملے۔خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے انسانی فطرت ہی ایسی بنائی ہے کہ وہ اگر نیک ہو تو اچھائی کی طرف بہت جلد مائل ہوجاتی ہے۔میرے ساتھ بھی یہی کچھ ہوا کہ میری اجازت کے بغیر ہی جماعت احمدیہ کے عقائد اور خیالات میرے دل ودماغ میں سرایت کرنے لگے اوراحمدیت کی صداقت میرے دل میں نہایت پختہ محل تعمیر کرنے لگی۔رفتہ رفتہ شکوک وشبہات زائل ہوتے گئے اوراطمینان کی دولت سے دل مالا مال ہوگیا اور میں ایمان ویقین کی دولت سے معمور ہوکر اپنے دوست واحباب کو بھی اس خزانے کے بارہ میں مطلع کرنے لگا۔

(مکرم محمد فیتحی صاحب کی تبلیغی کاوشوں کے علاوہ ان کے سفر کا مزید حال اگلی قسط میں ملاحظہ فرمائیں۔)

(باقی آئندہ)

متی کی انجیل پر ایک نظر

(سید میر محمود احمد ناصر۔ ربوہ)

قسط نمبر23

متی باب13

✿...... **اس باب میں یسوع کی سات تمثیلات کا ذکر ہے یعنی ان نصائح کا اور تعلیمات کا ذکر ہے جو انہوں نے تمثیل کے رنگ میں بیان کیں۔** تمثیل میں بات کرنا یسوع کی کوئی اپنی جدّت نہیں بلکہ یہودی تحریرات میں یہ طریق استعمال کیا جاتا ہے جیسا کہ پادری ڈم میلو صاحب تسلیم کرتے ہیں اور کہتے ہیں:۔

The method of teaching by parables was not new. There are several good examples in Old Testament (See e.g. 2 S 12: 1-4 145 f Q1 K 20, 39 f Isa 5:1-6 28:24-28) It was also known to the rabbis: e.g. it was said of Rabbi Meir that a third part of his discourses was tradition, a third allegory; a third parable

ان تماثیل کے استعمال کے بارہ میں یسوع اس باب میں کہتے ہیں کہ مَیں ان سے تمثیلوں میں اس لئے باتیں کرتا ہوں کہ وہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سنتے ہوئے نہیں سنتے اور نہیں سمجھتے۔ (متی باب 13 آیت13)

جہاں تک تمثیلوں کے استعمال کا تعلق ہے ہمارے علم کے مطابق ہر کتاب میں جو کسی مذہب کی کتاب مقدس ہے تمثیلوں میں بات کی گئی ہے۔ قرآن شریف میں بھی تمثیلات میں بہت سے معارف اور اسرار بیان ہیں مگر قرآن شریف کا امتیاز یہ ہے کہ جہاں تک ان عقائد کا تعلق ہے جن کو ماننا ضروری ہے اور ان اعمال کا تعلق ہے جن کو کرنا لازمی ہے وہ تمثیلات میں نہیں بلکہ صاف، واضح، روشن زبان میں نہ ایک دفعہ بلکہ بار بار بیان ہیں اور ایک معمولی تعلیم والا شخص بھی بآسانی ان کو سمجھ سکتا ہے مثلاً خدا تعالیٰ ایک ہے اور تمام اچھی صفات سے متّصف اور تمام بری صفات سے منزّہ ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے رسولوں کو دنیا کے کی ہدایت کے لئے بھیجتا رہا ہے اور ان میں سب سے بڑے اور سب سے بلند اور سب سے اعلیٰ اور سب سے اچھا نمونہ پیش کرنے والے اور خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کرے اور اس کی مخلوق کی خدمت اور ہمدردی کرے۔ نماز ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اسی طرح استطاعت رکھنے والے کے لئے روزہ رکھنا اور حج کرنا فرض ہے۔ انسان کی موجودہ زندگی کے بعد ایک اور زندگی ہے جس میں اس کی روح ان اچھے اعمال کے نتائج کو پائے گی جو اس نے اس زندگی میں کئے۔

الغرض قرآن مجید نے تمثیلات کے ذریعہ نہایت گہرے نکات و اسرار بیان فرمائے ہیں جو ایک لامتناہی سمندر کی طرح ہیں۔ مگر بنیادی اعمال اور بنیادی عقائد کو بار بار خوب کھول کر وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔

مگر نئے عہدنامہ میں Parables اور **Mysteries کے بیان کا جو طریق اختیار کیا گیا ہے اس کی وجہ سے یسوع کی تعلیم کے بنیادی اساسی نکات مخفی رہ گئے ہیں۔** مثلاً چرچ کہتا ہے کہ Trinity یسوع کی تعلیم کا بنیادی نقطہ ہے۔ مگر سارے نئے عہدنامہ میں کم از کم یسوع کی زبان سے نہ لفظ تثلیث بیان ہوا ہے اور نہ ہی اس کی کوئی تشریح ہے۔

یسوع کے بیک وقت انسان ہوتے ہوئے اور پورے طور پر انسان ہوتے ہوئے پھر پورے طور پر خدا ہونے اور ہر طرح ہر پہلو سے خدا ہونے کا کوئی ذکر نہ نئے عہدنامہ میں ہے نہ اس کی کوئی تشریح ہے۔ چرچ کہتا ہے کہ باپ، بیٹا، روح القدس تینوں خدا ہیں۔ تینوں مساوی المرتبہ ہیں۔ تینوں کا علم، اقتدار، اختیار اور مرتبہ برابر ہے۔ مگر ہمارے سامنے نئے عہدنامہ میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔

چرچ کہتا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد یسوع آسمان پر اٹھائے گئے مگر اس کا بھی کوئی واضح ذکر نئے عہدنامہ میں نہیں ہے۔ متی اور یوحنا کی انجیل میں تو اس عقیدہ کا کوئی ذکر نہیں۔ اور مرقس اور لوقا میں جو ذکر ہے اس کے متعلق ثابت ہو چکا ہے کہ یہ ذکر اصل مصنفین کا نہیں بلکہ بعد کا اضافہ ہے۔

باب13 کی آیت9 پر انٹرپریٹرز بائبل کے ایڈیٹر کا تبصرہ قابل توجہ ہے، لکھتے ہیں:۔

To hear is omitted by some of the best Alexandrian and O.L. Mss and the sinatie syriac. Matthew left it for the sake of smoothness, but it was added again from Mark 4:9

کیا اس قسم کی کتر بیونت کے بعد اس کتاب کو الہامی کتاب کہا جاسکتا ہے؟

✿...... **یسوع تمثیلوں میں کیوں بات کرتے تھے؟**

اس کی وجہ انہوں نے خود بیان کی ہے متی باب 13 آیت 10 تا 15 میں تمثیلوں میں لکھا ہے:۔

'شاگردوں نے پاس آکر اس سے کہا کہ تو ان سے تمثیلوں میں کیوں باتیں کرتا ہے؟ اس نے جواب میں ان سے کہا اس لئے کہ تم کو آسمان کی بادشاہی کے بھیدوں کی سمجھ دی گئی ہے مگر ان کو نہیں دی گئی۔ کیونکہ جس کے پاس ہے اسے دیا جائے گا اور اس کے پاس زیادہ ہو جائے گا اور جس کے پاس نہیں ہے اس سے وہ بھی لے لیا جائے گا جو اس کے پاس ہے۔ مَیں ان سے تمثیلوں میں اس لئے باتیں کرتا ہوں کہ وہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سنتے ہوئے نہیں سنتے اور نہیں سمجھتے۔ اور ان کے حق میں یسعیاہ کی یہ پیشگوئی پوری ہوتی ہے کہ تم کانوں سے سنو گے پر ہرگز نہ سمجھو گے اور آنکھوں سے دیکھو گے پر ہرگز معلوم نہ کرو گے۔ کیونکہ اس امت کے دل پر چربی چھا گئی ہے اور وہ کانوں سے اونچا سنتے ہیں اور انہوں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں ہیں تا ایسا نہ ہو کہ آنکھوں سے معلوم کریں اور کانوں سے سنیں اور دل سے سمجھیں اور رجوع لائیں اور مَیں ان کو شفا بخشوں'۔

(متی باب 13 آیت 10 تا15)

اس بارہ میں پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ عبارت جو ہم نے نئے عہدنامہ کے اردو ترجمہ سے لی ہے جس پر لکھا ہے:۔ 'اردو زبان کا یہ ترجمہ اصلی متن کے مطابق مستند ہے۔ پاکستان بائبل سوسائٹی انارکلی لاہور پاکستان'۔

مگر اس ترجمہ میں یسعیاہ نبی کی کتاب میں یہ عبارت اس طرح ہے۔

'اور اس نے فرمایا جا اور ان لوگوں سے کہہ کہ تم سنا کرو پر سمجھو نہیں۔ تم دیکھا کرو پر بوجھو نہیں۔ تو ان لوگوں کے دلوں کو چربا دے اور ان کے کانوں کو بھاری کر اور ان کی آنکھیں بند کر دے تا نہ ہو کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور اپنے کانوں سے سنیں اور اپنے دلوں سے سمجھ لیں اور باز آئیں اور شفا پائیں۔ (یسعیاہ باب 6 آیت 9، 10)

✿...... مسیحیوں سے ہمارا سوال ہے کہ آپ لوگ یسعیاہ کو بھی خدا کا کلام قرار دیتے ہیں اور متی کو بھی خدا کا کلام یقین کرتے ہیں۔ فرمایئے کیا خدا کا ایک کلام خدا کے دوسرے کلام کو اقتباس کرتے ہوئے غلطی کرتا ہے۔ تو کیا آپ اس کو خدا کا کلام کہہ سکتے ہیں؟

✿...... دوسری بات یہ ہے کہ متی کے مذکورہ بالا حوالے میں بالوضاحت یسوع اپنے تمثیلوں میں کلام کی وجہ بتا رہے ہیں مگر خود مسیحی مفسّر اس وجہ کی تغلیط کرتے ہیں۔ مثلاً انٹرپریٹرز بائبل کے ایڈیٹر آیت نمبر 11 پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

This can not have been the original reason for speaking in parables, for a parables is designed to illustrate the truth and make it clear. But Mark and the other evangelists frequently found it hard to understand Jesus' figures, because the context was lost and they were also baffled by the fact that Jesus had been rejected; hence Mark adopted the theory that the parables were esoretic teaching.

تو پھر ہم ان مسیحی مفسّروں سے درخواست کریں گے کہ اگر انجیل نویسوں کا یہی حال ہے جن کی کتابوں پر آپ نے اپنے دین کی بنیاد رکھی ہے اور حضرت مسیح کا یا خدا کا کوئی اور کلام آپ کے پاس نہیں ہے تو کیوں نہیں آپ اس کلام کی طرف آتے جو سراسر خدا کا کلام ہے۔

آؤ عیسائیو! ادھر آؤ
نور حق دیکھو راہ حق پاؤ
جس قدر خوبیاں ہیں فرقاں میں
کہیں انجیل میں تو دکھلاؤ

انٹرپریٹرز بائبل کے ایڈیٹر یسعیاہ کے اس حوالہ کے بارہ میں جو متی کے انجیل نویس نے یسوع کی طرف منسوب کر کے لکھا ہے، لکھتے ہیں:۔

The quotation is almost verbatim from the standard text of LXX text of Isa. 6:9-10 and therefore is not a part of Jesus original word.

تو پھر اس اقرار کے بعد آپ کے پاس کیا ضمانت ہے کہ انجیل نویسوں نے یسوع کی اصل تعلیم کو پیش کیا ہے؟ یسوع صاف کہہ رہے ہیں کہ تمثیلوں میں بات کرنے کا یہ مقصد ہے لیکن چونکہ یہ مقصد تو قابل اعتراض نظر آتا ہے اس لئے آپ کہتے ہیں کہ تمثیلوں کا اصل مقصد یہ نہیں! اب بتایئے آپ کی بات مانیں یا یسوع کی؟ ابھی تو متی نے کچھ نرم کر کے وجہ پیش کی ہے۔ مرقس بھی تو متی کے ہم پلہ انجیل نویس ہے۔ اور وہ تو زیادہ سخت الفاظ استعمال کرتا ہے اور غیر شاگردوں سے تمثیلوں میں بات کرنے کی وجہ یہ بتاتا ہے:

'تا کہ وہ دیکھتے ہوئے دیکھیں اور معلوم نہ کریں اور سنتے ہوئے سنیں اور نہ سمجھیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ رجوع لائیں اور معافی پائیں'۔ (مرقس باب 4 آیت12)

مسیحی حضرات! آپ کو تو دعویٰ ہے کہ یسوع سراسر محبت ہے مگر یہاں تو وہ کہتے ہیں کہ میں جان بوجھ کر تمثیل میں کلام کرتا ہوں تا کہ یہ لوگ کہیں توبہ کر کے معافی نہ پالیں۔ تو تمثیلوں کا مقصد یہ ہے کہ مخالفین کو بات سمجھ نہ آئے اور نہ ایمان لانے کی وجہ سے وہ سزا پائیں۔

✿...... **متی باب13 آیت 53 تا 58 میں** یسوع کے اپنے وطن ناصرہ میں جو گلیل کا ایک قصبہ تھا ردّ کئے جانے کا ذکر ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

'جب یسوع یہ تمثیلیں ختم کر چکا تو ایسا ہوا کہ وہاں سے روانہ ہوگیا۔ اور اپنے وطن میں آکر ان کے عبادت خانہ میں ان کو ایسی تعلیم دینے لگا کہ وہ حیران ہو کر کہنے لگے اس میں یہ حکمت اور معجزے کہاں سے آئے؟ کیا یہ بڑھئی کا بیٹا نہیں؟ اور اس کی ماں کا نام مریم اور اس کے بھائی یعقوب اور یوسف اور شمعون اور یہوداہ نہیں؟ اور اس کی سب بہنیں ہمارے ہاں نہیں؟ پھر یہ سب کچھ اس میں کہاں سے آیا؟ اور انہوں نے اس کے سبب سے ٹھوکر کھائی۔ مگر یسوع نے ان سے کہا کہ نبی اپنے وطن اور اپنے گھر کے سوا اور کہیں بے عزت نہیں ہوتا'۔

(متی باب 13 آیت55 تا57)

یہی مضمون مرقس میں باب 16 آیت 1 تا 6 میں ہے اور نسبتاً تفصیل کے ساتھ لوقا باب 4 آیت 16 تا 30 میں ہے۔

✿...... جیسا کہ ہم شروع میں ذکر کر آئے ہیں انجیل نویس یسوع کے متعلق ہر اہم بات میں اختلاف اور تضاد رکھتے ہیں۔ اب متی، مرقس، لوقا تینوں انجیل نویس ناصرہ کو جو گلیل میں ہے یسوع کا وطن قرار دیتے ہیں اور یسوع کی طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ نبی اپنے وطن اور گھر کے علاوہ کہیں اور بے عزت نہیں ہوتا۔ مگر ان تین اناجیل کے مقابلہ میں یوحنا کی انجیل میں اس کے بالکل خلاف لکھا ہے۔ یوحنا کی انجیل باب 4 آیت43 تا 45 میں لکھا ہے:۔

'پھر ان دو دنوں کے بعد وہ وہاں سے روانہ ہو کر گلیل کو گیا کیونکہ یسوع نے خود گواہی دی کہ نبی اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا۔ پس جب وہ گلیل میں آیا تو گلیلیوں نے اسے قبول کیا اس لئے کہ جتنے کام اس نے یروشلم میں عید کے وقت کئے تھے انہوں نے ان کو دیکھا تھا کیونکہ وہ بھی عید میں گئے تھے۔ (یوحنا باب 4 آیت43-45)

متی، مرقس، لوقا میں یسوع کہتے ہیں کہ وہ ناصرہ (گلیل) میں ردّ کئے گئے کیونکہ نبی اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا۔ گویا گلیل ان کا وطن ہے۔

مگر یوحنا کی انجیل میں کہتے ہیں کہ جب وہ یہودیہ سے گلیل گئے تو گلیل والوں نے اسے قبول کیا کیونکہ گلیلی لوگ عید کے موقع پر یروشلم (یہودیہ) گئے تھے اور انہوں نے یسوع کے کام وہاں پر دیکھے تھے۔ مگر یسوع نے کہا کہ نبی اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا گویا 'یہودیہ' میں ان کی ناکامی کا یہ سبب تھا۔ گویا 'یہودیہ' ان کا وطن ہے۔

اب فرمایئے حضرات عیسائی صاحبان! **تین اناجیل گلیل کو یسوع کا وطن قرار دے کر وہاں یسوع کے بے عزت ہونے کا ذکر کرتی ہیں اور ایک انجیل یہودیہ کو یسوع کا وطن قرار دے کر وہاں یسوع کے بے عزت ہونے اور گلیل میں اس کے مقبول ہونے کا ذکر کرتی ہے۔ اب فرمایئے ان میں سے خدا کا کلام کون سا ہے؟ یا دونوں ہی ایک دوسرے کو ردّ کرتے ہوئے خدا کا کلام ہیں؟**

بالعموم عیسائی مفسرین اس تضاد کو حل کرنے کے بجائے اس پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ البتہ انٹرپریٹرز بائبل کے ایڈیٹر اس اختلاف کو دبے الفاظ میں تسلیم کر کے اس کا ذمہ وار یسوع کو نہیں بلکہ یوحنا کے انجیل نویس کو قرار دیتے ہیں۔ بہرحال کچھ بھی ہو یہ اختلاف خدا کے کلام میں نہیں ہو سکتا اور خدا کے کلام قرآن مجید کی یہ آیت ہمیں یاد آتی ہے: لَوْكَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِاللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا (النساء: 83)

انٹرپریٹرز بائبل کے ایڈیٹر یوحنا کی انجیل باب

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کے قیام کا بنیادی مقصد یہ بیان فرمایا ہے کہ ایسی جماعت تیار ہو جو خدا تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرنے والی ہو۔ خدا تعالیٰ کا خوف اُن میں پیدا ہو۔ زُہد اور تقویٰ اُن میں پیدا ہو۔ خدا ترسی کی عادت اُن میں پیدا ہو۔ آپس کا محبت اور پیار اُن میں پیدا ہو۔ وہ نرم دلی اور باہم محبت کا اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں۔ بھائی چارے کی مثال بن کر رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کا نمونہ بن جائیں۔ انکسار، عاجزی اُن کا شیوہ ہو۔ سچائی کے ایسے اعلیٰ معیار قائم ہوں جس کی مثال نہ مل سکے۔ اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کے لئے اُن کے دل میں ایک تڑپ ہو جس کے لئے جان، مال، وقت اور عزت کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔

جو لوگ جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے ہیں، اُنہیں ان باتوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے جلسہ کے اس مقصد کو پورا کر رہے ہیں؟

(جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ میں شامل ہونے والے تمام افراد کو اور انتظامیہ کو نہایت اہم ہدایات)

مکرم راؤ عبدالغفار صاحب ابن مکرم محمد تحسین صاحب (کراچی) کی شہادت، مکرمہ صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ بنت حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ و حضرت نواب عبداللہ خان صاحبؓ، مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سابق امیر ضلع بہاولپور اور مکرم فراس محمود صاحب آف سیریا کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 7 ستمبر 2012ء بمطابق 7 تبوک 1391 ہجری شمسی بمقام حدیقۃ المہدی۔ آلٹن۔ ہمپشائر

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ گو رسماً یہ شام کو شروع ہو گا لیکن حقیقت میں تو یہ جمعہ جلسہ کا ہی حصہ ہے اور یہی افتتاح ہوتا ہے۔ پس اس حوالے سے ہی میں چند باتیں کہوں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کے قیام کا بنیادی مقصد یہ بیان فرمایا ہے کہ ایسی جماعت تیار ہو جو خدا تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرنے والی ہو۔ خدا تعالیٰ کا خوف اُن میں پیدا ہو۔ زُہد اور تقویٰ اُن میں پیدا ہو۔ خدا ترسی کی عادت اُن میں پیدا ہو۔ آپس کا محبت اور پیار اُن میں پیدا ہو۔ وہ نرم دلی اور باہم محبت کا اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں۔ بھائی چارے کی مثال بن کر رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کا نمونہ بن جائیں۔ انکسار، عاجزی اُن کا شیوہ ہو۔ سچائی کے ایسے اعلیٰ معیار قائم ہوں جس کی مثال نہ مل سکے۔ اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کے لئے اُن کے دل میں ایک تڑپ ہو جس کے لئے جان، مال، وقت اور عزت کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔

(ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

پس ہم جو آج یہاں جمع ہوئے ہیں۔ ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ سفر کی مشکلات برداشت کر کے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں۔ بیشک آج اس زمانے میں سفر کی سہولتیں مہیا ہیں لیکن مزاج بھی ویسے ہی بن چکے ہیں۔ اس لئے راستے کی مشکلات، سفر کی مشکلات بہرحال سفر کا ایک احساس دلاتی ہیں۔ سفر کی مشکلات کی نوعیت گو بدل گئی ہے لیکن سفر بہرحال سفر ہی ہے۔ پس جو لوگ جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے ہیں، اُنہیں ان باتوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے جلسہ کے اس مقصد کو پورا کر رہے ہیں؟ جلسہ کی کارروائی اور ان تین دنوں کے دوران جب ہر شاملِ جلسہ یہ باتیں اپنے پیشِ نظر رکھے گا تو تبھی اس طرف توجہ پیدا ہو گی کہ ہمارا جلسہ میں شامل ہونے کا مقصد کیا ہے؟ تبھی وہ جماعت قائم ہو گی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بنانا چاہتے ہیں، تبھی طبیعتوں میں وہ انقلاب پیدا ہو گا جو دنیا میں ایک روحانی انقلاب لانے کا باعث بنے گا۔ اگر اس نہج پر ہم اپنی سوچوں کو، اپنے عملوں کو نہیں لے جائیں گے تو جلسہ میں شمولیت بے فائدہ اور بے مقصد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے (ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395) جس میں آئے، بیٹھے، دوستوں کے ساتھ خوش گپیوں میں کچھ وقت گزارا، بازار میں جا کر فالودہ اور پکوڑے وغیرہ کھا لئے یا چائے اور جوس اور کافی پی لی، یا پاکستانی اور انڈین سامان کی خریداری کر لی۔ کیونکہ یہ سب چیزیں جلسہ کے دنوں میں ایک جگہ مہیا ہو جاتی ہیں اس لئے فائدہ اُٹھا لو۔ یا بعض کہتے ہیں کہ ہم تو سال کا خشک راشن دالیں، چاول وغیرہ بھی جلسہ میں خرید کر لے کر جاتے ہیں کیونکہ یہ چیزیں یہاں اچھی اور نسبتاً سستی قیمت میں مل جاتی ہیں، یا زیادہ تردّد نہیں کرنا پڑتا۔ اگر یہ مقصد ہے تو پھر تو جلسہ میں شامل ہونے کا ثواب ضائع کر دیا۔ یہ چیزیں تو کم و بیش قیمت میں بازار سے بھی مل جاتی ہیں۔ یہاں آنے والے اس دنیاوی مائدہ کے حاصل کرنے کے لئے نہیں آتے اور نہ انہیں آنا چاہئے، بلکہ اُس روحانی مائدہ کے لئے آتے ہیں اور آنا چاہئے جو کسی اور بازار سے نہیں ملتا، جو آج ایک بیش بہا خزانہ ہے، جو صرف روحانی بھوک پیاس نہیں مٹاتا بلکہ حقیقی رنگ میں اس سے فیض پانے والے ہر شخص کو غریب سے امیر ترین بنا دیتا ہے اور پھر یہ خزانے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عطا فرمائے اور جن کی تقسیم جلسہ کے دنوں میں مختلف پروگراموں کے دوران ہو گی یا کی جاتی ہے، ایک حقیقی احمدی کو ان کے حاصل کرنے کے بعد دوسروں کی بھوک پیاس اور غربت مٹانے کا باعث بھی بنا دیتے ہیں۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے، ہر شامل ہونے والے کا فرض ہے کہ اگر اُس کی سوچ میں کوئی کمی تھی، جلسہ کی حقیقت کا صحیح فہم اور اِدراک نہیں تھا تو اب اپنی سوچ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق ڈھال کر جلسہ سے بھرپور استفادہ کرنے کی کوشش کریں۔

اس وقت مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جلسہ میں شامل ہونے والوں اور جماعت کے متعلق آپ کی خواہش کے متعلق کچھ کہوں گا کہ کیسے احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے ہیں اور جماعت کے معیار کیا ہوں اور کیا ہونے چاہئیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کو سامنے رکھتے ہوئے گو مکمل الفاظ تو آپ کے نہیں ہوں گے لیکن بہرحال خلاصۃً کچھ پیش کروں گا۔ وہ ارشادات جو جلسہ میں شامل ہونے والوں کو آپ نے فرمائے۔ آپ نے ایک ایسا لائحہ عمل دیا تھا جو انسانی زندگی کی دنیا و عاقبت سنوارنے کے لئے ضمانت بن سکتا ہے۔ آپؑ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ، کہ اللہ یقیناً اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور وہ نیکیاں بجالانے والے ہوں، کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے خدا تعالیٰ راضی نہیں ہوتا‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 7 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس جب ایک مومن کا مقصود یہ ہو کہ خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے تو پھر اُس کے لئے اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ تقویٰ پر چلے۔ اور تقویٰ کیا چیز ہے؟ اور کن کن راستوں پر انسان تقویٰ حاصل کر سکتا ہے؟ اور ایک احمدی مسلمان کو تقویٰ پر چلنے کی کیوں ضرورت ہے؟ کیوں اس کے لئے ضروری ہے؟ اس کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ جماعت کے افراد کے لئے تقویٰ پر چلنا اس لئے ضروری ہے کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اُس کے سلسلہ بیعت میں شامل ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے اور اس مامور کی بیعت میں شامل ہونے کا فائدہ تبھی ہو گا جب شامل ہونے والے جو کہ شامل ہونے سے پہلے رُو بہ دنیا تھے، ہر قسم کی برائیوں میں مبتلا تھے، ہر قسم کی برائیوں سے نجات پائیں۔ اور برائیوں سے نجات بجز تقویٰ پر قدم مارنے کے پائی نہیں جاسکتی۔ آپؑ ایک مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جائے خواہ بیماری چھوٹی ہو یا بڑی، اگر اُس کا علاج نہ کیا جائے اور بعض دفعہ علاج بذاتِ خود ایک تکلیف دِہ امر ہوتا ہے لیکن کرنا پڑتا ہے کیونکہ اس کے بغیر تکلیف بڑھتی چلی جاتی ہے اور صحت نہیں ہو سکتی۔ فرمایا کہ مثلاً اگر چہرہ پر سیاہ داغ بن جائے تو فکر پیدا ہوتی ہے کہ کہیں یہ بڑھتا بڑھتا پورے چہرہ کو سیاہ نہ کر دے۔ اور کئی دفعہ ایسا ہوا ہے میرے پاس بھی کئی لوگ آتے ہیں اُن کے ایسے داغ پڑتے ہیں جس سے ان کو بڑی فکر ہوتی ہے۔ فرمایا کہ اسی طرح تم کسی چھوٹی سے چھوٹی برائی کو بھی معمولی نہ سمجھو کہ یہ تقویٰ سے دور لے جاتی ہے اور پھر یہ چھوٹی برائی بڑا گناہ بن جاتی ہے اور دل کو سیاہ کر دیتی ہے۔ اس لئے فکر کرو اور بہت فکر کرو۔ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جیسے رحیم و کریم ہے ویسا ہی قہار اور منتقم بھی ہے۔ ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ اُن کا دعویٰ اور لاف گزاف تو بہت کچھ ہے اور اُس کی عملی حالت ایسی نہیں تو اُس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا ہے۔ پس اپنی عملی حالتوں کو ٹھیک کرنے کی ہر احمدی کوشش کرے اور اسے کرنی چاہئے۔ یہ بہت بڑا اِنذار ہے جو آپ نے فرمایا ہے۔ ان دنوں میں بہت دعائیں کریں دعاؤں کا موقع بھی اللہ تعالیٰ نے میسر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقت میں وہ بنائے جو وہ چاہتا ہے۔ آج ہم مسلمانوں کی حالت دیکھتے ہیں تو اور بھی زیادہ خوف پیدا ہو جاتا ہے کہ کہیں ہماری کسی نااہلی اور بدعملی سے ناراض ہو کر خدا تعالیٰ ہمیں اپنے غضب کے نیچے نہ لے آئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مثال دی ہے کہ جب بدعملیاں شروع ہو جائیں، قول و فعل میں تضاد شروع ہو جائے تو پھر خدا تعالیٰ مومن کہلانے والوں کو کافروں کے ذریعہ سے سزا دلواتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ کئی دفعہ مسلمان کافروں سے تہ تیغ کئے گئے۔ جیسے چنگیز خان اور ہلاکو خان نے مسلمانوں کو تباہ کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے حمایت اور نصرت کا وعدہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی وجہ یہی ہے کہ زبان تو لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ پکارتی ہے لیکن دل کسی اور طرف ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 7 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) عمل دنیا میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ پس ہمارے لئے بڑے خوف کا مقام ہے۔ ہمیں بھی ہر وقت اپنے جائزے لیتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے احسان کرتے ہوئے اس زمانے کے ہادی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو زمانے کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے اور پھر ہم پر مزید احسان کرتے ہوئے اس مامورِ زمانہ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اگر ہم نے اپنی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف نہ رکھی تو خدانخواستہ خدانخواستہ، ہم بھی اُس قانونِ قدرت کی چکّی میں نہ پِس جائیں جو قول و فعل میں تضاد رکھنے والوں کے لئے چلتا ہے۔ آپ نے فرمایا اپنے یہ جائزے خود لو، دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کا خوف کس حد تک ہے۔ دیکھو کہ کہاں تک قول و فعل ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اگر دیکھو کہ قول و فعل برابر نہیں تو فکر کرو۔ آپ نے فرمایا کہ جو دل ناپاک ہے، خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا تعالیٰ کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا، بلکہ خدا تعالیٰ کا غضب مشتعل ہو گا۔ آپ نے فرمایا پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس اس لئے آئے ہیں کہ تخم ریزی کی جاوے جس سے وہ پھل دار درخت ہو جاویں۔

پس ہر ایک اپنے اندر خود غور کرے کہ اُس کا اندرونہ کیسا ہے؟ اور اُس کی باطنی حالت کیسی ہے؟ فرمایا اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اُس کی زبان کچھ اور ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہو گا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے۔ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے اور زبانی دعوے کرتی ہے، تو پھر وہ غنی ہے اور وہ پرواہ نہیں کرتا۔ فرمایا کہ تاریخ پر نظر ڈالو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جاؤ۔ بدر کی جنگ کا نقشہ اپنے سامنے لاؤ۔ بدر کی فتح کی پیشگوئی ہو چکی تھی، ہر طرح سے فتح کی امید تھی لیکن پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رو رو کر گڑگڑا کر دعائیں مانگتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا جب ہر طرح فتح کا وعدہ ہے تو پھر ضرورتِ الحاح کیا ہے؟ اس قدر درد اور تڑپ کے ساتھ دعائیں مانگنے کی ضرورت کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ذات غنی ہے۔ ممکن ہے وعدۂ الٰہی میں کوئی مخفی شرائط ہوں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 8 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وہ تقویٰ کا مقام ہے جس کا اُسوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا اور اگر اسی خوف اور تقویٰ کو ہم سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کی کوشش کرتے رہیں گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہماری ہے۔ یا وہ لوگ کامیابی دیکھنے والے ہوں گے جن کے قول و فعل ایک ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں کی حالت کا ہلاکو خان اور چنگیز خان کی مثال دے کر جو نقشہ کھینچا ہے تو آج بھی اگر ہم نظر دوڑائیں تو یہی کچھ نظر آتا ہے۔ مسلمانوں کی طاقت کوئی نہیں رہی۔ غیروں کے لائحہ عمل پر عمل کر رہے ہیں۔ قرآنی تعلیم کو بھلا بیٹھے ہیں۔ اپنے ہی ملکوں میں اپنے تخت اور کرسیاں بچانے کے لئے مسلمان کہلانے والوں پر بے انتہا ظلم ہو رہا ہے۔ عوام الناس کا بے دریغ قتل ہو رہا ہے۔ سمجھتے ہیں کہ ان کے تخت محفوظ ہو جائیں گے، یہ ان کی خوش فہمی ہے۔ ظلم کی سزا بھی ان لوگوں کو ملے گی اور تخت بھی ان کے جاتے رہیں گے۔ جن ملکوں میں حکومتیں الٹی ہیں اور عوام کے نام پر نئی حکومتیں آئی ہیں، اُن کا بھی یہی حال ہے کہ وہ بھی ظلم کی پالیسی پر ہی عمل کر رہے ہیں اور نتیجۃً اپنی طاقت کمزور کر رہے ہیں اور شعوری طور پر یا لاشعوری طور پر غیروں کی، دشمنوں کی خواہش پوری کر رہے ہیں کہ مسلمان کمزور ہوں اور کمزور رہیں اور مسلمانوں کے جو وسائل ہیں ان پر جو غیر ہیں وہ قبضہ کئے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو مسلم اُمّہ کو عقل دے۔ اس کے لئے بھی دعا کریں۔

بہرحال مَیں یہ بات کر رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ماننے والوں کا کیا مقام دیکھنا چاہتے ہیں؟ اور اس کے لئے کیا کیا ارشادات فرمائے ہیں اور جیسا کہ بیان ہوا کہ اس معیار کو حاصل کرنے کی اصل بنیاد تقویٰ ہی ہے۔ اس مضمون کو مزید آگے بیان کرتا ہوں۔ فرمایا کہ ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے؟ فرمایا کہ اس کا معیار قرآن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہاتِ دنیا سے آزاد کر کے اُس کے کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰـہَ یَجْعَلْ لَّـہٗ مَخْرَجًا وَّ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبْ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اُس کے لئے مخلصی کا راستہ نکال دیتا ہے اور اُس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اُس کے علم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔

فرمایا یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دوکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغگوئی یا جھوٹ کے سوا اُس کا کام نہیں چل سکتا۔ اس لئے وہ دروغگوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کی مجبوری ظاہر کرتا ہے۔ لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ اللہ تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا ہے اور اُسے ایسے مواقع سے بچا لیتا ہے جو خلافِ حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔ فرمایا کہ یاد رکھو، جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا تو خدا نے اُسے چھوڑ دیا۔ جب رحمان نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 8 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ایک احمدی کو ہر سطح پر اور ہر جگہ پر اپنے سچائی کے معیار بھی قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مثلاً آجکل بہت سے احمدی اسائلم کے لئے یورپین ملکوں میں آ رہے ہیں اور بعض دفعہ بعض لوگ غلط بیانی بھی کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر سچی بات بتائی جائے، پاکستان میں احمدیوں کے حالات بتا کر پھر اپیل کی جائے تو تب بھی اثر پیدا ہوتا ہے۔ میں نے تو جنہیں بھی سچ بات کہنے کے لئے کہا ہے اور مشورہ دیا ہے کہ وکیلوں کو کہانیاں نہ بنانے دینا بلکہ سچی بات اور جو تمہارے جذبات اور احساسات، اور جو حالات ہیں وہ بتانا۔ تو اُن لوگوں کے کیس بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاس ہوئے ہیں۔ پاکستانی احمدیوں پر ظلم ہو رہے ہیں اور یقیناً ہو رہے ہیں اس میں کوئی شک نہیں اور ظلموں کی اب تو انتہا ہوئی ہوئی ہے۔ لیکن ان ظلموں کی کہانی اگر سچ کی شکل میں بھی سنائی جائے اور غلط بیانی سے کام نہ لیا جائے اور پھر اللہ تعالیٰ پر توکّل کیا جائے تو تب بھی مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ اس قوم میں اکثریت میں ہمدردی کا جذبہ بہرحال ہے جس کے تحت یہ مدد کرتے ہیں۔ پس ہر موقع پر ہمیں اپنے سچ کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر آپ نے جماعت کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان کی نیکیوں کے دو حصے ہیں ایک حصہ فرائض کا ہے اور دوسرا حصہ نوافل کا ہے۔ وہ فرائض جو حقوق اللہ سے تعلق رکھتے ہیں، اُن کے علاوہ آپ نے اُن کی بھی مثال دی ہے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس میں بھی فرائض اور نوافل ہیں۔ اور ان فرائض میں فرمایا کہ ایسے فرائض جو انسان پر فرض کئے گئے ہیں، مثلاً قرض کا اتارنا۔ کسی نے قرض لیا ہے تو اُس کا اتارنا اُس پر فرض ہے۔ یا نیکی کے مقابل پر نیکی کرنا، یہ ایک مسلمان پر اور احمدی مسلمان پر فرض ہے۔ فرمایا ان فرائض کے علاوہ ہر نیکی کے ساتھ نوافل بھی ہوتے ہیں۔ یعنی ایسی نیکی جو کسی کے حق سے فاضل اور زائد ہو۔ نیکی کا بدلہ اتارا۔ قرض لیا قرض کا بدلہ اتارا، اپنا قرض ادا کیا یہ تو بہرحال فرض ہے۔ لیکن اس کے نفل یہ ہیں کہ اُن سے زائد بھی کچھ ادا ہو اور انبیاء ہمیشہ اس سنت پر عمل کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہمارے سامنے ہے جو سب سے بڑھ کر اس پر عمل کرنے والے تھے۔ جیسے کہ فرمایا احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اَور احسان کرنا یہ نفل ہے۔ اب اگر کوئی کسی پر احسان کرے تو احسان کا بدلہ تو احسان کر کے اتارا ہی جا سکتا ہے اور اتارنا چاہئے۔ یہ تو فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ احسان کا بدلہ احسان ہی ہے۔ لیکن اس فرض پر نفل تب ہو گا جب احسان سے بڑھ کر احسان کیا جائے۔ فرمایا اگر یہ ہو گا تو یہ وہ عمل ہے جو فرائض کو مکمل کرتا ہے اور زائد ثواب کا مورد بناتا ہے۔ فرمایا کہ حدیث کے مطابق یہ وہ لوگ ہیں جو اتنا مقام حاصل کر لیتے ہیں کہ جن کے ہاتھ پاؤں اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے۔ حتی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں اُن کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتے ہیں۔ یعنی اُن کا ہر قول و فعل خدا تعالیٰ کی رضا کی تڑپ کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے لئے اور خدا تعالیٰ کا ہو جاتا ہے۔ ایسا کام اُن سے سرزد ہی نہیں ہوتا جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 9 مطبوعہ ربوہ)

پس یہ ٹارگٹ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اپنی بیعت میں آنے کے بعد دیا

ہے۔اور بیعت کا حق ہم تبھی ادا کرسکیں گے جب اس ٹارگٹ کے حصول کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔آپ نے فرمایا کہ اس کے حصول کے لئے مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔ایک رات میں یہ مقام حاصل نہیں ہو جاتا۔اس کے لئے جذباتِ نفس سے پاک ہونا ہوگا۔نفسانیت کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کے ارادہ کے مطابق چلنا ہوگا۔کوشش کرنی ہوگی کہ میرا کوئی فعل ناجائز نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے تابع ہو۔جب یہ ہوگا تو روزمرہ کی بہت سی مشکلات سے انسان بچ رہے گا۔آپ نے واضح فرمایا کہ لوگ مشکلات میں پڑتے ہی اُس وقت ہیں جب اللہ تعالیٰ کی رضا کے برخلاف کوئی کام کرتے ہیں۔اُس وقت یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے نیچے نہیں آتے بلکہ اپنے جذبات کے نیچے آکر عمل کر رہے ہوتے ہیں۔مثلاً غصہ میں آکر کوئی ایسا فعل سرزد ہو جائے جس سے مقدمات بن جائیں، کوٹ کچہری کے چکر لگانے پڑ جائیں، جیل جانا پڑ جائے۔لیکن اگر کوئی یہ ارادہ کر لے کہ کتاب اللہ کی مرضی کے بغیر، اُس کے استصواب کے بغیر کوئی حرکت وسکون نہیں کرنا، کوئی عمل نہیں کرنا اور ہر بات پر اللہ تعالیٰ کی کتاب کو دیکھنا ہے تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی کتاب بدعملیوں سے بچنے کا مشورہ دے گی۔ورنہ اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب کو چھوڑ کر اپنے جذبات کا تابع ہونے کی کوشش کرو گے تو نقصان اُٹھاؤ گے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 10-9۔ایڈیشن 2003ء۔مطبوعہ ربوہ)

پس مامور من اللہ کی بیعت کر کے ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہر معاملے میں ہم کتاب اللہ سے مشورہ لیتے ہیں یا اپنے نفس سے۔اگر ہمارا نفس ہمیں کتاب اللہ کے مشورے پر عمل کرنے سے روکتا ہے تو ہمیں اپنی فکر کرنی چاہئے۔ان دنوں میں خاص طور پر یہ جو جلسہ کے دن ہیں ہمیں درود، استغفار پر زور دینا چاہئے تا کہ ہم اپنی اصلاح کی طرف زیادہ سے زیادہ مائل ہوں۔اپنی خواہشات اور جذبات کو خدا تعالیٰ کی خواہشات اور احکامات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش اور دعائیں کریں تا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے بن سکیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے اعلیٰ معیاروں کے حصول کے لئے جو ارشادات فرمائے ہیں اُن سب کا احاطہ تو اس وقت ممکن نہیں، ایک اہم بات جو مَیں اس وقت آپؑ کے حوالے سے یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں، وہ ایسی ہے کہ اگر ہم اس کو اپنا لیں تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہمارے قدم بڑھتے چلے جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”راتوں کو اُٹھو اور دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بھی تدریجاً تربیت پائی۔وہ پہلے کیا تھے؟ ایک کسان کی تخم ریزی کی طرح تھے۔پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آبپاشی کی۔آپ نے اُن کے لیے دعائیں کیں۔بیج صحیح تھا اور زمین عمدہ تو اس آبپاشی سے پھل عمدہ نکلا۔جس طرح حضور علیہ السلام چلتے اسی طرح وہ چلتے۔وہ دن کا یا رات کا انتظار نہ کرتے تھے۔تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو۔تہجد میں اٹھو۔دعا کرو۔دل کو درست کرو۔کمزوریوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول وفعل کو بناؤ۔یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو وِرد بنائے گا اور عملی طور سے دعا کرے گا اور عملی طور پر التجا خدا کے سامنے لائے گا، اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے گا اور اس کے دل میں تبدیلی ہوگی۔خدا تعالیٰ سے ناامید مت ہو۔ ع

بر کریماں کارہا دشوار نیست“

(ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 28 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرمایا کہ ”بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو کیا کوئی ولی بننا ہے؟ افسوس انہوں نے کچھ قدر نہ کی۔بیشک انسان نے (خدا تعالیٰ کا) ولی بننا ہے۔اگر وہ صراط مستقیم پر چلے گا تو خدا بھی اس کی طرف چلے گا اور پھر ایک جگہ پر اس کی ملاقات ہوگی۔اس کی اُس طرف حرکت خواہ آہستہ ہوگی، لیکن اس کے مقابل خدا تعالیٰ کی حرکت بہت جلد ہوگی۔چنانچہ یہ آیت اسی طرف اشارہ کرتی ہے۔وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (کہ جن لوگوں نے ہمارے بارے میں کوشش کی ہم اُنہیں ضرور اپنے راستوں کی طرف ہدایت دیں گے، رہنمائی کریں گے۔فرمایا) سو جو جو باتیں مَیں نے آج وصیت کی ہیں، ان کو یاد رکھو کہ ان ہی پر مدارِ نجات ہے۔تمہارے معاملات خدا اور خَلق کے ساتھ ایسے ہونے چاہئیں جن میں رضائے الٰہی مطلق ہی ہو۔پس اس سے تم نے وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کے مصداق بننا ہے“۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 29-28 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ جلسہ کے دن ہمیں میسر آئے ہیں اور اس سے چند دن پہلے رمضان گزرا ہے جس میں ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔جلسہ کے دنوں میں ہم علمی اور تربیتی طور پر قرآن، حدیث اور سنت کی روشنی میں باتیں بھی سنیں گے۔خدا تعالیٰ کی ذات کا اِدراک، اُس سے تعلق جوڑنے کی طرف بہت سوں کو مزید توجہ پیدا ہوگی۔اس علم کے ساتھ ہمیں اپنے عمل کو بھی صیقل کرتے چلے جانے کی اور ملانے کی ضرورت ہے۔جو کچھ حاصل کیا، اُس کو سنبھالنے اور اُس سے فیض اُٹھاتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔اپنے ہر عمل میں دوام اور باقاعدگی کی ضرورت ہے۔ہمیں ان برکات کو سمیٹنے کے لئے اس جلسہ کو بھی فضلِ الٰہی سمجھنا چاہئے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

انتظامی لحاظ سے بھی بعض باتیں کہنی چاہتا ہوں۔یہ خیال رکھیں کہ جلسہ سالانہ میں آتے وقت بھی اور یہاں سے واپسی پر بھی جو لوگ کاروں پر آ رہے ہیں، کاروں کی پارکنگ کی جگہوں پر اور نہ ہی پارکنگ سے جلسہ گاہ آتے ہوئے کیونکہ جو دور پارکنگ ہے، وہاں سے بعض پارکنگ کر کے اب بسوں کے ذریعے سے آئیں گے اور پھر یہاں سے بسوں کے ذریعہ سے ہی جائیں گے تو آتے ہوئے اور جاتے ہوئے اور پارکنگ کے وقت جب پارکنگ کر رہے ہوں، کسی قسم کا رَش نہیں ہونا چاہئے۔باقاعدہ ایک انتظام کے تحت، ایک لائن کے تحت، ایک تنظیم کے تحت ہمیں چلنا چاہئے۔

اسی طرح جلسہ گاہ میں داخل ہوتے ہوئے جہاں چیکنگ اور سکینرز وغیرہ لگے ہوئے ہیں وہاں بھی یہ احتیاط کریں کہ لائنوں میں اور ترتیب سے آئیں۔کیونکہ جہاں بھی لائنیں توڑیں گے، بدانتظامی پیدا ہوتی ہے اور پھر دیر بھی لگتی ہے، پھر شکوے بھی بڑھتے ہیں۔آپ کا وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔انتظامیہ کے لئے پریشانی کا باعث بھی بنتا ہے۔اسی طرح سامان کی چیکنگ بھی جب کی جاتی ہے تو بعض شکایتیں مجھ تک پہنچی ہیں کہ بعضوں کو شکوہ ہو جاتا ہے۔اُن کو چیکنگ کروا لینی چاہئے۔یہ آپ کے فائدہ کے لئے ہی ہے۔

اور جیسا کہ میں ہمیشہ ہر جلسہ پر اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ ہر شاملِ جلسہ کو جلسہ میں بیٹھے ہوئے یہاں ہر مرد اور عورت کو اپنے ماحول پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔اگر ہم محتاط ہو کر ہر طرف نظر رکھنے والے ہوں گے تو یہ سب سے بڑا اسکیورٹی کا نظام ہے جو اس وقت جماعت احمدیہ میں ہے اور جو دنیا میں کہیں اور نہیں مل سکتا۔یہ جماعت احمدیہ کا ہی خاصہ ہے۔پس اس میں بھی کبھی ڈھیلے نہ ہوں۔لاپرواہی نہ کریں۔کسی کی بھی مشکوک حرکت پر انتظامیہ کو اطلاع کریں۔کسی جگہ کوئی تھیلا وغیرہ یا کوئی بیگ پڑا ہوا دیکھیں تو ڈیوٹی والوں کو آگاہ کریں۔

ایک اور بات یہ ہے کہ اس دفعہ کیونکہ جلسہ کی تاریخیں مختلف ہیں، رات کے وقت جو یہاں ٹینٹ لگا کر یا اجتماعی قیامگاہ میں رہنے والے ہیں، اُن کو رات کو سردی کا احساس ہوگا کیونکہ ٹھنڈ زیادہ ہو جاتی ہے۔بعض لوگوں کی طبیعت نازک بھی ہوتی ہے۔اس لئے ایک تو گرم کپڑے پہن کر سوئیں اور رضائیوں کا، quilt وغیرہ کا انتظام تو یہاں ہے جو نہیں لے کر آئے وہ بھی نیچے لے لیں۔ایک دو سال ہی یہ مجبوری ہے انشاء اللہ تعالیٰ پھر اپنے وقت میں جلسہ آ جائے گا۔

کارکنان کو میں پہلے ہی توجہ دلا چکا ہوں کہ اُن کے فرائض کیا ہیں؟ مہمان کی مہمان نوازی کا حق ادا کریں۔ہر شعبہ ہمیشہ کی طرح بےلوث ہو کر خدمت کرے۔

پھر صفائی کے بارے میں بھی اور خاص طور پر ٹائلٹس کے بارے میں شکایتیں بہت زیادہ آتی ہیں۔اگر عمومی طور پر نہیں تو بعض نفیس طبائع ایسی ہوتی ہیں جو ذرا سی بھی گندگی برداشت نہیں کر سکتے۔اس لئے جہاں ان کی صفائی کا انتظام رکھنا انتظامیہ کا کام ہے، وہاں لوگوں کو بھی چاہئے کہ استعمال کے بعد اپنی جگہ صاف کر کے باہر نکلیں۔گو اس دفعہ اس انتظام کے لئے ایک علیحدہ ٹیم بھی بنا دی گئی ہے، اب امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ بہتر انتظام ہوگا لیکن پھر بھی صفائی کا انتظام ہونا چاہئے۔کیونکہ صفائی بھی یاد رکھیں کہ معمولی چیز نہیں ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہ ایمان کا حصہ ہے۔(صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب فضل الوضوء حدیث نمبر 534)

پس ایک مومن کو ہر طرح سے اپنے ایمان کے معیار اونچے کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اور افرادِ جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ نمازوں اور نوافل اور دعاؤں پر زور دیں۔ان دنوں میں خاص طور پر درود، دعائیں، نوافل وغیرہ کی ادائیگی کی طرف بہت توجہ دیں۔اجتماعی تہجد کا یہاں انتظام ہے جو یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں وہ یہاں آئیں جو گھروں میں ٹھہرے ہوئے ہیں وہ اپنے گھروں میں تہجد کی باقاعدگی اختیار کریں تا کہ اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے غیر معمولی نظارے ہمیں دکھائے۔

پاکستانی احمدیوں کو بھی خاص طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں۔اُن پر ظلموں کی اب انتہا ہو رہی ہے جیسا کہ مَیں نے کہا۔اب کل بھی وہاں ایک شہادت ہوئی ہے اور ایک اَور شخص پر بھی فائر ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بچ گئے۔باقی دنیا کے احمدیوں کو بھی جہاں جہاں بھی اُن پر ظلم ہو رہا ہے اُن کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔اللہ تعالیٰ جلد ان ظالموں کی پکڑ کے سامان پیدا فرمائے اور دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی پہچان کرنے والی بن جائے۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اس وقت جیسا کہ مَیں نے کہا ایک شہادت ہوئی ہے۔ ان شہید کا جنازہ غائب بھی ہم پڑھیں گے اوراس کے ساتھ ہی بعض اور جنازے بھی ہیں۔ یہ شہید مکرم راؤعبدالغفار صاحب ابن مکرم محمد تحسین صاحب ہیں جن کوکل 6ر ستمبر 2012ء کوشہید کردیا گیا۔ یہ چاکیواڑہ میں اپنے ایک سکول میں کام کرتے تھے جہاں پڑھانے کے بعد شام کو پانچ بجے گھر واپس آنے کے لئے وہاں سے نکلے ہیں اور بس میں سوار ہونے لگے ہیں تو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے آپ پر فائرنگ کردی جس کے نتیجہ میں دو فائر آپ کو لگے۔ ایک گولی کندھے میں لگی اور دوسری گردن سے پیچھے سے لگ کر سر سے نکل گئی جس سے آپ موقع پر شہید ہو گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

شہادت کے وقت شہید مرحوم کی عمر بیالیس سال تھی۔ شہید مرحوم نے جنوری 2012ء سے وصیت کی ہوئی تھی۔ گو وصیت منظور نہیں تھی تاہم اپنی وصیت کا چندہ دے رہے تھے۔ جماعتی خدمات تھیں۔ زعیم انصاراللہ حلقہ تھے۔ سیکرٹری خصوصی تحریکات تھے۔ نہایت مخلص احمدی تھے۔ نہایت نیک سیرت اور آپ کو دعوت الی اللہ کا بے حد شوق تھا، اسی طرح آپ کا اور آپ کی فیملی کا جماعت سے بہت پختہ تعلق تھا۔ انتہائی خوش اخلاق، ملنسار، دعا گو شخص تھے۔ خلافت سے گہری محبت رکھتے۔ کسی بھی تحریک میں جو خلیفۂ وقت کی طرف سے ہوتی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ 1995ء میں آپ کی شادی شازیہ کلثوم صاحبہ بنت رانا عبدالغفار صاحب کے ساتھ ہوئی تھی۔ ان سے آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ انہوں نے بھی اور ان کی ہمشیرہ نے بھی 1988ء میں مباہلے کا نتیجہ دیکھ کر، ضیاء الحق کا انجام دیکھ کر اُس وقت بیعت کی تھی۔ ان کی والدہ ان سے پہلے احمدی ہو چکی تھیں اور ان کے ذریعے سے ان کے خاندان میں پھر احمدیت کا تعارف ہوا اور بڑھتا چلا گیا۔ ان کی بہن کہتی ہیں کہ میں نے آٹھ سال قبل خواب میں دیکھا کہ ان کو گولی لگی ہے اور ختم ہو گئے ہیں لیکن جب قریب گئی تو کیا دیکھتی ہیں کہ زندہ ہیں۔ یقیناً یہ شہادت کا درجہ تھا جو ان کو ملنے والا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا ہے کہ شہید کبھی مرتا نہیں اور نہ تم اس کو مردہ کہو۔ اسی طرح ایک خواب ان کی بیٹی نے اور ان کی اہلیہ نے بھی دیکھی تھی۔ وہ بھی ان کی شہادت سے تعلق رکھتی ہے۔ اہلیہ نے یہ خواب ان کو سنائی تو انہیں تاکید کی کہ اگر مَیں شہید ہو جاؤں تو تم نے رونا دھونا نہیں۔ اسی طرح ان کے واقف بتاتے ہیں کہ اتوار کو احمدیہ ہال کراچی میں میٹنگ تھی، گھر واپس آتے ہوئے راستے میں اپنے دوسرے ساتھیوں کو کہہ رہے تھے کہ موت تو سب کو ہی آنی ہے لیکن میری خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے شہادت کی موت دے۔ اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے درجات بلند سے بلند فرماتا چلا جائے۔ اور ان کی نسلوں میں ہمیشہ خلافت سے وفا کا تعلق قائم رہے۔ ان کا ایک بیٹا جامعہ احمدیہ ربوہ میں پڑھ رہا ہے۔ دوسرا میٹرک میں چودہ سال کا ہے۔ پھر دس سال کی اور ایک سات سال کی بچی ہے۔

دوسرا جنازہ غائب جو آج میں پڑھوں گا وہ مکرمہ صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ کا ہے جو حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ اور حضرت نواب عبداللہ خان صاحبؓ کی بیٹی تھیں۔ جون 1927ء میں پیدا ہوئیں اور یکم ستمبر کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں ان کا انتقال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کا بچپن قادیان میں گزرا اور بڑے دینی ماحول میں گزرا۔ وہیں پرورش پائی۔ وہیں تعلیم حاصل کی۔ پارٹیشن کے وقت جبکہ آپ کی عمر بیس سال کی تھی قادیان سے ہجرت کر کے لاہور آ گئیں۔ قادیان میں بھی کچھ ناصرات میں اور لجنہ میں خدمات کرتی رہیں، یہاں بھی ان کی کچھ خدمات ہیں۔ یہ مرزا غلام قادر شہید کی والدہ تھیں۔ یہ اپنے ایک مضمون میں لکھتی ہیں جو میں سمجھتا ہوں بیان کرنا ضروری ہے۔ کہتی ہیں کہ غلام قادر شہید کی شہادت کے بعد ایک پرانا مڑا تڑا کاغذ میرے سامنے ہے جو یاد نہیں مگر بارہ پندرہ سال پرانا ہے جس پر ایک دعا لکھی ہے جسے مَیں نے شعروں میں ڈھالنے کی کوشش کی تھی۔ مگر میں شاعرہ نہیں ہوں۔ جذبات میں بہہ کر کہنے کی کوشش کی تھی مگر کہہ نہ سکی۔ اس دعا کے دو اشعار درج ہیں۔ وہ یہ شعر ہیں کہ

ایک دوسرے سے بڑھ کر ہوں آب و تاب میں
چمکیں یہ آسمان پر جیسے کہ ہوں ستارے
نسلوں میں ان کی پیدا اہل وقار ہوویں
یہ التجا ہے میری کر لے قبول پیارے

کہتی ہیں کہ یہ اشعار شاید وزن اور بحر سے خالی ہوں مگر میرے دل کے جذبات سے پُر ہیں۔ جو کچھ میں نے لکھا وہ نثر میں یوں ہے کہ اے خدا! ہمیشہ میری دعا رہی ہے کہ میری گود کے پالے تجھ پر نثار ہوں۔ اے خدا! جب وقت آئے تو فکرِ فردا اُنہیں سرفروشی سے باز نہ رکھے۔ میرے رب! تیرا اذن نہ ہو تو خواہشیں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ تیرے حکم کے بغیر کوئی تہی دامن کا دامن نہیں بھر سکتا۔ میرے خدا! میری دعا سن لے اور میرے بیٹے ایک دوسرے سے بڑھ کر آب و تاب میں ہوں۔ آسمان پر چاند ستاروں کی طرح چمکیں، اُن کی نسلوں سے فخرِ دیار اور اہلِ وفا پیدا ہوں۔ میری تو التجا ہے، قبول کرنے والا تو ہی ہے۔ اے کاتبِ تقدیر! میرے بچوں کے لئے عمر و دولت، ارادت و سعادت لکھ دے۔ کہتی ہیں قادر کی قربانی سے چند دن پہلے میرے پرانے کاغذات سے یہ دعا نکلی۔ خدا جانے کس جذبے سے میں نے کی تھی جو قبول ہوئی۔ چند لمحوں کے لئے میرا دل کانپا کہ اللہ! میں نے تو اس کے لئے جانی قربانی مانگی ہے۔ اندر سے ایک مامتا بولی کہ یا اللہ! چھوٹی عمر میں ان سے یا مجھ سے قربانی نہ لینا اور میں دعا مانگنے لگی یا اللہ! عمر دراز دینا۔ مجھے کیا پتہ تھا کہ میری دعا قبول ہو چکی ہے اور جوانی میں ہی اللہ تعالیٰ قربانی لینا چاہتا ہے اور خدا کا یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ جوانی میں میرا بچہ مجھ سے لے لے گا۔ بہرحال جتنی بڑی قربانی ہوگی اُتنا ہی بڑا اجر ہوگا''۔ (کتاب ''مرزا غلام قادر احمد'' مصنفہ امۃ الباری ناصر صاحبہ صفحہ 224-223 شائع کردہ لجنہ اماء اللہ کراچی)

اور بیٹے کی شہادت پر انہوں نے بڑا صبر دکھایا۔ میں خود بھی اس کا گواہ ہوں۔ بڑے صبر اور حوصلے سے یہ صدمہ برداشت کیا۔ جب میں افسوس کرنے ان کے پاس گیا تو بڑے مسکرا کر انہوں نے قادر شہید کی خوبیوں کا ذکر کیا اور بڑا حوصلہ دکھایا۔ مجھ سے خط و کتابت رکھتی تھیں اور جو آخری خط مجھے لکھا اُس میں بھی یہی فقرہ تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور میری اولاد کو بھی تقویٰ عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث ہوں اور آپ کی نسل ہونے کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ کرے کہ یہ دعا ان کی ساری اولاد میں اور سارے خاندان کے بارہ میں پوری ہو۔

جیسا کہ مَیں نے کہا آپ قادر شہید کی والدہ تھیں۔ آپ کی خواہش تھی کہ ان کے بیٹے وقف ہوں۔ دو بیٹے ہیں تو قادر شہید نے زندگی وقف کی اور پھر شہادت کا مقام بھی پایا۔ ان کو قادر شہید سے بڑی محبت تھی۔ ہر جگہ گھر میں مختلف جگہوں پر اس کی تصویریں لگائی ہوئی تھیں۔ صبر اور حوصلے کی مَیں نے بات کی ہے، جب قادر شہید کا جنازہ اُٹھا ہے تو اُس وقت بھی بجائے رونے دھونے کے ان کے یہ الفاظ تھے کہ جزاک اللہ قادر، جزاک اللہ قادر۔ یعنی ان کے بیٹے قادر نے بڑا مقام دلا دیا ہے کہ شہید کی ماں کہلائی ہیں اور ان کی خواہش پوری ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ مغفرت اور رحمت کا سلوک فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ ان کے خاوند مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب بھی بیمار ہیں اور بوڑھے بھی ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ ان کی اولاد کو جیسا کہ میں نے کہا ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک جنازہ جو اس وقت ادا کیا جائے گا وہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سابق امیر ضلع بہاولپور کا ہے۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب، چوہدری نور محمد صاحب جو ہوشیار پور کے رہنے والے تھے۔ اُن کے بیٹے تھے۔ 1933ء میں پیدا ہوئے اور 28ر اگست کو ان کا انتقال ہوا۔ بی ایس سی سول انجینئرنگ کے بعد یہ محکمہ نہر میں ملازم ہوئے اور وہیں سے ریٹائر ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے 65ء سے 67ء تک بطور قائد خدام الاحمدیہ ضلع رحیم یار خان پھر 75ء سے 80ء تک صدر جماعت احمدیہ اور 83ء سے 2004ء تک امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولپور خدمت کی توفیق پائی۔ 2004ء میں ہجرت کر کے ربوہ آ گئے۔ ان کو وہاں 74ء میں مخالفین کی مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ ان کی ڈائری کا ایک ورق ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ 1974ء میں جماعت احمدیہ کے خلاف سارے پاکستان میں شدید مخالفت شروع ہو گئی۔ ان دنوں مَیں بہاولپور میں چھوٹے بھائی بشیر صاحب کے پٹرول پمپ کی دیکھ بھال کر رہا تھا، کیونکہ بشیر صاحب آپریشن کی وجہ سے بیمار تھے اور 74ء کے فسادات کی وجہ سے مولویوں نے وہاں پکٹنگ (Picting) کر دی تھی اور کسی کو پٹرول پمپ میں آنے نہیں دیتے تھے۔ کفن پوش نوجوانوں کی لائن آ گے، پٹرول پمپ کے راستوں پر کھڑی کر دی تھی۔ وہاں ایک احمدی نوجوان پٹرول ڈلوانے کے لئے آیا تو اُس کا موٹر سائیکل لے کر جلا دیا۔ ان پر بڑا ظلم کیا۔ تیل وغیرہ پھینکا، گالیاں دیتے تھے اور ظلم کئے۔ بہرحال اس لحاظ سے بھی ان کو یہ تکالیف برداشت کرنے کی بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ ان کی اہلیہ لکھتی ہیں کہ آخری وقت تک جماعتی خدمات بجا لاتے رہے۔ کیونکہ ان کو قضا میں قاضی مقرر کیا گیا تھا، شدید بیماری کے باوجود قضا کا آخری فیصلہ لکھا اور اس کو دھاگے سے باندھ کر مجھ کو دیا اور تاکید فرمائی کہ اسے کوئی نہ پڑھے اور دفتر قضا میں بھجوا دینا۔ آخری بیماری میں بہت زیادہ تکلیف تھی اور بولنا بھی مشکل تھا۔ میں نے آپ سے کہا کہ بہت زیادہ بیمار ہیں، حضرت صاحب کو لکھ دیں کہ میں اب بیماری کی وجہ سے کام نہیں کر سکتا۔ تو انہوں نے کہا کہ مجھے انہوں نے مقرر فرمایا ہے۔ جب تک دَم ہے کرتا رہوں گا۔ اور بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کو بھی نیکیوں میں بڑھائے۔

اور آخری جنازے کا جو اعلان ہے وہ مکرم فراس محمود صاحب آف سیریا کا ہے۔ آجکل وہاں جو فسادات ہو رہے ہیں اُن فسادات کی وجہ سے دمشق کے مضافاتی علاقے میں ان کی شہادت ہوئی ہے۔ ان کی لاش کا پہلے پتہ نہیں لگ رہا تھا۔ ان کی لاش 30 اگست کو ملی اور جب دفنانے کی کوشش کی گئی تو زمین پتھریلی تھی اس لئے دفنا نہیں سکے۔ قبر نہیں کھود سکے تھے۔ پھر اگلے دن وہاں کے رہائشیوں نے اس فساد میں جو باقی مرنے والے تھے، شہید ہونے والے تھے اُن کو جب دفنایا تو اِن کو بھی وہاں دفنا دیا گیا۔ انہوں نے آٹھ مہینے پہلے بیعت کی تھی۔ پینتیس سال ان کی عمر تھی۔ مزدوری کرتے تھے اور آٹھ مہینے میں انہوں نے بڑی وفا سے احمدیت کے ساتھ تعلق اور بیعت کے ساتھ تعلق کو نبھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بھی بلند فرمائے اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ان سب کی نمازِ جنازہ، نمازِ جمعہ کے بعد ہوگی۔

بقیہ: دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 2

باشندے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سچے نبی ہیں اور کیا اس بات پر ایمان ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام جنہوں نے آخری زمانہ میں آنا تھا وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہیں اور آچکے ہیں اور آپ کی آمد مسیح کی آمد ثانی بھی ہے۔ اس پر اس نومبائع نے بتایا کہ میں ان سب باتوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ میں سچے خدا اور سچے مذہب کی تلاش کر رہا تھا جو اب مجھے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صورت میں ملا ہے۔

۞......ایک نومبائع نوجوان نے بتایا کہ مَیں نے احمدیت کا لٹریچر پڑھا اور اپنے سب سوالات کا جواب اس میں پایا۔ میرے سکول کے دوست نے مجھے احمدیت کا تعارف کروایا اور جماعت کے بارہ میں بتایا جس پر میں نے ریسرچ کی اور پھر احمدیت قبول کرنے کا فیصلہ کیا۔ میں نے کمپیوٹر سائنس میں ڈگری کی ہوئی ہے۔ جاب کر رہا ہوں۔ 32 سال عمر ہے۔ شادی شدہ ہوں۔ میری بیوی بھی احمدی ہے۔

۞......کراچی سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان محمد سعد خان نے بتایا کہ کراچی میں میرے بچپن کے ایک دوست توصیف احمد نے جماعت کا تعارف کروایا تھا۔ میرا تعلق جماعت اسلامی کے ایک کٹر خاندان سے ہے۔ میرا اپنے دوست سے بحث مباحثہ ہوتا رہا اور میں تحقیق کرتا رہا۔ 2008ء میں خلافت جوبلی کے موقع پر بیعت کی۔ میری عمر 25 سال ہے۔ اس وقت مکینیکل انجینئرنگ کے آخری سال میں ہوں۔ والدین کو علم نہیں ہے۔ جب علم ہوگا تو یقیناً شدید مخالفت ہوگی۔

۞......ایک عمر رسیدہ کینیڈین دوست ولیم عمر نے امسال اپنی اہلیہ سمیت بیعت کی توفیق پائی تھی۔ موصوف نے بتایا میں جماعت کے پروگراموں میں شامل ہوتا رہا ہوں اور احمدیت کا مطالعہ بھی کیا ہے۔ جماعت کے جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہوں احمدیت کا مطالعہ کرنے کے بعد میں نے اور بیوی نے احمدیت قبول کی ہے۔

۞......ایک نو احمدی دوست نے بتایا کہ کراچی پاکستان سے ہوں۔ 2001ء میں آیا تھا۔ ایک احمدی دوست کے ذریعہ جماعت کا تعارف ہوا۔ 2003ء کے جلسہ سالانہ میں شامل ہوا۔ جماعت کا مطالعہ کیا اور 2006ء میں بیعت کی۔ شادی شدہ ہوں۔ بیوی کو میرے احمدی ہونے کا علم ہے۔ حضور مجھے دعاؤں میں یاد رکھیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ تو پرانے احمدی ہوئے۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

۞......ایک دوست الجیریا کے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ دس سال قبل آیا تھا۔ 2009ء میں الجیریا میں احمدیت قبول کی تھی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا آپ کو احمدیت کا کس طرح علم ہوا۔ جس پر موصوف نے بتایا کہ الجیریا میں مجھے دوستوں نے بتایا کہ مسیح آچکا ہے۔ میں نے اس پر تحقیق کی اور احمدی احباب سے سوال و جواب ہوتے رہے۔ اس کے بعد تسلی ہونے پر میں نے احمدیت قبول کی۔

۞......ایک دوست بلال احمد نے بتایا کہ مَیں 1998ء سے MTA دیکھا کرتا تھا۔ آٹھ دس سال دیکھتا رہا۔ میرے ایک کزن احمدی تھے۔ وہ مجھے تبلیغ کرتے رہے۔ ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' میں نے پڑھی ہے اس کے علاوہ بعض اور کتب بھی جزوی طور پر پڑھی ہیں۔ میں نے 2008ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کے بعد بیعت کی تھی۔ میری بیوی اور بچے بھی احمدی ہیں۔

۞......ایک کینیڈین نوجوان نے بتایا کہ 2010ء میں بیعت کی تھی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کس قدر احمدیت کا علم حاصل کیا ہے۔ نماز کے عربی الفاظ سیکھے ہیں، جس پر اس نے بتایا کہ نماز کے عربی الفاظ نہیں لیکن ترجمہ جانتا ہوں۔ میری بیوی پاکستانی احمدی ہے وہ مجھے سکھا رہی ہے۔ میں ایک کنسٹرکشن کمپنی میں کام کرتا ہوں۔

۞......ایک کینیڈین نوجوان ڈیرک نے بتایا کہ وہ نیشنل اجتماع میں شامل ہوا تھا۔ مجھے میرے بھائی ایڈم الیگزینڈر کے ذریعہ احمدیت کا تعارف ہوا۔ پہلے میرے بھائی نے احمدیت قبول کی اور پھر مجھے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ انصر رضا صاحب سے میرے سوال و جواب ہوتے رہے۔ حضور انور نے فرمایا تمہارے بھائی نے جلسہ کے موقع پر عربی قصیدہ کا انگریزی زبان میں ترجمہ پڑھا تھا۔

اس نوجوان نے بتایا کہ والد کی طرف سے کوئی مخالفت نہیں ہے۔ انہوں نے دیکھا ہے کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد مجھ میں ایک اچھی تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔

موصوف نے کہا کہ میں کس طرح اپنی نماز کو بہتر کرسکتا ہوں؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جب بھی نماز پڑھو خدا تعالیٰ سے مدد مانگو کہ وہ آپ کو مضبوط کرے اور صحت دے کہ پانچوں نمازیں پڑھ سکو۔ فجر کی نماز کے بارہ میں اپنے سے عہد کرو کہ جلدی جاگو گے اور وقت پر نماز پڑھو گے۔ ایک دفعہ عادت پڑ جائے گی تو پھر بوجھ محسوس نہ ہوگا۔ سب سے ضروری چیز ہے کہ خدا تعالیٰ سے مدد اور نصرت مانگو، اس کی مدد سے ہی سب کچھ ہوسکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا جب امتحان ہوتا ہے تو محنت کرتے ہو۔ صبح جلدی اٹھتے ہو تاکہ تیاری کرسکو۔ جب خدا کے حضور جانا ہے تو پھر جلدی کیوں نہیں اٹھ سکتے۔

۞......ایک صاحب نے بتایا کہ پاکستان گوجرانوالہ سے ہوں۔ جماعت احمدیہ کے بارہ میں جب علم ہوا تو خدا تعالیٰ سے راہنمائی چاہی اور خدا تعالیٰ سے دعا کرتا رہا۔ یہاں انصر رضا صاحب نے میرے بہت سے سوالات کے جوابات دیئے اور میں نے اپنی تسلی ہونے پر بیعت کی۔ اب میرا بھائی بھی بیعت کرنے کے لئے تیار ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اگر آپ کا بھائی بیعت کرنا چاہتا ہے تو دل سے کرے۔ آپ اپنا اچھا نمونہ اسے دکھائیں اور اپنے بھائی کو خود فیصلہ کرنے دیں۔

۞......ایک نوجوان نے بتایا کہ میں 2011ء سے احمدی ہوں۔ سوات پاکستان سے تعلق ہے۔ سوات میں ہی احمدیت قبول کی تھی۔ ایک رؤیا کے نتیجہ میں، مَیں نے تلاش شروع کی۔ احمدیت کا پتہ چلا، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے سوال و جواب میں فرقہ ناجیہ کی تشریح سنی۔ پھر میں نے کراچی احمدیہ ہال سے رابطہ کیا اور ان کے زیر تربیت رہا۔ اب یہاں آیا ہوں۔ میرے لئے دعا کریں۔ حضور انور نے فرمایا اللہ فضل فرمائے۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ میں نے دو ماہ قبل بیعت کی ہے۔ انصر رضا صاحب (اسسٹنٹ سیکرٹری تبلیغ) سے سوال و جواب ہوئے۔ تمام سوالات کے جوابات ملنے پر میرا دل مطمئن ہوا اور میں نے بیعت کرلی۔

ایک نوجوان نے بتایا کہ سیالکوٹ پاکستان سے ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وطن ثانی ہے۔ مَیں نے 2010ء میں بیعت کی تھی۔ میں 2002ء میں یہاں کینیڈا آیا تھا۔ میری بیوی بچوں کو علم ہے۔ میری کافی مخالفت ہوئی ہے اور مجھے مرزائی کا نیا نام مل گیا ہے۔ مَیں اس سے خوش ہوں۔

۞......ایک نوجوان نے بتایا کہ میرا تعلق انڈیا کی ایک سکھ فیملی سے ہے۔ گزشتہ سال جلسہ کے بعد احمدیت قبول کی۔ مجھے فیملی کی طرف سے مخالفت کا خطرہ ہے۔ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے مضبوط بنائے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا خدا آپ کو طاقت دے۔

۞......ایک بڑی عمر کے دوست نے عرض کیا کہ میرا تعلق ساؤتھ افریقہ سے ہے۔ میرے والدین ساؤتھ افریقہ سے انڈیا گئے تھے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے احمدیت قبول کرنے کی طاقت دی اور میں نے احمدیت قبول کی۔

موصوف نے حضور انور کو اپنی ایک کتاب کا مسودہ دیا جو ابھی مکمل نہیں ہوا۔ موصوف نے بتایا میرے ایک دوست یوسف خان نے مجھے احمدیت سے متعارف کروایا۔ اب ان کی وفات ہوچکی ہے۔ آج احمدیت ہی اسلام کی حقیقی تصویر ہے۔ احمدیت ہی سچا اسلام ہے۔ مَیں ہر نماز میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ مجھے طاقت اور قوت دے اور میرے والدین اور اولاد کی راہنمائی کرے۔

۞......ایک نوجوان نے بتایا کہ میری ماں سُنّی ہے اور والد ہندو ہیں۔ مَیں ایک مکس فیملی سے ہوں۔ مَیں نے دو سال قبل احمدیت قبول کی ہے اور اب میرا دل بہت اطمینان محسوس کرتا ہے۔

۞......ایک کینیڈین نومبائع احمدی دوست ایڈم الیگزینڈر کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ تو پرانے احمدیوں کی طرح ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ مجھے سعودی عرب میں Job ملی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اگر آپ اس جاب پر مطمئن ہیں تو قبول کرلیں۔ موصوف نے عرض کیا کہ میری بیوی پاکستانی ہے اور میں خود ٹیکساس سے ہوں اور آسٹن جماعت سے ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا پھر وہاں جا کر مزید سٹڈی کرو۔

۞......آخر پر ایک نوجوان نے بتایا کہ پاٹیل نام ہے اور ایک ہندو فیملی میں پیدا ہوا۔ مَیں نے آٹھ ماہ قبل احمدیت قبول کی ہے۔ حضور انور نے فرمایا خدا آپ کو مضبوط احمدی بنائے اور استقامت بخشے اور علم عطا کرے۔

نومبائعین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات سات بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوئی۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق اسی کانفرنس روم میں نومبائع خواتین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات شروع ہوئی۔ اکیس (21) نومبائع خواتین اپنے چھ بچوں کے ساتھ اس پروگرام میں شامل ہوئیں۔ خواتین نے باری باری اپنے قبول احمدیت کے بارہ میں بتایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ یہ ملاقات آٹھ بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

تقریب آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب منعقد ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 33 بچوں اور بچیوں سے باری باری قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ ان بچوں اور بچیوں کے نام درج ذیل ہیں۔

عزیزم مسلم انعام رانا، تحسین احمد، ملیکہ چوہدری، حمدان احمد، معاذ احتشام، عمارہ ہارون، عزہ، بجیل بیگ، روحان احمد، شانزے احمد، باسمہ خان، احمد معیز، احمد تزین، احمد سعد سلیمان، ایم یاسر، شانزے ملک، Shahvez احمد، ماہا احمد، ابراہیم ایاز چوہدری، Mfleha احمد، Awad احمد خان، عطیۃ الحی چوہدری، صوفیہ زویا سید، فاران محمود رشید، مریم رشید، Aleesa رشید، انصر قریشی، ابراہیم قریشی ماریہ عتیق احمد، ملائکہ عمران ملک، ماریہ رضوان چوہدری، صباحہ صدف چوہدری، ماریہ منیب۔

تقریب نکاح میں شرکت

تقریب آمین کے بعد مکرم مبارک احمد نذیر صاحب مربی انچارج کینیڈا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے درج ذیل آٹھ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اس دوران تشریف فرما رہے۔

1۔ فہمیدہ ناصر صاحبہ بنت مکرم عبدالصبور ناصر صاحب کا نکاح وسیم اللہ صاحب ابن مکرم سمیع اللہ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

2۔ زوبیہ چوہدری شریف صاحبہ بنت مکرم شریف احمد صاحب کا نکاح عثمان احمد صاحب ابن مکرم محمود احمد جان صاحب (مرحوم) کے ساتھ طے پایا۔

3۔ ماہم قریشی صاحبہ بنت مکرم رضوان احمد ہارون صاحب کا نکاح عنصر محمود قریشی ابن مکرم اطہر محمود قریشی صاحب کے ساتھ طے پایا۔

4۔ ڈاکٹر شمائلہ مبشر صاحبہ بنت مکرم نذیر احمد صاحب کا نکاح کاشف مختار اعوان صاحب ابن مشتاق احمد ارشد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

5۔ طاہرہ بٹ صاحبہ بنت محمود احمد بٹ صاحب کا نکاح فرخ خلیل صاحب ابن مکرم خلیل احمد وقار صاحب کے ساتھ طے پایا۔

6۔ سیدہ صابرہ نبی صاحبہ بنت سید غلام نبی (مرحوم) کا نکاح اسلم احمد ملک صاحب ابن مکرم انور احمد ملک صاحب (مرحوم) کے ساتھ طے پایا۔

7۔ زارہ طاہر صاحبہ بنت مکرم عبدالحیٔ طاہر صاحب کا نکاح بلال خان صاحب ابن مکرم رشید عزیز خان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

8۔ آصفہ مرزا صاحبہ بنت مکرم مرزا ندیم بیگ صاحب کا نکاح مرزا دانیال احمد صاحب ابن مرزا نسیم بیگ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

نکاحوں کے اس اعلان کے بعد آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پِیس ویلج (Peace Village) کا ماحول

احمدیہ Peace Village کا سارا ماحول ہی بڑا روح پرور ہے۔ یہ ایام بہت ہی مبارک اور برکتوں اور اللہ کے فضلوں کے حصول کے دن ہیں۔ اس امن کی بستی کا ہر مکین، مرد، عورت، بچہ بوڑھا ان برکتوں سے فیضیاب ہو رہا۔ آنکھیں پیارے آقا کے دیدار سے سیراب ہو رہی ہیں، دل تسکین پا رہے ہیں اور ایمان بڑھ رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب بھی اپنی رہائشگاہ سے اپنے دفتر یا نمازوں کی ادائیگی کے لئے ''مسجد بیت الاسلام'' یا کسی پروگرام کے لئے باہر جانے کے لئے تشریف لاتے ہیں یا واپس گھر آتے ہیں تو ہر اس راستہ پر، اس گلی میں اور اس موڑ پر جہاں سے حضور انور نے گزرنا ہوتا ہے خواتین اور بچیوں کا ایک ہجوم جمع ہوتا ہے۔ حضور انور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی ان کے ہاتھ بلند ہوجاتے

ہیں اور ہر طرف سے ''حضور! السلام علیکم'' کی آوازوں کا ایک شور بلند ہو جاتا ہے۔ قدم قدم پر سینکڑوں کیمرے چل رہے ہوتے ہیں اور ان چند لمحات میں ہزاروں تصاویر بن جاتی ہیں جو ان مکینوں کے لئے اور ان کی آئندہ نسلوں کے لئے ایک انمول خزانہ ہیں اور ان کے گھروں کی زینت ہیں اور ان کے دلوں کی بھی زینت ہیں۔ اللہ یہ سعادتیں ان کے لئے مبارک کرے اور دائمی برکتوں کا موجب بنائے۔

10 جولائی 2012ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر پینتالیس منٹ پر مسجد بیت الاسلام میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 42 فیملیز کے تین صد احباب نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز Hamilton، Maple، Malton، Mississauga، Durham، Vaughan، Scarborough اور Calgary کی جماعتوں سے آئی تھیں۔ اس کے علاوہ پاکستان سے آنے والے بعض احباب نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی ہر ایک فیملی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ایک بجے تک جاری رہا۔

''حدیقہ احمد'' کا معائنہ

جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنے نیشنل ہیڈکوارٹر مسجد بیت الاسلام سے قریباً 30 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع قصبہ بریڈفورڈ میں اپنی جلسہ گاہ کے لئے 250 ایکڑ قطعہ زمین حاصل کیا ہوا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے 2008ء کے دورہ کینیڈا کے دوران اس قطعہ زمین کا نام ''حدیقہ احمد'' عطا فرمایا تھا۔

بریڈفورڈ کا یہ قصبہ 25 ہزار کی آبادی پر مشتمل ہے۔ یہاں سے ٹورانٹو کے لئے ٹرین کی سہولت بھی موجود ہے۔ بذریعہ کار قریباً نصف گھنٹہ کا سفر ہے۔

اس دو سو پچاس ایکڑ میں سے پچاس ایکڑ پر درخت لگے ہوئے ہیں جبکہ باقی دو سو ایکڑ کا حصہ ایسا ہے کہ جہاں پر مختلف پروگرام کئے جاسکتے ہیں۔ اس زمین میں پانچ ایکڑ کے دو تالاب بھی ہیں جن میں مچھلیاں بھی موجود ہیں۔ اس زمین کے ایک حصہ پر ایک تعمیر شدہ گھر بھی موجود ہے۔

اس قطعہ زمین پر تعمیرات کے مختلف منصوبے زیر غور ہیں۔ جن میں مسجد کی تعمیر، جلسہ گاہ، لنگر خانہ کی تعمیر کے علاوہ پارک، کیمپ گراؤنڈ وغیرہ شامل ہیں۔ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز بھی اس پر کام کر رہی ہے۔

پروگرام کے مطابق دوپہر ایک بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حدیقہ احمد کے لئے روانہ ہوئے اور قریباً 25 منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حدیقہ احمد تشریف لائے۔

سال 2008ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جب اس قطعہ زمین کا معائنہ فرمایا تھا تو اس موقعہ پر یہ ہدایت فرمائی تھی کہ دس ایکڑ زمین کا انتخاب کرکے پھلوں کے درخت لگائے جائیں۔ چنانچہ جماعت کینیڈا نے حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں پھلدار درخت لگانے کا منصوبہ شروع کیا اور اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے آٹھ ایکڑ رقبہ پر 1561 درخت لگائے جا چکے ہیں۔ یہ پھلدار پودے سیب، ناشپاتی، آلو بخارہ اور چیری پر مشتمل ہیں۔ سیب کی آٹھ مختلف اقسام لگائی گئی ہیں جبکہ ناشپاتی کی چار مختلف اقسام اور آلو بخارہ کی بھی چار مختلف اقسام لگائی گئی ہیں۔ چیری کے بھی کچھ درخت تجربۃً لگائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ Blueberry اور Raspberry کے بھی پودے لگائے گئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اس باغ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے اور اس باغ کے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا۔

مکرم محمد عبدالرشید ملک صاحب نیشنل سیکرٹری زراعت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ آئندہ سال ہمارا پروگرام یہ ہے کہ مزید دو ایکڑ کا اضافہ کرکے مزید 205 درخت لگائے جائیں۔ اس طرح کل تعداد 2063 ہو جائے گی۔

اس باغ کے اردگرد پانچ فٹ اونچی فینس (Fence) لگائی گئی ہے جو کہ درختوں کو جنگلی جانوروں سے بچانے کے لئے لگائی گئی ہے۔

انچارج صاحب نے مزید بتایا کہ اس باغ کو، اس کے تمام پودوں کو خودکار آبپاشی سسٹم مہیا کیا گیا ہے۔ ایک پانچ Horse Power کا پمپ لگایا ہے جو 60 گیلن فی منٹ کی رفتار سے پانی باہر پمپ کرتا ہے اور پانی باہر پھینکنے کے پریشر (Pressure) کی رفتار 70lb (پاؤنڈ) فی مربع انچ ہے۔ پانی اس تالاب سے حاصل کیا گیا ہے جو باغ کی زمین سے 3000 فٹ کے فاصلے پر ہے۔ باغ کی طرف جانے والی مین لائن (Main Line) دو انچ موٹی ہے۔ PVC پائپ اور باغ کے اندر جانے والے پائپ کی موٹائی "3/4 اور ایک انچ ہے۔ ہر درخت کی جڑ کے ساتھ سپرے کرنے والے پائپ لگائے گئے ہیں جو کہ زیرو (0) سے 0.05 گیلن فی منٹ کی رفتار سے سپرے کرسکتے ہیں۔

یہ باغ دس آبپاشی کے حصوں پر منقسم ہے۔ ہر حصہ 200 درختوں کو ایک وقت میں پانی دے سکتا ہے۔ آبپاشی کا وقت 30 منٹ ہر دوسرے دن مقرر کیا گیا ہے۔ اس ترتیب کے مطابق ہر درخت کو 7.5 گیلن پانی مہیا ہوتا ہے جو کہ اس گرمی کے موسم میں آبیاری کی ضرورت پوری کرتا ہے۔ یہ خودکار آبپاشی نظام لگاتار پانچ گھنٹے کے لئے تمام باغ کو پانی مہیا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آبپاشی کے اس نظام کا بھی معائنہ فرمایا اور اس حوالہ سے مختلف امور دریافت فرمائے۔ معائنہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیب کا ایک پودا لگایا اور آخر پر دعا کروائی۔ اس باغ کی انتظامیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس رہائشی حصہ کی طرف تشریف لے آئے۔

باربی کیو میں شمولیت

جماعت کینیڈا نے دوپہر کے کھانے کے لئے باربی کیو (BBQ) کا انتظام کیا ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے اپنے خدام اور مہمانوں میں تشریف لے آئے اور اپنے دست مبارک سے کھانے کی مختلف اشیاء ان میں تقسیم فرمائیں۔ بعض خدام اور احباب باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی پلیٹ پیش کرتے، حضور انور ازراہ شفقت اس میں سے کچھ حصہ تناول فرماتے۔ Cherries کی ایک بھری ہوئی ٹرے حضور انور کی خدمت میں پیش کی گئی۔ حضور انور نے یہ بھی اپنے دست مبارک سے اپنے خادموں میں تقسیم کردی۔ حضور انور اپنے خدام میں گھل مل گئے تھے۔ اس موقع پر ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کی شفقتوں سے حصہ پایا اور برکتیں حاصل کیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے اور قریباً ایک گھنٹہ قیام کے بعد تین بجکر پینتالیس منٹ پر باہر تشریف لائے۔ باربی کیو (BBQ) تیار کرنے والے خدام نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

''ربوہ فارم ہاؤس'' کا وزٹ

جماعت کینیڈا کے اس قطعہ زمین ''حدیقہ احمد'' سے ایک بلاک چھوڑ کر ربوہ کے ایک دوست مکرم ملک عبدالباسط اعوان صاحب کا 153 ایکڑ کا فارم ہے جس میں ان کے رہائشی گھروں کے علاوہ 15 ایکڑ پر مکئی کی فصل ہے، قریباً 15 ایکڑ کا رقبہ جنگل پر مشتمل ہے۔ جنگل میں انہوں نے مختلف راستے بنائے ہوئے ہیں اور ان راستوں کے نام ربوہ کے محلوں اور گلیوں کے ناموں پر رکھے ہوئے ہیں اور ایک کاٹیج (Cottage) بھی بنائی ہوئی ہے۔ یہاں پھلدار درخت بھی ہیں اور مزید تین صد پھلدار درخت لگا رہے ہیں۔ انہوں نے ایک اِن ڈور گالف کورس بنائی ہے اور اِن ڈور کرکٹ کی گراؤنڈ بھی ہے اور دوسری مختلف کھیلوں کا انتظام کیا ہوا ہے جہاں خدام وغیرہ آکر کھیلتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت حدیقہ احمد سے روانہ ہونے کے بعد کچھ دیر کے لئے عبدالباسط اعوان صاحب کے فارم پر بھی تشریف لے گئے۔ عبدالباسط صاحب ان کے والد محترم ملک عبدالحق اعوان صاحب اور فیملی کے دیگر احباب نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سبھی احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ گھر کی خواتین نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے گھر کے اندر تشریف لے گئے اور گھر کے بعض حصے دیکھے۔ فیملی ممبران نے تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ باہر تشریف لے آئے اور فارم کے بعض حصوں کے بارہ میں باسط اعوان صاحب سے دریافت فرمایا۔ سامنے ایک بڑا ہال نظر آرہا تھا جو قبل ازیں گاڑیوں کا شوروم تھا۔ باسط صاحب نے بتایا کہ یہ ہال نو ہزار مربع فٹ پر مشتمل ہے۔ اسی ہال کے اندر کرکٹ کی گراؤنڈ بنائی ہے اور دوسری کھیلوں کا انتظام ہے۔ یہاں مختلف جماعتی فنکشن اور پروگرام ہوتے ہیں اور خدام آکر کھیلتے ہیں اور بعض دفعہ جماعتی پروگراموں کے دوران رات قیام بھی کرتے ہیں۔ ہر لحاظ سے یہاں وسیع انتظام موجود ہے۔

یہاں سے واپس روانہ ہونے سے قبل حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس جگہ کا آپ نے کیا نام رکھا ہے؟ اس پر باسط اعوان صاحب نے عرض کیا کہ ابھی کوئی نام نہیں رکھا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ربوہ کی سڑکوں اور گلیوں کے نام تو آپ نے پہلے ہی رکھے ہوئے ہیں اب اس کا نام ''ربوہ'' رکھ لیں۔

یہاں قریباً 25 منٹ قیام کے بعد چار بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس مسجد بیت الاسلام (پیس ویلج) کے لئے روانہ ہوئے۔ چار بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیس ویلج پہنچے اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج کینیڈا کی جماعتوں Saskatoon، Kitchmer، Winnipeg، Vancouver، Halifax، Toronto، Ottawa، Edmonton اور Montreol سے آنے والی فیملیز اور اس کے علاوہ امریکہ اور پاکستان سے آنے والی بعض فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ اس طرح مجموعی طور پر 56 فیملیز کے 280 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔

ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں نے چاکلیٹ حاصل کیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام قریباً نو بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام تشریف لے آئے جہاں نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی سے قبل تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل چالیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ ان بچوں اور بچیوں کے اسماء درج ذیل ہیں۔

عزیزم Shayan نور احمد، عاصم Khuld، عزیزہ عالیہ محمود، لیلیٰ نور، ملیحہ ندرت، فرح احمد، حمامۃ البشریٰ، ھبۃ الخاور، دانیال مسعود، عزہ قاسم، وحاج ظفر، ہدیٰ نذیر، Aryan اطہر، Khaldoom شاہد، شرجیل احمد، دانیا طارق، عاطف سعید، امۃ الکافی عمران، Arham نصیر، لبید احمد سنوری، عمر غنی، محمد ذیشان گھن، شافعہ منصور، ناصر احمد طاہر، ماہر احمد طاہر، طلحہ رسول، حمزہ احمد طاہر، سید مدثر احمد، علینہ طاہر، فرحان احمد چوہدری، Raveeha سید، خولہ ساجد، Nawfal احمد طاہر، Iman عمران، ارمغان یاسر، فائزہ عاطف، Saiqa طارق، Rahma ضمیر، حانیہ Z مسعود، Arham اے ملک۔

آمین کی تقریب میں شامل ہونے والے یہ بچے اور بچیاں درج ذیل جماعتوں سے آئے تھے۔

Brampton، Mississauga، East Toronto، Scarbotough، Toronto Central، Nashville Twnnesee، Westen، Islington، New Marlet، Calgary N۔

بعدازاں نو بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

11 جولائی 2012ء بروز بدھ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار

بجکر پینتالیس منٹ پر مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

تقسیم اسناد جامعہ احمدیہ

آج پروگرام کے مطابق جامعہ احمدیہ کینیڈا سے گزشتہ تین سالوں میں فارغ التحصیل ہونے والے مبلغین کرام کو ''شاہد'' کی اسناد دیئے جانے کی تقریب منعقد ہورہی تھی۔ اس تقریب میں جماعتی عہدیداران اور مہمانوں کے علاوہ ان مبلغین کرام کے والدین بھی شامل ہورہے تھے۔

صبح دس بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر (طاہر ہال) میں تشریف لائے اور تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم فرحان حمزہ قریشی طالبعلم درجہ سادسہ نے کی۔

بعدازاں عزیزم عدنان حیدر طالبعلم درجہ خامسہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا درج ذیل منظوم کلام خوش الحانی سے پیش کیا۔

غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں
اغیار کا بھی بوجھ اٹھانا پڑے ہمیں
اس زندگی سے موت ہی بہتر ہے اے خدا
جس میں کہ تیرا نام چھپانا پڑے ہمیں
پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
پروا نہیں جو ہاتھ سے اپنے ہی اپنا آپ
حرف غلط کی طرح مٹانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

اس کے بعد مکرم محمد سلیم اختر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے درج ذیل سپاس نامہ پیش کیا۔

پرنسپل صاحب کا ایڈریس

''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم
وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات کی بدولت آج کا دن ہمارے لئے رحمت و برکت کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور شکر سے سجدہ ریز ہونے کا موقع ہے کہ کرّۂ ارض پر آج دنیا کے مقدس ترین وجود یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہماری عاجزانہ درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ہمارے درمیان رونق افروز ہیں۔

پیارے آقا! وہ ادارہ جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈالی تھی، اس کی مغربی دنیا میں قائم ہونے والی پہلی شاخ کے قیام کی سعادت اور پھر 2010ء میں اس کا پہلا پھل پیدا کرنے کا اعزاز، اللہ تعالیٰ کی مشیّت سے، جامعہ احمدیہ کینیڈا کے حصے میں آیا ہے جس پر شکر سے اللہ تعالیٰ کے حضور جتنا بھی جھکا جائے کم ہے۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا اس رنگ میں بھی خوش قسمت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو خلفاء یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں، توجہ اور راہنمائی سے اس کا قیام ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 2001ء میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کے قیام کی منظوری مرحمت فرمائی جبکہ امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسند خلافت پر تشریف فرما ہونے کے بعد جلد ہی ستمبر 2003ء میں حضور انور کی منظوری اور بیش بہا دعاؤں کے ساتھ اس کا باضابطہ قیام عمل میں آیا۔ اس لحاظ سے یہ ادارہ خوش قسمت ہے کہ روز اوّل سے ہی حضور انور کی مسلسل راہنمائی کا وارث بنا رہا اور اسی کی بدولت یہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

اس ضمن میں خاکسار ادارے کی جانب سے محترم مشنری انچارج مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب جن کا تعیّن جامعہ احمدیہ کینیڈا کے پہلے پرنسپل کے طور پر ہوا ان کا بھی شکرگزار ہے کہ انہوں نے جامعہ کی تعمیر و ترقی میں پہلے دن سے ہی جانفشانی کے ساتھ کام کیا اور حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں جامعہ کو مضبوط سے مضبوط تر ادارہ بنانے میں مسلسل جدوجہد کی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

خاکسار اور خاکسار کے رفقائے کار کو آج یہ سعادت حاصل ہورہی ہے کہ ہم چالیس (40) مبلغین سلسلہ کا تحفہ اپنے پیارے آقا کی خدمت میں پیش کررہے ہیں۔

پیارے حضور! ہمیں اس بات کا شدت سے احساس ہے بلکہ یقین ہے کہ ان کے تعلیمی معیار میں کہیں نہ کہیں کمی رہ گئی ہوگی۔ تاہم ہم اپنے آقا کو اس بات کی یقین دہانی کراتے ہیں کہ ان نوجوان مبلغین سلسلہ کے اندر اطاعت امام کے ساتھ ساتھ خدمت دین کا جذبہ انتہائی حد تک بھرا ہوا ہے اور یہ اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے ہمہ تن تیار ہیں۔ ہمیں قوی امید ہے کہ حضور انور کی دعا، توجہ اور سنہری ہدایات کی بدولت یہ فارغ التحصیل مبلغین اسلام احمدیت کی سربلندی کا باعث بنیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس موقع پر خاکسار ان مبلغین سلسلہ کے والدین کو بھی مبارکباد دیتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ان کی قربانی جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کی، قبول فرمائے۔ آمین

حضور انور کی خدمت اقدس میں یہ ادنیٰ خادم دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم تفقّہ فی الدین کی روح کو ملحوظ رکھتے ہوئے طلباء کی کماحقہ اخلاقی اور روحانی تربیت کرسکیں اور جامعہ احمدیہ کے معیار کو حتی الامکان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توقعات پر قائم کرسکیں۔

پیارے حضور! ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم ہمیشہ قرآن کریم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے مقدس خلفاء کی تعلیمات پر عمل کرنے کی انتہائی کوشش کرتے رہیں گے۔ ہم ہمیشہ نظام خلافت احمدیہ کے وفادار اور جاں نثار رہیں گے اور یہ بھی عہد کرتے ہیں کہ ہم حضور انور کے ہر حکم پر قربانیوں اور خدمات کے میدان میں ہمیشہ صف اوّل میں رہنے کی سعی کرتے رہیں گے۔

پیارے آقا! جامعہ میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد اس وقت تقریباً 67 ہے۔ خاکسار کی رائے میں یہ تعداد اس سے کہیں کم ہے جس کی نظام جماعت کو ضرورت ہے۔ ہم اس سلسلہ میں فکرمند بھی ہیں اور دعا کے ساتھ ساتھ کسی قدر کوشش بھی کررہے ہیں کہ یہ صورتحال بہتر ہو پائے۔ خاکسار بطور ادنیٰ خادم سلسلہ پیارے آقا کی خدمت میں نہایت عاجزی و انکساری سے گزارش کرتا ہے کہ حضور دعا کریں کہ جامعہ کی Enrolment میں بہتری ہو جائے۔ نیک، لائق اور ذہین طلباء کی توجہ علم دین سیکھنے کی طرف ہو اور اللہ تعالیٰ انہیں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین''

اس کے بعد مکرم ہادی علی چوہدری صاحب صدر تعلیمی کمیٹی نے اپنی درج ذیل رپورٹ پیش کی۔

صدر تعلیمی کمیٹی کی رپورٹ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم
وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

پیارے آقا! 2003ء میں جب اس بابرکت ادارے کا قیام ہوا تو اس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے پہلے سال 28 طلباء داخل ہوئے جو کینیڈا، امریکہ، یوکے، جرمنی، بیلجیئم، فرانس، فجی، پاکستان اور افغانستان سے تعلق رکھنے والے تھے۔ بعدازاں حضور ایدکم اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر ان میں آسٹریلیا، جاپان، بنگلہ دیش، شارجہ، قادیان اور قرغیزستان وغیرہ ممالک سے بھی طلباء شامل ہوئے۔

پیارے آقا! دوران تعلیم طلباء کو قرآن کریم ناظرہ، ترجمۃ القرآن، تفسیر القرآن، حدیث، علم الکلام، تاریخ و سیرت، موازنۂ مذاہب، فقہ، تصوف کے مضامین نیز عربی، فارسی، اردو اور کسی حد تک انگریزی اور سپینش زبانوں کی تعلیم بھی دی گئی۔

حضور ایدکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے درجہ خامسہ اور رابعہ کے لئے تشکیل کردہ سیمیناروں کا بھی مستقل بنیادوں پر انتظام کیا گیا۔ اسی طرح اساتذہ جامعہ کے علمی و تحقیقی لیکچرز کا سلسلہ بھی مسلسل جاری ہے۔

اس دوران مختلف علوم و ہنر کے ماہرین کو جامعہ میں مدعو کرکے ان کے مخصوص علوم اور تجارب سے طلباء کو روشناس کرایا گیا اور تحقیق و تدقیق کے اصولوں سے آگاہ کیا گیا۔ اسی طرح بعض اوقات مختلف مذاہب کے مرکزوں میں لے جا کر ان کے مؤقف سے بھی روشناس کرایا گیا۔

جامعہ کے آخری سال میں طلباء کو ہومیوپیتھی، کھانا پکانے نیز جماعت کے مختلف شعبوں اور دفتروں میں کام کی بھی کسی حد تک ٹریننگ دی گئی۔

عملی میدان کے لئے تیاری کے سلسلے میں طلباء کو تبلیغی دوروں، فلائیرز کی تقسیم نیز کینیڈا اور امریکہ میں منعقد ہونے والی مختلف تربیتی کلاسز پر بھی بھجوایا جاتا رہا۔ اسی طرح مختلف یونیورسٹیز اور مارکیٹس میں مستقل لگنے والے تبلیغی سٹالز پر بھی جامعہ کے طلباء خدمات سرانجام دیتے رہے اور دے رہے ہیں۔ یہ طلباء قومی خدمات میں بھی حصہ رسدی بھرپور حصہ لیتے رہے۔

دوران تعطیلات طلباء جامعہ وقف عارضی کے تحت امریکہ و کینیڈا کی مختلف جماعتوں میں بھجوائے گئے۔

جامعہ کے طلباء مختلف سکولوں اور مراکز نماز میں خطبات جمعہ کے لئے متعین کئے گئے۔ ان طلباء کو نظام جماعت سے متعارف کرانے کے لئے نیز اردو زبان میں مہارت پیدا کرنے کے پروگرام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے قادیان اور ربوہ بھی بھجوایا گیا۔ سیّدی! دوران تعلیم طلباء جامعہ کی علمی استعدادوں کو اجاگر اور صیقل کرنے کے لئے ان کے درمیان اور ان کے ٹیوٹوریل گروپس کے مابین تحریری و تقریری اور مختلف علمی مقابلے بھی کرائے گئے اور نمایاں کامیابیاں حاصل کرنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔ اسی طرح طلباء جامعہ اور ان کے گروپوں کے درمیان کھیلوں کے مقابلہ جات بھی کرائے گئے اور نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء اور گروپوں کو انعامات دیئے گئے۔ طلباء کے لئے دوران سال سالانہ پکنک، Endurance Walk وغیرہ پروگرام بھی کئے گئے۔ اسی طرح Rowing، Kayaking، Canoeing، Camping وغیرہ کی مشق بھی کرائی گئی۔ اسی طرح جامعہ کی تعلیم کے دوران کچھ عرصہ تیراکی کی مشق بھی کرائی گئی۔

سیدی! طلباء جامعہ کو جامعہ کی روایات اور مستقل پروگرام کے تحت آخری سالوں میں کم از کم تیس ہزار الفاظ پر مشتمل تحقیقی مقالہ جات کے لئے حضور پُرنور سے منظور شدہ مختلف موضوعات دیئے گئے۔ ان مقالہ جات کی نگرانی کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے منظور کردہ اندرونی اور بیرونی نگران اور ممتحن مقرر کئے گئے۔ مقالے مکمل کرنے پر طلباء کے تفصیلی انٹرویو کئے گئے اور مقالوں کے معیار کے مطابق انہیں نمبر دیئے گئے۔

سال 2010ء کے شاہد کے امتحانات کے پرچے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے جامعہ احمدیہ یوکے سے اور بعد کے دو سالوں کے پرچے جزوی طور پر یوکے اور جرمنی کے جامعات سے تیار کروائے گئے اور ان کے نمبر بھی وہیں سے لگوائے گئے۔

شاہد کے امتحانات کے فوری بعد کینیڈا اور امریکہ کے چھ افراد پر مشتمل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ بورڈ نے طلباء کی علمی، عملی، ذہنی، اخلاقی اور دیگر صلاحیتوں کا اندازہ کرنے کے لئے ان کا تفصیلی انٹرویو کیا۔ اس کے لئے بورڈ کے اراکین کو جامعہ کی طرف سے ہر طالبعلم کے گزشتہ سات سالہ جائزے بھی پیش کئے گئے۔ بورڈ نے ان فارغ التحصیل طلباء کے بارے میں اپنی سفارشات خدمت اقدس میں بھجوائیں اور حضور انور کی منظوری سے کامیاب ہونے والوں کو میدان عمل میں بھجوانے کے لئے خدمت اقدس میں پیش کردیا گیا اور یہ طالبعلم سے مربی سلسلہ کے منصب پر فائز ہوگئے۔

پیارے آقا! پیارے آقا کی خدمت اقدس میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو آگے بڑھانے والے یہ نوآموز مجاہد اپنے اپنے دائرہ کار میں اسلام احمدیت کو فتحیاب کرنے والے ہوں اور کثرت سے سعید روحوں کو رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لانے والے ہوں۔ ان کی ہمتیں جواں اور ارادے آہنی ہوں، جو غلبۂ اسلام کے سامنے کسی بھی سدّ راہ اور کسی بھی مشکل کو خاطر میں نہ لا کر آگے ہی آگے بڑھنے والے ہوں۔ یہ علم و عمل، روحانیت اور خدمت کے لحاظ سے جماعت کے صف اوّل کے خدام اور خلافت حقّہ کے اوّلین جاں نثاروں میں شامل ہوں۔

پیارے آقا! ہم سب آپ کی راہنمائی، توجہ اور دعاؤں کے محتاج ہیں۔

آخر میں حضور پُرنور کا یہ غلام اپنے آقا و مطاع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں بصد ادب یہ درخواست کرتا ہے کہ جامعہ احمدیہ کینیڈا سے فارغ التحصیل تینوں کلاسوں کے ان چالیس مبلغین کرام کو از راہ شفقت و احسان اپنے دست مبارک سے تفسیر صغیر اور شاہد کی اسناد سے نوازیں۔ اسی طرح علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اول آنے والے

R & R
CAR SERVICES LTD
Abdul Rashid
Diesel & Petrol Car Specialist
Unit-15 Summerstown, SW17 0BQ
Tel: 020 8877 9336
Mob: 07782333760

طلباء گروپ نگرانوں کو نیز ان کے ساتھ علمی لحاظ سے جامعہ کے بہترین طلباء کو بھی اسناد عطا فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء وایدکم اللہ بنصرہ المؤزّر یاامیر المؤمنین"

تقسیم اسناد

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ کینیڈا سے فارغ التحصیل ہونے والے درج ذیل 40 مبلغین کو اسناد اور تفسیر صغیر عطا فرمائیں۔

سال 2010ء میں
فارغ التحصیل ہونے والے طلباء

1۔مکرم عدنان احمد صاحب 2۔مکرم عطاء المنان صاحب 3۔مکرم امتیاز احمد صاحب 4۔مکرم مطیع اللہ محمد جوئیہ صاحب 5۔مکرم محمد داؤد خالد صاحب 6۔مکرم نوید احمد منگلا صاحب 7۔مکرم محمد نعمان رانا صاحب 8۔مکرم سلمان طارق صاحب 9۔مکرم احمد سلیمان خورشید صاحب 10۔مکرم عثمان شاہد صاحب 11۔مکرم زاہد عابد صاحب 12۔مکرم فرحان اقبال صاحب 13۔مکرم عطاء المنعم ملک صاحب 14۔مکرم شکور احمد صاحب۔

مندرجہ بالا طلباء میں سے مکرم عطاء المنعم ملک صاحب یوکے سے بوجوہ کینیڈا نہیں پہنچ سکے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر ان کی سند مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب لندن نے وصول کی۔

سال 2011ء میں
فارغ التحصیل ہونے والے طلباء

1۔مکرم طٰہٰ انور سید صاحب 2۔مکرم مقصود احمد منصور صاحب 3۔مکرم سعید احمد عارف صاحب 4۔مکرم حماد احمد صاحب 5۔ یوسف خان صاحب 6۔مکرم خالد احمد منہاس صاحب 7۔مکرم رضوان حمید خان صاحب 8۔مکرم عطاء الواسع طارق صاحب 9۔مکرم مجیب احمد صاحب 10۔مکرم بلال کھوکھر صاحب

سال 2012ء میں
فارغ التحصیل ہونے والے طلباء

1۔مکرم اعظم اکرم صاحب 2۔مکرم بلال احمد بھٹی صاحب 3۔مکرم ذوالفقار علی صاحب 4۔مکرم حامد ملک صاحب 5۔مکرم عمیر خان صاحب 6۔مکرم نوید اقبال صاحب 7۔مکرم رضوان احمد محمد صاحب 8۔مکرم لقمان احمد صاحب 9۔مکرم آصف احمد عارف صاحب 10۔مکرم فیروز احمد ہندل صاحب 11۔مکرم احمد ندیم صاحب 12۔مکرم صادق احمد صاحب 13۔مکرم محمد عمر اکبر صاحب 14۔مکرم فاران ربانی صاحب 15۔مکرم احتشام الحق محمود کوثر صاحب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فارغ التحصیل مبلغین جامعہ احمدیہ کینیڈا سے خطاب فرمایا۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے فارغ التحصیل مبلغین سے
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تین کلاسوں کی گریجوایشن ہے۔ دو پہلی کلاسیں دو سال سے تقریباً کچھ نہ کچھ حد تک میدان عمل میں جاچکی ہیں یا ان کی وہ تربیت جو مختلف انتظامی شعبوں سے گزرنے کے لئے کی جاتی ہے وہ ان کی ہوچکی ہے اور جو 2012ء کی کلاس ہے اس نے اس مرحلے سے ابھی گزرنا ہے۔ بہرحال جو رسمی تقریب ہے تقسیم اسناد کی وہ آج ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یاد رکھیں کہ جامعہ احمدیہ سے یہ سند لے لینا کافی نہیں ہے یا یہ آپ کی انتہا نہیں ہے۔ یہ وہ ابتدائی قدم ہے جو آپ نے آج اٹھایا ہے اور یہ پہلا قدم اس پہلی سیڑھی پر رکھا ہے جس کی موٹائی بھی اور چوڑائی بھی بہت کم ہے۔ یہی پہلا قدم ہے جو اگر احتیاط سے رکھا جائے گا تو اگلی سیڑھی پر آپ اپنا قدم لے جاسکیں گے اور پھر اس طرح آپ کے قدم آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ جو ترقی کی منازل طے کرنی ہیں ان پر آپ چلتے چلے جائیں گے جن اونچائیوں تک آپ نے پہنچنا ہے اس پر آپ کے قدم بڑھتے چلے جائیں گے۔ پس اس ڈگری کو، اس سند کو اپنی انتہا نہ سمجھیں۔ یہ انتہا نہیں بلکہ ابتدا ہے اور ابھی بہت سے مرحلے آپ نے طے کرنے ہیں۔

یہاں ہادی علی صاحب جب اناؤنس (Announce) کر رہے تھے تو ہر ایک کے ساتھ مبلغ سلسلہ کا لفظ استعمال ہو رہا تھا۔ یوکے (UK) جامعہ احمدیہ کی جب تقریب اسناد ہوئی وہاں ہر ایک کے ساتھ مربی سلسلہ کا لفظ استعمال ہوا آپ نے ایم ٹی اے پر دیکھا بھی ہوگا۔ تو جامعہ سے فارغ التحصیل نہ صرف مربی ہیں بلکہ مبلغ بھی ہیں اور نہ صرف مبلغ ہیں بلکہ مربی بھی ہیں اس لئے دونوں چیزیں آپ کو اپنے سامنے رکھنی ہوں گی۔ **تربیت بھی آپ کا کام ہے اور تبلیغ بھی آپ کا کام ہے۔ اور تبلیغ کے لئے تربیت پہلا قدم ہے۔ تربیت اگر آپ کی خود اچھی ہوگی تو تبلیغ کے میدانوں میں بھی آپ آگے بڑھتے چلے جائیں گے اور اگر آپ کی اپنی تربیت نہیں ہوگی تو تبلیغ کے میدان میں بھی برکت نہیں پڑے گی۔** آپ کا قول و فعل ایک جیسا نہیں ہوگا تو کوئی آپ کی بات نہیں سنے گا۔ وَعَمِلَ صَالِحًا اللہ تعالیٰ نے داعی الی اللہ کے لئے فرمایا ہے۔ پس عمل صالح کے لئے اپنی تربیت بھی ضروری ہے اور پھر ہی دوسروں کو بھی ان صالح اعمال کی طرف نشاندہی کرسکیں گے راہنمائی کرسکیں گے۔ **پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اس کے لئے سب سے بڑی چیز جو ایک مربی اور مبلغ میں ہونی چاہئے وہ اُس کی عاجزی ہے۔** کوئی تعلیمی میدان میں اگر اول آیا ہے یا دوئم آیا ہے یا تیسری پوزیشن حاصل کی ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہی کامیاب مربی اور مبلغ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں نے دیکھا ہے اور افریقہ میں مَیں نے بہت سے ایسے مربیان اور مبلغین کے ساتھ کام کیا ہے جو تعلیمی میدان میں اتنے اچھے نہیں تھے لیکن عملی میدان میں تربیت کے میدان میں، تبلیغ کے میدان میں انہوں نے ان لوگوں کو بہت پیچھے چھوڑ دیا جو تعلیمی میدان میں اچھے تھے۔ پس تعلیمی میدان میں اول آنے والوں کو بھی اس بات پر فخر نہیں ہونا چاہئے کہ وہ ہمیشہ ہی اول آگئے اور اب ہمیشہ ان کی زندگی میں اوّل ہونا ہی لکھا گیا ہے یا یہ ان کا حق بن جاتا ہے کہ وہ اوّل ہی رہیں ہمیشہ۔ اوّل رہیں گے اُس وقت جب اپنے اندر عاجزی پیدا کریں گے اپنے اندر انکسار پیدا کریں گے اور آپ اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں گے اور عاجزی اور انکساری سے اپنی علمی قابلیت بڑھانے کی طرف توجہ رکھیں گے۔

پس اس بات کا خیال رکھیں کہ **ایک طالبعلم کی زندگی جامعہ احمدیہ سے فارغ ہونے کے بعد بھی علم کی جستجو کے لئے ہونی چاہئے اور ایسا علم ہونا چاہئے جو اس کی زندگی پر بھی لاگو ہو۔ صرف دوسروں کو نصیحت کرنے والے نہ ہوں بلکہ جب بھی کوئی علم حاصل کریں سب سے پہلا مخاطب اپنے آپ کو سمجھیں۔** قرآن کریم پڑھنے کا حکم ہے تو جہاں اللہ تعالیٰ نے بشارات دی ہیں وہاں ان کو حاصل کرنے کی دعا کرو۔ جہاں انذاری باتیں ہیں وہاں توبہ استغفار کرو۔ اور آپ لوگ بھی اس اصول پر عمل کرتے رہیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ زندگی کے میدان میں آپ کے قدم آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے اور اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں گے جس کے لئے جو واقفین نَو ہیں آپ میں سے ان کے والدین نے آپ کو پیش کیا اور پھر آپ نے ان کے عہد کی تجدید کرتے ہوئے اپنے آپ کو پیش کیا اور خود اپنے عہد کی تجدید کی۔ پس یہ باتیں ہمیشہ آپ کے ذہن میں ہونی چاہئیں کہ **عملی میدان میں آکر اپنے علم کو بڑھاتے چلے جائیں اور پرانے علم پر نازاں نہ ہوں اور عاجزی پیدا کرتے چلے جائیں اور عاجزی کے ساتھ ساتھ اور علم بڑھانے کے ساتھ ساتھ محنت کی بھی عادت ڈالیں۔ دو چار چھ گھنٹے کام کرنا آپ کا کام نہیں ہے۔ آپ واقف زندگی ہیں اور واقف زندگی کے لئے گھنٹے مقرر نہیں کئے گئے کہ اتنے گھنٹے کام کرو گے تو تم نے مقصد پورا کرلیا۔** آپ نے چوبیس گھنٹے سات دن ہفتے کے اور تین سو پینسٹھ دن سال کے اور زندگی کے آخری لمحہ تک اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا ہے اور یہی آپ کا مقصد ہونا چاہئے جس کے حصول کے لئے کوشش کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہیں کیونکہ کوئی کام خدا تعالیٰ کی مدد اور تائید کے بغیر نہیں ہوسکتا۔

پس اس سوچ کے ساتھ میدان عمل میں جائیں۔ **جہاں جائیں وہاں اپنے نمونے قائم کریں۔ اپنے عمل سے اپنے علم کی اہمیت کو دنیا پر واضح کریں۔** صرف علم نہ ہو، بہت سے غیر احمدی علماء ہیں علمی لحاظ سے اگر دیکھیں تو بہت سوں کے پاس ایسا علم ہے جو بحث کرتے ہیں مذہبی بحث کرتے ہیں اور ٹی وی پروگراموں پہ آتے ہیں تو قرآن کریم کی آیات، سورتیں نمبروں کے حساب سے ریفرنس (Reference) پورے دیتے ہیں۔ یہ علم جو ہے ان کا کھوکھلا علم ہے کیونکہ ان کے عمل ایسے نہیں ہیں اور پھر وہ اس کی وضاحت اس طرح نہیں کرسکتے جو اس کی حقیقت ہے کیونکہ یہ حقیقت ہمیں اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے سے ملی ہے۔ پس اس علم کو جاننے کے لئے **جہاں آپ قرآن کریم پڑھیں گے اس کی تفاسیر پڑھیں گے غور و تدبر کریں گے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو ہمیشہ، آپ یاد رکھیں کہ آپ نے اپنے علم کا ذریعہ بنانا ہے۔ کوئی دن آپ کا ایسا نہیں ہونا چاہئے جس میں کچھ نہ کچھ حصہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا نہ پڑھا ہو۔ اسی سے آپ کو قرآن کریم کی صحیح تعلیم کی حقیقت پتہ چلے گی اس کے بغیر کوئی چیز نہیں۔** پس یہ ایک اہم پہلو ہے جس کو ہمیشہ مدّ نظر رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر **یہ بھی ضروری نہیں کہ آپ میں سے بہت سوں کو جو یہاں سے فارغ ہوئے ہیں یہیں انہی ملکوں میں مغربی ممالک میں بھیجا جائے۔** ساؤتھ امریکہ میں بھیجا جاسکتا ہے۔ افریقہ کے ممالک میں بھی بھیجا جاسکتا ہے یا اور ممالک میں بھیجا جاسکتا ہے اور وہاں رہنے کے لئے بعض دفعہ بڑے سخت حالات سے گزرنا پڑتا ہے۔ پس سخت جانی کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اسی لئے میں نے آپ کے پروگرام میں یہ رکھا تھا کہ ہر مربی و مبلغ جو جامعہ سے فارغ ہوتا ہے وہ پہلے چھ مہینے افریقہ کے کسی ملک میں گزارے اور اس کے لئے میں نے آپ کو بھیجا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پہلا اور دوسرا بیچ (Batch) دونوں ہی یہ اپنا چھ ماہ کا عرصہ یا چند ماہ کا عرصہ جہاں ویزے کی وجہ سے مسائل تھے پورا کر کے آئے ہیں۔ اسی لئے بھیجا تھا کہ آپ کو پتہ لگے کہ ان ملکوں کے حالات کیا ہیں اور ان ملکوں کی سختیاں کیا ہیں اور ان میں سے آپ لوگوں کو گزرنا پڑسکتا ہے۔ **ہوسکتا ہے دس سال پندرہ سال کسی کو کینیڈا امریکہ میں کام کرنا پڑے اور اس کے بعد آپ کو کہا جائے کہ افریقہ کے کسی ریموٹ (Remote) علاقے میں چلے جاؤ اور وہاں بیٹھ کر احمدیت کی تبلیغ کرو اور اسلام کا پیغام پہنچاؤ۔** تو یہ ذہن میں نہیں ہونا چاہئے کہ ہم دس پندرہ سال ایسے ملک میں رہے جہاں ہر طرح کی سہولتیں تھیں اور اب ہمیں ایسی جگہ بھیجا جارہا ہے ہمارے سے انصاف نہیں کیا جارہا ہمیں تکلیف دی جارہی ہے۔ قطعاً یہ خیال مربی کے، مبلغ کے ذہن میں نہیں آنا چاہئے۔ یہاں محلات میں بٹھایا ہوا ہے اگر آپ کو وہاں سے کہا جاتا ہے کہ جھونپڑی میں جاکر بیٹھو تو ایک واقف زندگی کا کام ہے کہ اس جھونپڑی میں جاکر بیٹھ جائے اور یہ نہ سوچے کہ مَیں پہلے کہاں تھا اور اب کہاں ہوں۔ یہ سوچے کہ میں نے اپنی زندگی وقف کی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کی ہے۔ اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے کی ہے اور اس کے لئے مجھے جس سختی سے بھی گزرنا پڑے مَیں گزروں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ کی نظم یہاں پڑھی گئی ہے اس میں بھی اسی طرف توجہ دلائی ہے شعر میں۔ صرف نظمیں پڑھ لینا کہ ہم جہاں سے گزر جائیں گے، جہاں بھی جانا پڑے گا ہم چلے جائیں گے اتنا کافی نہیں ہے بلکہ عملی طور پر آپ کو دکھانا پڑے گا کہ ہم وہ لوگ ہیں جو صرف کہتے نہیں بلکہ کرتے بھی ہیں۔ یہ سوچ ہر جامعہ سے فارغ ہونے والے طالبعلم کی ہونی چاہئے۔ ہر مربی کی ہونی چاہئے۔ ہر مبلغ کی ہونی چاہئے۔ چاہے وہ نئے ہیں یا پرانے ہیں۔ ہر واقف زندگی کی ہونی چاہئے اور سختیاں جھیلنے کی عادت ہونی چاہئے۔ **پس یہ سخت جانی کی عادت آپ میں پیدا ہونی چاہئے اور اس کے ذریعے اپنی سوچوں کو اپنے قابو میں رکھنا چاہئے کہ کبھی یہ خیال نہ آئے کہ ہم پہلے کیا تھے اور اب کیا ہیں یا پہلے ہماری سہولتیں تھیں اب نہیں ہیں یا دفتر نے یا مرکز نے ہمیں کہیں اور بھیج کر ہمارے پر ظلم اور زیادتی کردی۔ نہ یہ ظلم ہے اور نہ زیادتی ہے۔** آپ نے اپنے آپ کو پیش کردیا کہ ہم ہر قربانی کے لئے تیار ہیں اس لئے ہمیشہ اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگی گزاریں کہ آپ نے تیار رہنا ہے اور کل کو آپ کے ساتھ کچھ بھی ہوسکتا ہے۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ایک اور پہلو بھی بڑا اہم ہے جس کی طرف بھی آپ کو توجہ دینی چاہئے کہ خلافت سے وفا کا تعلق ہو، صرف ترانے گانے سے، نظمیں پڑھنے سے تعلق پیدا نہیں ہو جایا کرتا۔ ہاں بعض لوگوں کو بعض مختلف طریقوں سے اثر ہوتا ہے جذبات کو ابھارنے کے لئے توجہ دلانے کے لئے نظمیں اور ترانے بھی کام آتے ہیں لیکن اس کو انتہا نہ سمجھ لیں۔ **آپ لوگوں کا یہ تعلق پیدا ہوگا ذاتی طور پر خطوط لکھنے سے، باقاعدہ رابطہ رکھنے سے، خلیفۂ وقت کے لئے دعا کرنے سے، خلیفۂ وقت کو دعا کے لئے لکھنے سے۔ پس یہ تعلق بھی قائم رکھیں۔ پھر اس تعلق کو اپنی ذات تک محدود نہ رکھیں بلکہ یہ تعلق پھر آگے بڑھنا چاہئے۔**

جس جماعت میں آپ ہوں، جس میدان میں آپ ہوں، جس جگہ آپ ہوں وہاں کے ماحول میں اس تعلق کو اتنا اجاگر کریں کہ خلافت کے ساتھ جماعت اس طرح ہو جائے جس طرح یک جان دو قالب۔ ذرہ بھر بھی فرق نہ ہو۔ کہیں کسی قسم کی منافقت کی آواز نہ اٹھے۔ ہر احمدی **جس جگہ آپ ہوں خلیفۂ وقت کی مکمل اطاعت کرنے والا ہو۔** اطاعت درمعروف کا جو ذکر ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی لکھا ہے، آیت استخلاف سے پہلے کی آیتوں میں، کہ صرف دعوے نہ کرو، قسمیں نہ کھاؤ کہ ہم یہ کر دیں گے وہ کر دیں گے بلکہ عمل سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ تمہارا واقعی ہی کامل اطاعت کا تعلق ہے کہ نہیں۔ پس یہ بھی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے مربیان کی، مبلغین کی کہ خود اپنے اندر بھی پیدا کریں اور اپنی جماعت میں بھی پیدا کریں۔

آپ لوگ نمائندے ہیں خلیفۂ وقت کے اور وہ کام آپ نے سرانجام دینے ہیں جن کی ہدایت خلیفۂ وقت کی طرف سے آتی ہے۔ تربیت کے کام آپ نے کرنے ہیں، تبلیغ کے کام آپ نے کرنے ہیں، اسلام کا خوبصورت پیغام پہنچانے کا کام آپ نے کرنا ہے۔ **اس نمائندگی سے یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ جس جگہ ہم جائیں، جس جماعت میں ہم جائیں وہاں ہمیں وہ عزت و احترام بھی ملے جو جماعت میں خلیفہ وقت کے لئے ہے۔ آپ نمائندے ہیں لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ نے ایک عاجز غلام کی طرح وہ نمائندگی کرنی ہے۔** یہ سوچ اپنے دل میں ہمیشہ رکھیں، اپنے دماغ میں ہمیشہ رکھیں اور اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزاریں اور جماعت کو اس کی تلقین کریں۔

پہلے بھی مَیں کہہ چکا ہوں کہ **جماعت کی تربیت اسی طرح ہوگی کہ جب آپ جماعت کو خلافت کے ساتھ جوڑ دیں گے۔** اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے ایسے انتظام فرما دیئے ہیں کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہم افریقہ کے جو ریموٹسٹ (Remotest) علاقے ہیں وہاں بھی پہنچے ہوئے ہیں اور ہمارے انجینئرز نے تو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں جا کر سولر انرجی (Solar Energy) کے ذریعہ سے وہاں مسجد میں یا مشن ہاؤس میں ایسے انتظام کر دیئے ہیں کہ کم از کم ایم ٹی اے ہر جگہ موجود ہے۔ جہاں نہیں ہے وہاں موجود کرنے کی کوشش کی جارہی ہے تو اس طرح جو ایک رابطہ ہے مرکز سے وہ اللہ تعالیٰ نے قائم کر دیا اور سہولت اللہ تعالیٰ نے پیدا فرما دی ہے اور اس سہولت سے فائدہ اٹھانا اور اس کو مزید آگے بڑھانا یہ اب آپ کا کام ہے۔ اس کے لئے جماعت کو زیادہ سے زیادہ تیار کریں۔ **ان کے دلوں میں ڈالیں کہ ان کا تعلق کم از کم خطبات اور تقاریر جو خلیفۂ وقت کی ہیں ان سے ہونا چاہئے اور جہاں بھی وہ ہوتی ہیں ان کا مخاطب ہر احمدی کو اپنے آپ کو سمجھنا چاہئے۔ پس یہ سوچ ہی ہے جو آپ لوگوں نے جماعت کے افراد کے دلوں اور دماغوں میں پیدا کرنی ہے۔**

پھر، پہلے بھی مَیں کہہ چکا ہوں **دعاؤں کے ذریعہ سے اپنی عاجزی کو بھی بڑھائیں اور اپنے علم کو بھی بڑھائیں اور اس کے لئے آپ کا تعلق باللہ میں بڑھنا بھی ضروری ہے۔** اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنا بھی ضروری ہے۔ صرف دنیاوی چیزوں پر نظر نہ ہو، دنیاوی خواہشات پر نظر نہ ہو بلکہ یہ مقصد ہو آپ کا کہ ہم نے اپنے آپ کو بیچ دیا ہے، مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا ہے اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دی ہیں۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے ہم مدد چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی ہماری ہمیشہ راہنمائی کرتا رہے اور وہ راہنمائی جس جس طرح آپ کا تعلق اللہ تعالیٰ سے بڑھتا جائے گا آپ کو ملتی جائے گی۔ پس یہ چیز ہمیشہ ہر واقف زندگی مربی و مبلغ کے ذہن میں ہونی چاہئے اور اس سوچ کے ساتھ آپ لوگوں کو کام کرنا چاہئے۔

اگر بعض دفعہ ایسے حالات بھی ہوتے ہیں کہ سیاسی طور پر یا دنیاوی طور پر بعض لوگوں سے آپ کا رابطہ، واسطہ ہوتا ہے لیکن ان چیزوں سے آپ کی سوچوں کو نہیں بدل دینا چاہئے۔ آپ کی سوچوں کا محور بہرحال یہ رہنا چاہئے کہ ہم واقف زندگی ہیں دین اسلام کی تبلیغ اور جماعت احمدیہ کے افراد کی تربیت کے لئے ہم نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں اور یہی ہمارا محور ہے۔ اگر دنیاوی تعلقات کی وجہ سے دنیاوی مقام کوئی ہمیں ملتا ہے تو وہ ایک ضمنی چیز ہے۔ وہ ہمارا مقصد نہیں ہے وہ ایک اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ **ایک مبلغ میدان عمل میں ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس کو دنیاوی لحاظ سے بھی بڑی پذیرائی ملتی ہے۔** اس کو اپنے ماحول میں غیر از جماعت کی طرف سے بھی بعض دفعہ بہت زیادہ Appreciate کیا جاتا ہے۔ **لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس سے آپ کے دماغوں میں یا کسی بھی واقف زندگی کے دماغ میں کبھی یہ خیال آجائے کہ یہ میری ذاتی کوشش یا ذاتی لیاقت اور میری اپنی خصوصیات کی وجہ سے ہے۔ بلکہ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے اور یہ فضل اس وجہ سے ہے کہ آپ واقف زندگی ہیں۔** پس یہ سوچ بھی ہمیشہ رکھیں۔ اگر آپ لوگ ان دنیا کی باتوں میں پڑ گئے دنیا والوں کے پیچھے چلنے لگ گئے تو پھر آپ ایک تو اپنے اس مقصد سے ہٹ جائیں گے جو آپ کا مقصد ہے۔ دوسرے اس عہد کو پورا کرنے والے نہیں ہوں گے جو ایک واقف زندگی کا عہد ہے۔ اور جب عہد پورا نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بھی نہیں بنیں گے۔ پھر آپ کے کاموں میں برکت بھی نہیں پڑے گی۔

پس اپنے کاموں میں برکت ڈالنے کے لئے، اپنے عہدوں کو پورا کرنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمیشہ اپنے اصل مقصد کو سامنے رکھتے رہیں۔ دنیا آپ کا مقصد نہیں۔ دین اور اس کی اشاعت آپ کا مقصد ہے۔ خلافت سے مکمل وفا اور اطاعت کا تعلق آپ کا مقصد ہے۔ پس ان چیزوں کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پرنسپل صاحب جب رپورٹ پیش کر رہے تھے تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے آپ کی اعلیٰ تعلیم کے لئے کوشش کی۔ بیشک اعلیٰ تعلیم بھی بہت ضروری حصہ ہے ایک واقف زندگی کا علم حاصل کرنا، پہلے بھی مَیں کہہ چکا ہوں بتا چکا ہوں، **لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کی اخلاقی قدریں جو ہیں وہ سب سے بڑھ کر ہیں اور ان قدروں کو جاننا، پہچاننا اور ان پر عمل کرنا آپ کے لئے انتہائی ضروری ہے۔** نہیں تو ہمیشہ افراد جماعت کی انگلی آپ پر اٹھے گی کہ ہمیں یہ تلقین کرتا ہے۔ جیسے پہلے بھی مَیں کہہ چکا ہوں کہ عمل کے ساتھ آپ کے الفاظ ہوں گے تو پھر ہی اس میں برکت پڑے گی۔ پس **اعلیٰ اخلاقی قدروں کی طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی طرف ضرورت ہے۔ آپ کی ہلکی سی بھی لغزش اور غلطی جماعت میں ایک بے چینی پیدا کر دیتی ہے۔ اس لئے آپ لوگوں کو ہر وقت ہر قدم بہت زیادہ پھونک پھونک کر اٹھانے کی ضرورت ہے۔ ایک واقف زندگی کا معیار بہت اونچا ہونا چاہئے** اور جماعت ایکسپیکٹ (Expect) کرتی ہے، امید رکھتی ہے، توقع رکھتی ہے کہ یہ معیار ہو اور جتنے معیار آپ کے اچھے ہوں گے اتنے ہی زیادہ آپ کے اثر ہوں گے۔ پس یہ بات بھی ہمیشہ آپ کے ذہن میں ہونی چاہئے کہ بعض دفعہ شیطان جو ہے وہ ڈراتا ہے بھڑکاتا ہے کہ تم یہ بھی کرو وہ بھی کرو۔ لیکن یہ کوشش ہمیشہ کرتے رہیں توبہ اور استغفار سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہوئے، مدد چاہتے ہوئے کہ کبھی شیطان کے خیالات ہلکے سے بھی آپ پر حاوی ہونے کی کوشش نہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ یہی بار بار نصیحت کرتا ہے مومنین کو اور ان مومنین کو جنہوں نے اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے پیش کیا ہے۔ جو اس گروہ میں شامل ہیں جو تَفَقُّه فِی الدِّیْن والا گروہ ہے، دین کا علم حاصل کر کے اس کو آگے پھیلانے والا ہے۔ ان کو تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ۔ اللہ تعالیٰ **تمہیں تمہارے نفس سے ڈراتا ہے** اور نفس کا ڈرانا یہی ہے کہ نفس کی جو خواہشات ہیں ان کو کبھی سامنے نہ رکھو اور وہ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ جتنا جتنا آپ کا تعلق باللہ بڑھتا جائے گا یہ خواہشات پیچھے ہوتی چلی جائیں گی اور انشاء اللہ تعالیٰ پھر اس سوچ کے ساتھ آپ میدان عمل میں جائیں گے کام کریں گے تو آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے گا انشاء اللہ۔

اللہ کرے کہ آپ میں سے ہر ایک اور ہر واقف زندگی اپنے وقف کی روح کو سمجھنے والا ہو اور اس روح کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارنے والا ہو اور خلیفہ وقت کا حقیقی سلطان نصیر بننے والا ہو تا کہ ہم جلد اسلام اور احمدیت کا غلبہ دنیا پر ہوتا ہوا دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اب دعا کر لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب گیارہ بجکر پینتالیس منٹ پر ختم ہوا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

بعد ازاں ان تینوں سالوں کے فارغ التحصیل مبلغین کرام نے تین مختلف گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوائی۔ اس کے علاوہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تمام کلاسوں، درجہ ممہدہ، اولیٰ، ثانیہ، ثالثہ، رابعہ اور خامسہ نے کلاس وائز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

کینیڈا میں گزشتہ دو سال سے مدرسۃ الحفظ بھی جاری ہے۔ اس کی پہلی اور دوسری کلاس نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔
بارہ بجکر پانچ منٹ پر یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

رشتہ ناطہ کمیٹی سے میٹنگ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں رشتہ ناطہ کمیٹی کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔
بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ سے دریافت فرمایا کہ اس وقت کتنی تعداد آپ کے پاس رجسٹرڈ ہے۔ اس پر سیکرٹری رشتہ ناطہ نے بتایا کہ یہ تعداد 273 ہے۔ جس میں سے 83 لڑکے اور 190 لڑکیاں ہیں اور ان کی عمریں 24 سے 45 سال تک کی ہیں۔ اس کے علاوہ امریکہ اور یورپ سے بھی 106 افراد رجسٹرڈ ہیں جن میں 51 لڑکے اور 55 لڑکیاں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری رشتہ ناطہ نے بتایا گزشتہ ایک سال میں قریباً یکصد کے قریب رشتے تجویز کئے گئے ہیں جن میں سے قریباً بیس بائیس طے ہوئے ہیں۔ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ جو پڑھے لکھے نوجوان ہیں ان کا سلیکشن ایریا بہت خاص ہوتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پڑھے لکھے لوگوں کے بارہ میں مجھے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ یہ لڑکی سے ڈیمانڈ کر رہے ہوتے ہیں کہ تم پردہ نہیں کرو گی۔ حجاب نہیں لو گی۔ سر نہیں ڈھانکو گی۔ حضور انور نے فرمایا اصل یہ ہے کہ ان کی کونسلنگ ہونی چاہئے ان کو بتانا چاہئے کہ کیا دینی تعلیم ہے۔

حضور انور نے فرمایا اب مَیں نے نکاح کے خطبوں میں کچھ کہنا شروع کر دیا ہے تا کہ لوگوں میں، نو بیاہتا جوڑوں میں اپنی ذمہ داری کا احساس پیدا ہو۔ مربیان کو بھی مَیں کہتا رہتا ہوں۔ میرے خطبات میں سے مضامین لیں۔ نکات لیں اور ان کو اپنی کونسلنگ کی ہدایات میں شامل کریں۔

حضور انور نے فرمایا لڑکوں اور لڑکیوں کی طرف سے جو مختلف سوالات اٹھتے ہیں ان کے صحیح جوابات کے بارہ میں آپ کو معلوم ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا مَیں نے مختلف وقتوں میں، مختلف ہدایات دی ہیں وہ سب لیں، کسی ایک خطبہ پر ہی انحصار نہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا کونسلنگ کے دوران یہ باور کرائیں کہ شادی کا مقصد کیا ہے اس بارہ میں دینی تعلیم کیا ہے اور تمہاری سوچ کیا ہے؟ یہ بتائیں کہ تم کہاں سے آئے ہو۔ کس خاندان سے تمہارا تعلق ہے، تمہارے بڑوں نے کیا قربانیاں دیں اور پھر خدا نے کس طرح اپنے فضلوں سے نوازا ہے۔ اب دنیاداری پر نہ جاؤ اور اللہ کے فضلوں اور انعامات کا شکرانہ یہی ہے کہ دین پر رہو اور اپنے خاندان کی نیکیوں اور تقویٰ پر رہو اور خاندان کا وقار قائم رکھو۔ حضور انور نے فرمایا پس اصل چیز نیکی ہے، تقویٰ ہے یہ ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہاں کینیڈا، امریکہ اور مغربی ملکوں میں بعض لڑکے بعض نامناسب کاموں میں Involve ہو جاتے ہیں اور بعض نقائص ان میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ تربیت اور سمجھانے کے نتیجہ میں اصلاح ہو جاتی ہے اور بعض دفعہ نہیں ہوتی۔ اسی طرح بعض دفعہ بعض لڑکیوں میں بھی نقائص ہوتے ہیں۔ بہرحال جب رشتہ ہو رہا ہو تو یہ باتیں سامنے آنی چاہئیں اور دونوں کو تقویٰ کے ساتھ بتانی چاہئیں تا کہ بعد میں جھگڑے نہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا رشتہ ناطہ کمیٹی کو رازدار ہونا چاہئے۔ آپ کا اعتماد قائم ہونا چاہئے۔ اپنا اعتماد قائم کریں۔ آپ لوگوں کے ہمدرد بنیں لڑکے کے ہمدرد ہوں، لڑکی کے ہمدرد ہوں۔ آپ اپنی کمیٹی کے افراد کی تعداد بڑھا سکتے ہیں۔ صائب الرائے اور عقل والے اور نیک لوگوں کو آپ شامل کر سکتے ہیں۔ (مبلغ) کو بھی شامل کر سکتے ہیں۔ اصل بات یہی ہے کہ لوگوں میں اپنا اعتماد قائم کریں کہ جو بات ہوگی وہ راز میں رہے گی۔

حضور انور نے فرمایا بعض خاندان ایسے ہیں جو شادی کے بعد لڑکی کو طعنہ دیتے ہیں کہ جہیز لے کر نہیں آئی، اولاد نہیں ہوتی، اس کی تو لڑکیاں ہوتی ہیں۔ اس طرح

لڑکے والے لڑکی کو طعنے دیتے ہیں تو پھر علیحدگی ہو جاتی ہے۔ بعض دادیاں، نانیاں پاکستان سے دیہاتی ماحول سے آئی ہیں اور دیہاتی اثر ان پر غالب ہے اور ان کی اس جاہلانہ سوچ کی وجہ سے بعض رشتے خراب ہو جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا پھر یہاں لمبا عرصہ پہلے آئے ہوئے خاندان ہیں۔ ان کی یہاں کی سوچ بن چکی ہے۔ آزادانہ سوچ ہے۔ لڑکے بھی مجھے لکھتے ہیں اور لڑکیاں بھی لکھتی ہیں کہ یہ مسائل ہمیں آرہے ہیں۔ اگر میں ان کی یہ ساری باتیں، خطوط آپ کو مارک کردوں تو آپ کو کسی اور کام کے لئے فرصت ہی نہ رہے۔

حضور انور نے فرمایا اگر ماں باپ میں آپس میں اعتماد نہ ہو، انڈرسٹینڈنگ نہ ہو تو یہ بات بھی رشتوں میں مسائل کا موجب بنتی ہے، اس لئے آپ کو کسی نفسیات دان کو بھی اپنے ساتھ رکھنا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ لڑکوں اور لڑکیوں سے پوچھنا ہوگا کہ کس قسم کا رشتہ چاہتی ہیں۔ کیسا خاوند، کیسی بیوی ہونی چاہئے۔ اگر لڑکے کے والدین کے ساتھ لڑکی کو رہنا پڑے تو پھر کیا Limitations ہونی چاہئیں۔ خاوند کو کہا جائے کہ ماں کو، باپ کو، بیوی کو اس کا حق دو، سارے حقوق اس کو بتائیں۔ حقوق سے متعلق اس کو دینی تعلیم بتائیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے اقتباسات نکال کر دیئے جاسکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا شعبہ تربیت کا ایک بہت بڑا کام ہے اسی طرح خدام، انصار اور لجنہ کے تربیتی شعبوں کا بھی بڑا کام ہے۔ سب مل کر تربیت کرتے رہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ لڑکے اور لڑکی کو واضح کرکے بتا دیں۔ دونوں خاندانوں کو بتا دیں کہ یہ حالات ہیں اور یہ مسائل ہیں اس طرح رہنا ہوگا وغیرہ پھر اس کے بعد وہ جو چاہیں فیصلہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا آپ کو ایک سیمینار منعقد کرنا ہوگا جس میں یہ مسئلے بغیر نام لئے ڈسکس ہوں اور ان معاملات اور مسائل کے بارہ میں دینی تعلیمات بتائی جائیں۔

حضور انور نے فرمایا خدام اور لجنہ دونوں اپنے اپنے طور پر سروے کرکے سوالنامہ تیار کریں تا کہ اندر کی باتیں پتہ لگیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں نے یوکے میں خدام سے اور لجنہ سے علیحدہ علیحدہ سروے کرایا تھا۔ لڑکوں اور لڑکیوں کی طرف سے بہت سی باتیں، امور اور ان کے سوال سامنے آئے تھے جن کے پیش نظر میں نے یوکے، جرمنی کے اجتماعات اور جلسوں کے لئے تقاریر تیار کی تھیں۔ اس طرح سروے کروانے سے اور دونوں کے مسائل جاننے سے بہت سارے سوالات سامنے آئیں گے۔ پھر ان کے نتیجہ میں آگے تربیتی اور اصلاحی لائحہ عمل بنایا جاسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا بعض لڑکوں کی مائیں یہ کہتی ہیں کہ ہمارا لڑکا تو کمارہا ہے اس کا رشتہ تو ہم خود تلاش کریں گی۔ جو نکما ہو اس کو جماعت کے سپرد کر دیتی ہیں۔ پھر جو لڑکا کمارہا ہوتا ہے اس کا انتظار کرتی ہیں کہ کمالے اور جب بہت تاخیر ہو جاتی ہے اور رشتہ نہیں ملتا تو پھر جماعت کو کہتی ہیں کہ اس کا رشتہ کرواؤ۔

حضور انور نے فرمایا کہ یوکے کا جائزہ یہ ہے کہ وہاں 65 فیصد رشتے قائم رہتے ہیں اور 35 فیصد ٹوٹتے ہیں۔ یہاں کینیڈا میں بیس فیصد ٹوٹتے ہیں۔ آپ کو اس تعداد کو بھی کم کرنا چاہئے۔ یہ تعداد مزید نہ بڑھے۔

حضور انور نے فرمایا کسی احمدی لڑکی کو جماعت سے باہر کسی غیر احمدی یا کسی غیر مسلم سے شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ہاں جو نومبائع ہے اس کے لئے بھی پابندی ہے کہ اسے بیعت کئے ہوئے ایک سال ہو چکا ہو۔ لیکن بعض دفعہ خاص حالات میں امیر جماعت کی سفارش پر دو، چار چھ ماہ کا عرصہ گزرنے پر بھی اجازت دے دیتا ہوں تا کہ بے وجہ بیہودگیاں پیدا نہ ہوں۔ اس لئے بہتر ہے کہ شادی کی اجازت دے کر سنبھال لیا جائے۔ احمدی لڑکی غیر احمدی کو دینا گناہ ہے۔ یہ بات شعبہ لجنہ، تربیت کی طرف سے سمجھائی جانی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض دفعہ یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ لڑکا اہل کتاب ہے۔ آج اس زمانے میں کونسا اہل کتاب ہے جو شرک نہیں کررہا۔ مشرک سے تو شادی کی اجازت نہیں ہے۔ اس لئے آپ کو سمجھانے کے لئے مسلسل کوشش کرنی پڑے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لڑکے جماعت سے باہر شادی کرتے ہیں تو ان کا اخراج اس وجہ سے ہوتا ہے کہ انہوں نے کسی غیر احمدی مولوی یا قاضی سے نکاح پڑھوایا ہوتا ہے۔

جو شخص کسی غیر احمدی لڑکی سے شادی باقاعدہ اجازت لے کر کرتا ہے اور اس کا نکاح احمدی پڑھاتا ہے تو اس کی خاص حالات میں اجازت دے دی جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا بعض غیر احمدی لڑکیاں اپنے والدین کے انکار کی وجہ سے درخواست کرتی ہیں کہ ان کا ولی مقرر کر دیا جائے تو جماعت خاص حالات کی وجہ سے مقرر کر دیتی ہے اور ایسی صورت میں نکاح مسجد میں نہیں ہوتا اور مبلغ نہیں پڑھاتا۔ کسی اور جگہ ہوتا ہے اور کوئی احمدی دوست پڑھا دیتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ایسی شادی پر مَیں نے جماعتی عہدیداروں کو منع کیا ہوا ہے وہ نہیں جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا جو ارینجڈ میرج سسٹم (Arranged Marriage System) ہے اس میں بھی تربیت کی کمی ہے۔ ان کو سمجھائیں کہ پہلی چیز دعا ہے۔ شادی میں دولت، خوبصورتی، خاندان، حسب ونسب اور دین دیکھا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم دین کو دیکھو، تمہاری نظر دین پر ہونی چاہئے، لڑکا بھی دیندار ہو اور لڑکی بھی دیندار ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ رشتے دیکھنے اور فیصلہ کرنے میں آپ کو، لوگوں کو دعا کی طرف لانا ہوگا کہ دعا کرکے پھر کوئی فیصلہ کرو۔

ارینجڈ میرج میں بھی آپ کو کونسلنگ کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ گھر گئے۔ لڑکی کی تصویریں لیں دیکھ لیں اور پھر بعد میں انکار کرتے رہے ایسا نہیں ہوگا کہ لڑکی کو بکاؤ مال سمجھا جائے۔ رشتہ منتخب کرنے کے بھی آداب ہیں ان کو ملحوظ رکھنا ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سوال پر کہ (بعض دفعہ لڑکے یا لڑکی کے حوالہ سے جو تحقیقی رپورٹ ہوتی ہے وہ مربیان یا صدران جماعت فیملیز کو بتادیتے ہیں جس کی وجہ سے ناراضگیاں پیدا ہو جاتی ہیں) فرمایا کہ مربیان کرام اور صدران کو ہدایت کریں کہ وہ ازخود کسی کو نہ بتائیں۔ جو بھی رپورٹ ہے، سیکرٹری تربیت یا امیر کے پاس آئے اور پھر جس کو بھی بتانی ہے آپ دونوں میں سے کوئی بتائے تا کہ مربیان کرام اور صدران جماعت کی احباب کے ساتھ جو ڈیلنگ (Dealing) ہے اس میں کوئی حرج واقع نہ ہو اور جماعتی تربیتی امور جاری رہیں۔ تربیت کا کام ہوتا رہے اور اگر کسی فیملی نے کوئی اظہار ناراضگی کرنا ہے تو وہ مرکزی لیول پر ہی ہو۔ جماعتوں میں کوئی ایسا ماحول پیدا نہ ہو۔ مرکز کو اپنی جماعتوں کے عہدیداران پر ہاتھ رکھنا ہوگا تا کہ تربیت کا کام ہوتا رہے۔

حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ بعض دفعہ والدین کی مداخلت کی وجہ سے شادیاں نہیں ہو پاتیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ جائزہ لیں کہ کتنے ایسے والدین ہیں] پھر ان کو سمجھائیں۔

حضور انور نے فرمایا ابھی مَیں نے دو رشتے یوکے میں طے کروائے ہیں۔ آپ والدین کو پہلے سمجھائیں کہ بچوں کی شادی کردو تا کہ یہ محفوظ ہو جائیں۔ اگر وہ نہ مانیں اور اصرار کریں تو پھر ان کو بتا دیں کہ جب یہ ہمارے پاس آئیں گے تو ہم ان کی شادی کروادیں گے تا کہ یہ غلطیوں سے بچ جائیں اور محفوظ ہو جائیں۔ حضور انور نے فرمایا لیکن ایسے ہر کیس میں اس کی اجازت مجھ سے لینی ضروری ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا ماں باپ کی بھی کونسلنگ کی ضرورت ہے ماں باپ کو علیحدہ بلائیں اور ان کی بھی کونسلنگ کریں۔

حضور انور نے فرمایا بعض مائیں پڑھی لکھی ہیں اور بعض ان پڑھ ہیں اور دونوں کی سوچیں مختلف ہیں۔ ان کی سوچوں اور خیالات کے مطابق ان کی کونسلنگ ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا بعض دفعہ یہ شرط رکھ دیتے ہیں کہ لڑکی شادی کے بعد پڑھے گی اور سسرال والے اس کا خرچ ادا کریں۔ فرمایا یہ غلط ہے اگر شادی کے بعد پڑھنا ہے تو خاوند کی اجازت سے ہوگا۔ ورنہ اپنے گھر سے پڑھ کر آئے۔

اس سوال کے جواب میں کہ خدام اور لجنہ میں بھی رشتہ ناطہ کے حوالہ سے کسی کا معین طور پر تقرر ہونا چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اصل کام تو جماعتی شعبہ رشتہ ناطہ کا ہے۔ تاہم خدام میں ایک معاون صدر اور لجنہ میں ایک معاونہ صدر کے سپرد یہ کام اس حد تک ہوسکتا ہے کہ یہ دونوں اپنی اپنی فہرست کو Update رکھیں۔ لجنہ نے جو سیمینارز کرنے ہیں، ماؤں کو اور لڑکیوں کو بلانا ہے اور رشتہ ناطہ کے مسائل پر بات ہونی ہے اور ان کو اسلامی تعلیمات کے بارہ میں بتانا ہے اور ان کو سمجھانا ہے یہ کام معاونہ صدر کے ذریعہ ہوسکتا ہے اور اسی طرح معاون صدر خدام میں یہ کام کرسکتے ہیں لیکن یہ دونوں آپ کو ریگولر رپورٹ دینے کے پابند نہیں ہوں گے ان کا اپنا نظام ہے۔ ہاں صدر خدام اور صدر لجنہ کے ذریعہ آپ لسٹیں حاصل کرسکتے ہیں تا کہ آپ کے پاس جو فہرست ہے وہ Update رہے۔ ہر ماہ کے آخر پر یہ فہرست آپ ان سے حاصل کرسکتے ہیں۔

رشتہ ناطہ کمیٹی کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر کمیٹی کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

واقفات نو کی کلاس

بعدازاں ایک بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا جو عزیزہ عزّہ احمد نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ فریحہ احمد اور انگریزی ترجمہ عزیزہ عائشہ مشعل احمد نے پیش کیا۔

بعدازاں حضرت اقدس مسیح موعود کا عربی قصیدہ

یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ
یَسْعٰی اِلَیْکَ الْخَلْقُ کَالظَّمْآنِ

میں سے چند اشعار عزیزہ رغیبہ بشیر، رداء ملک اور Zoha باجوہ نے مل کر پیش کئے اور ان کا انگریزی ترجمہ عزیزہ دانیہ ناصر نے پیش کیا۔

اس کے بعد ایک Presentation دی گئی جس میں تین بچیوں نے واقفات نو بچیوں سے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پیش کئے۔

عزیزہ باسمہ ساجد نے اپنے مضمون میں کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5 مئی 2012ء کو واقفات نو سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔

❁......اللہ تعالیٰ نے آپ سب پر یہ مزید فضل اور انعام کیا ہے کہ اس نے نہ صرف آپ کے والدین کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی بلکہ یہ بھی توفیق دی کہ خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ کی زندگیاں وقف نو کی بابرکت تحریک میں پیش کیں۔ آپ سب کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف ایسی زندگی ہی کامیاب زندگی کہلاسکتی ہے جس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہو‘‘۔

عزیزہ Gharaza ناصر نے اپنے مضمون میں بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل سالانہ اجتماع واقفات نو۔ یوکے 2012ء میں فرمایا۔

❁......’’مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ میں سے جو دس سال کی عمر کو پہنچ چکی ہیں یا اس سے بڑی ہیں۔ وہ لازمی نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہوں اور قرآن کریم کی تلاوت بڑی بچیوں کے ساتھ ساتھ چھوٹی بچیوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ مزید یہ کہ قرآن کریم کا ترجمہ بھی پڑھنا ضروری ہے تا کہ آپ سمجھ سکیں کہ اللہ تعالیٰ کی تعلیمات اور احکامات کیا ہیں‘‘۔

عزیزہ عائزہ انور نے اپنے مضمون میں کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 8 ؍اکتوبر 2011ء کو جرمنی میں واقفات نو کلاس میں ہدایت فرمائی کہ

❁......Facebook کے نقصان زیادہ ہیں اور فائدہ بہت کم ہے۔ جس شخص نے یہ Facebook بنائی ہے اس نے خود کہا ہے کہ مَیں نے اس لئے بنائی ہے کہ ہر شخص کو ننگا کرکے دنیا کے سامنے پیش کروں۔ یہ اس کی سوچ ہے۔ اب آپ مجھے بتائیں کہ کیا ایک احمدی لڑکی دنیا کے سامنے ننگا ہونا چاہے گی؟

بعدازاں عزیزہ ملیحہ سید، دردانہ چوہدری اور عزیزہ دانیہ احمد نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے

خوش الحانی سے پیش کیا اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ والیہ خورشید نے پیش کیا۔

واقفات نَو کو حضور انور کی ہدایات

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ واقفات نَو کو کچھ تھوڑی بہت اردو بھی سیکھنی چاہئے۔ انگریزی تو اس ماحول میں آہی جاتی ہے۔ ایسے پروگرام ہونے چاہئیں اور اردو زبان سیکھنے کی طرف بھی توجہ ہو۔

حضور انور نے واقفات نو بچیوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ تم لوگوں نے بڑے بڑے عہد کئے ہیں کہ ہم یہ کردیں گے، خلافت کی بات مانیں گے جو ہمیں حکم ملے گا ہم کریں گے، حفاظت کریں گے، نماز پڑھیں گے، قرآن کریم پڑھیں گے۔ تم لوگ بڑے سپیشل ہو اور واقفات نو سپیشل اس لئے ہیں کہ انہوں نے اپنے آپ سے یہ عہد کیا ہے کہ ہم اپنے آپ کو جماعت کی خدمت کے لئے پیش کریں گی۔ جماعت کی خدمت کے لئے پیش کرنے کے لئے ان باتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے بتائی ہیں سیکھنا اور ان پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ اس میں سے پہلی بات باقاعدہ نماز پڑھنا اور دوسری بات قرآن کریم باقاعدگی کے ساتھ پڑھنا پھر اس کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔ تم واقفات نو نے دوسروں کے لئے ایک نمونہ بننا ہے اور وہ تب ہوگا جب تم لوگ خود قرآن کریم پر عمل کروگے۔

حضور انور نے فرمایا جہاں قرآن کریم نے اور بہت

سی باتیں کی ہیں وہاں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں کہتا ہے کہ سچ بولو، غریبوں کا خیال رکھو۔ اس لئے Charity کے لئے تم کو کام کرنا چاہئے۔ نمازوں کا ذکر تو پہلے آچکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ بڑوں کا ادب کرو۔ بڑوں کی پوری Respect ہونی چاہئے۔ اپنے ماں باپ کا کہا مانو۔ جوں جوں لڑکیاں جوان ہوتی جاتی ہیں وہ سمجھتی ہیں کہ ہم نے زیادہ پڑھ لیا ہے۔ اب ہم اپنے ماں باپ سے زیادہ عقلمند ہوگئی ہیں اس لئے بات نہ مانیں، یہ سوچ غلط ہے۔ پھر جب رشتے ہوں تو وہاں بھی جن گھروں میں جاؤ ان کی بات مانو اور وہاں بھی اچھے اخلاق دکھاؤ۔ اب تم بڑی ہوگئی ہو۔ میری یہ باتیں بیشک بڑوں تک پہنچادیں جن کو سننی چاہئیں تھیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دوتین جگہ بڑا واضح طور پر کہا ہے کہ ایک عورت کی جو Sanctity اور Chastity ہے اس کو قائم رکھو۔ اس کے لئے سر ڈھانکنا، حجاب اور سکارف لینا بتایا ہے۔ تم جو واقفات نو ہو اپنی مثالیں قائم کرو۔ بغیر شرمائے، سکولوں میں کالجوں میں Bullying وغیرہ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ سڑکوں پر جاتے ہوئے شرمانے کی ضرورت نہیں۔ اپنی مثالیں قائم کرو تا کہ دوسرے بھی انہیں دیکھ کر نمونہ پکڑیں۔ جس طرح آج سر ڈھانپے ہوئے ہیں، کسی کو کوئی Complex ہے کہ ہم نے کیوں سر ڈھانکا ہوا ہے؟ اور پیچھے جو کیمرے پر کھڑی ہیں۔ سکیورٹی پر کھڑی رہتی ہیں انہوں نے بھی بڑے اچھے پردے کئے ہوئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ان کو بھی کوئی Complex نہیں ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ اللہ کا حکم مانو گی تو محفوظ رہو گی۔ اور آپ نے وقف کیا ہے۔ تو وقف کا مطلب یہ ہے کہ تم کو دوسروں کی نسبت زیادہ اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا چاہئے اس لئے تمہارے نقاب اور سکارف اترنے نہیں چاہئیں۔ یہ بڑا ضروری ہے تا کہ دوسرے بھی تمہارے سے نمونہ پکڑیں۔

حضور انور نے فرمایا جب تک تم بارہ تیرہ سال کی ہو ماں باپ کے Under ہو۔ یہاں کلاس میں آتی ہیں تو بڑے اچھے سکارف لپیٹے ہوئے بڑی خوبصورت لگ رہی ہوتی ہیں۔ اس کے بعد عمر زیادہ ہوتی ہے تو آہستہ آہستہ پریشان ہوجاتی ہیں۔ **تو جو بڑی لڑکیاں ہیں ان کی فہرست مجھے صدر لجنہ یا سیکرٹری تربیت بھجوائے کہ کون سی لڑکیاں باقاعدہ سکارف لیتی ہیں اور جو نہیں لیتیں ان کو کہیں کہ لیا کریں۔ ان کو سمجھائیں اور اگر دومہینہ کے اندر ان میں کوئی تبدیلی نہیں آتی تو مجھے نام بھیجیں تا کہ ان کو وقف نو سے خارج کیا جائے۔**

حضور انور نے فرمایا وقف نو بننا ایک قربانی چاہتا ہے۔ وقف نو تب ہی ہے کہ Sacrifice کرو۔ تم لوگ اپنے سکارف کی Sacrifice نہیں کر سکتے تو پھر اور کیا کرنا ہے؟ پھر نمازوں کے لئے وقت کی قربانی ہے۔ سردیوں میں یہاں کے دن چھوٹے ہوتے ہیں۔ سکول جاتے ہو اور لیٹ واپس آتے ہو تو پھر سکولوں میں ہی ظہر وعصر کی نمازیں پڑھا کرو وہاں باقاعدہ اجازت لے لو اور ایک کونے میں بیٹھ کر نمازیں پڑھ سکتے ہو۔ یہ نہیں کہ گھر میں آکے مغرب کی نماز کے ساتھ ظہر وعصر کی نمازیں پڑھ لیں، یہ بھی غلط چیز ہے۔ پس یہ چیزیں اگر تم لوگوں میں رہیں گی تو تم لوگ حقیقی واقفات نو کہلاؤ گی۔ نہیں تو صرف ترانے پڑھنے والی کہلاؤ گے اور تمہارا کوئی عمل نہیں ہوگا۔ صرف منہ کی باتیں ہی ہوں گی اور ایسا کسی بھی وقف نو کو ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

واقفات نَو کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ مجلس سوال وجواب

✵......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جماعت میں ایسی لڑکیاں ہیں کئی دفعہ جب باہر جاتی ہیں جیسے شاپنگ سنٹر وغیرہ میں پھرتی ہیں یا کہیں جاتی ہیں تو دوپٹے اتار دیتی ہیں۔ صحیح طرح حجاب نہیں لیا ہوتا اور جب مسجد میں آتی ہیں تو صحیح طرح حجاب لے کے آتی ہیں تو کیا یہ صحیح طریقہ ہ؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا تو خیال ہے یہاں پر بھی نہیں لے کر آتیں۔ میں نے جلسہ پر اپنی تقریر میں کہا کہ سر پر دوپٹہ لو حجاب لو۔ اس کے بعد میں پوڈیم سے اپنی کرسی پر جب بیٹھا ہوں تو کم از کم چار عورتوں کو تو میں نے دیکھا ہے جو اٹھ کے گئی ہیں۔ ان کے بال پیچھے سے کھلے ہوئے تھے اور سر پر دوپٹہ کوئی نہیں تھا۔ یہ تو لجنہ کے شعبہ تربیت کا کام ہے۔ **صدر صاحبہ اور تربیت والے صرف تقریریں نہ کیا کریں بلکہ دیکھا کریں کہ عملاً کیا ہو رہا ہے۔** اس لئے مَیں نے کہا ہے کہ تم جو واقفات نو ہو تم لوگوں نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے کہ ہم نے دنیا کی اصلاح کرنی ہے اپنی ایسی مثال بناؤ کہ تمہیں دیکھ کر دوسروں کو شرم آجائے۔ اب دیکھتے ہیں کہ تم میں سے کتنی ایسی ہیں جو دوسروں کو شرم دلاتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ منافقت نہیں ہونی چاہئے اس لئے مَیں نے **صدر لجنہ کو بھی کہا ہوا ہے کہ بیشک جو بہت پڑھی لکھی ہیں، بہت محنت کرنے والی ہیں بہت کام کئے ہیں لیکن اگر ان کا Proper حجاب وغیرہ نہیں ہوتا تو پھر ان کو کسی بھی جگہ لجنہ کی خدمت نہیں دینی** اور مجھے لگتا ہے کہ اپنی ایک ٹیم علیحدہ بنانی پڑے گی جو چیک کرے گی۔ میرا خیال ہے کہ واقفات نو میں سے کچھ لڑکیوں کو منتخب کروں اور اپنی ٹیم بناؤں۔ تم آکر مجھے بتاؤ کہ کون کیا کرتا ہے۔ **تم لوگوں کا اصل کام یہ ہے کہ خلیفہ وقت کی بازو بن جاؤ، ہاتھ بن جاؤ، اس لئے تم لوگوں کا سب سے بڑا کام یہ ہے کہ اگر تم ایسی بن جاؤ تو میں سمجھوں گا کہ کم از کم کینیڈا ہم نے فتح کر لیا ہے۔**

✵......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ وقف نو لڑکیوں کے لئے کونسا Profession اچھا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنی سیکرٹری وقف نو سے کہو کہ مختلف وقتوں میں، میں نے جو ہدایتیں دی ہیں ان کو ایک جگہ اکٹھا کر کے اور Points بنا کر تم لوگوں کو بتائیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے پہلے کہا ہوا ہے کہ Medicine بڑی اچھی جاب ہے۔ پھر ٹیچنگ کا شعبہ ہے۔ پھر کوئی زبان سیکھو ترجمہ کرنے کے لئے۔ ہمیں مترجمین کی ضرورت ہے۔ کمپیوٹر سائنس والوں کی بھی ہمیں ضرورت ہے۔ میڈیا کی بھی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ جرنلزم میں کر سکتی ہو تا کہ تم آرٹیکل اخباروں میں لکھو اور میڈیا کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ کرو۔ عورتوں پر جو اعتراض ہوتے ہیں ان کے جواب دو۔

حضور انور نے فرمایا واقفات نو لڑکیوں کے لئے میں Law پسند نہیں کرتا۔ اگر پڑھنا ہے تو پھر پریکٹس نہیں کرنی کیونکہ بہت زیادہ Exposure اور Interaction مردوں کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ پھر چور، ڈاکوؤں کے ساتھ جن کے اخلاق ہی خراب ہوتے ہیں واسطہ پڑتا ہے۔ اس لئے یہ کام مردوں کو کرنے دو۔

✵......**ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ ایک مینا بازار میں مہندی کے سٹال پر لگا ہوا تھا کہ وہ فیس پر پینٹ کرتے ہیں اور Tattoo لگاتے ہیں۔**

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ غلط کرتے ہیں۔ مہندی کے سٹال پر صرف مہندی ہونی چاہئے۔ اگر لجنہ کی صدر نے یہ رکھا ہوا تھا تو بالکل غلط کیا ہوا تھا۔ منہ پر مہندی لگانا، Tattooing کروانا، یہ اسلاممیں منع ہے۔ فیس پینٹنگ (Face Paintng) نہیں ہونی چاہئے۔ یہ کس لئے ہوا۔ اگر تبلیغ کے لئے کیا تھا تو تبلیغکے لئے صرف فیس پینٹنگ رہ گئی ہے؟ چہرہ بگاڑنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ اس کا اسلام نے بڑا واضح طور پر حکم دیا ہوا ہے۔ نئی نئی رسمیں نہ پیدا کریں۔ رسمیں تو آپ لوگ پیدا کر رہے ہیں۔ اسی طرح بدعات اندر گھستی ہیں کہ نیکی کے نام پر حضرت آدم علیہ السلام کو جو شیطان نے بہکایا تھا یہ نہیں کہا تھا کہ یہ کرو اس سے بڑا لطف اٹھاؤ گے، بلکہ پہلے اس نے نیکی کی بات کر کے یہ کہا کہ یہ کرو یہ بڑی نیکی ہے۔ تم ہمیشہ کے لئے نیک بن جاؤ گے۔ تو شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو اس طرح بہکایا تھا۔ حالانکہ وہ شیطانی وعدہ تھا۔ تو یہ کام آپ لوگ کر رہے ہیں۔ یہ نئی نئی بدعات پیدا کر رہے ہیں۔ **صدر لجنہ اور عہدیداران کا کام یہ ہے کہ خلیفہ وقت کے منہ کو دیکھیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ اپنی اپنی بدعات نہ پیدا کریں، اپنی اپنی رسمیں نہ پیدا کریں۔**

✵......**ایک واقفہ نو بچی نے سوال کیا کہ حضور انور نے جلسہ سالانہ پر فرمایا تھا کہ جو شادیاں ہونی چاہئیں وہ سادہ ہونی چاہئیں تو میرا سوال ہے کہ شادی پر جو لڑکی ہے اس کو حجاب کرنا چاہئے؟ جیسے آجکل کے ماحول میں وہ لڑکیاں جو دلہن ہوتی ہیں وہ سب کے سامنے بغیر دوپٹے کے بیٹھ جاتی ہیں اور بعض دفعہ اچھا نہیں لگتا۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کہیں نہیں کہا کہ جو دلہن نہیں ہے وہ پردہ کر لے اور جو دلہن ہے وہ پردہ نہ کرے، دلہن جو ہے وہ بڑی سج کر دلہن بنے۔ آج سے چودہ سو سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دلہنیں بنتی تھیں۔ اچھے کپڑے پہنتی تھیں۔ دلہن بن کر عورتوں میں جب بیٹھی ہوں تو جس طرح بیٹھنا ہے بیٹھے، یہاں کی عیسائی دلہنیں بھی دیکھ لو وہ بھی جب اپنی شادیاں کرتی ہیں، چرچ میں جاتی ہیں تو انہوں نے بھی ایک سفید ویل (Veil) سا لیا ہوتا ہے وہ اپنے آپ کو ڈھانکتی ہیں۔ تو جب وہ لوگ جن کا پردہ نہیں ہے وہ بھی شادی پر اپنے آپ کو Cover کر لیتی ہیں تو ہماری دلہنوں کو تو اور زیادہ کرنا چاہئے۔ لیکن اگر دوپٹہ لے کر بیٹھی ہوئی ہیں، منہ ننگا ہے تو عورتوں میں تو ٹھیک ہے۔ لیکن اس لئے کہ میک اپ کروا کر بیوٹی پارلر سے آئی ہے اور پھر جہاں میرج ہال (Marriage Hall) کے اندر جانا ہے تو جاتے ہوئے ہمارا میک اپ خراب نہ ہو جائے، ہمارا زیور یا جھومر لٹکے ہوئے ہیں وہ خراب نہ ہو جائیں تو یہ غلط چیز ہے۔ اس لئے پوری طرح دوپٹہ ڈھانکو اور پردہ کے ساتھ مردوں میں سے گزرتے ہوئے ہال میں آجاؤ۔ جب پارلر سے دلہن بن کر آتی ہے تو میک اپ کرنے کے بعد جو بھی غرارے یا جس لباس کے ساتھ بھی تیار ہوئی ہے اس کے بعد ایک چادر اوپر ڈالے، کار سے اترنے سے لے کر اس حصہ تک جہاں سے مردوں میں سے گزرنا ہے یا جہاں تک لمبا راستہ ہے اور جب ہال کے اندر آجائے جہاں صرف عورتیں ہوں تو وہاں بیشک اتار دے۔ اور پھر جب اپنے دلہا کے ساتھ جاتی ہے اس وقت بھی چادر اوڑھ کے کار میں جا کر بیٹھے۔ یہ نہیں کہ مرد کھڑے ہیں اور سارے دیکھ رہے ہیں اور بیچ میں سے گزر رہی ہے اور بڑی واہ واہ ہو رہی ہے، بڑی خوبصورت دلہن بنی ہوئی ہے۔ احمدی دلہن کی خوبصورتی تو یہ ہے کہ اس کا پردہ بھی ہو۔

✵......**اس کے بعد ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ لڑکے جب وقف کرتے ہیں تو کئی دفعہ مربی بنتے ہیں اور کئی دفعہ نہیں بنتے۔ لیکن جب ان کو کہا جاتا ہے افریقہ جانے کے لئے یا کہیں اور جانے کے لئے تو وہ چلے جاتے ہیں۔ کیا واقفات نو لڑکیوں کے ساتھ بھی یہی ہوتا ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: واقفات نو لڑکیاں ڈاکٹر بنیں، ٹیچر بنیں، Linguist بنیں اور بتائیں تو ان سے جماعت باقاعدہ وقف کی طرح کام لیتی ہے اور اگر نہ لے تو ان کو بتاتی ہے کہ اپنا کام کئے جاؤ، لجنہ کے ساتھ یا اپنے ملک میں جہاں رہ رہی ہو اور جب ضرورت پڑے گی تو تمہیں بھیج دیں گے۔ لیکن اگر کسی لڑکی نے صرف بیچلر کیا ہوا ہے تو اس کا تو کوئی فائدہ نہیں۔ اس کا یہی ہے کہ اپنے ملک میں کام کرتی رہے۔ یا تو کچھ بن کر دکھاؤ پھر انشاء اللہ تمہیں باقاعدہ جماعت میں لے کے کام پر لگایا جائے گا، کئی لڑکیاں اس طرح کام کرتی ہیں۔ جو میڈیا میں پڑھ رہی ہیں یا پروگرامنگ وغیرہ کر رہی ہیں ان کو MTA کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

✵......**اس کے بعد ایک اور واقفہ نو نے سوال کیا حضور نے فرمایا تھا کہ جو ہماری جماعت میں مہندی جیسی رسمیں ہوتی ہیں جس میں لڑکا اور لڑکی ایک ساتھ بیٹھتے ہیں اور جو سارے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں تو حضور نے احمدیت میں منع کیوں فرمایا کہ ہم یہ ساری رسمیں نہ کریں؟**

جواباً حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا بات یہ ہے کہ اسلام میں ایسی چیز جو کسی کی تکلیف کا باعث بنتی ہے یا جو دکھاوا ہے یا شو آف (Show Off) ہے جس Addition سے دین کو کوئی فائدہ نہیں بلکہ بعض جگہ نقصان ہوتے ہیں وہ چیزیں رسمیں ہیں، بدعتیں ہیں ان کو نہیں کرنا چاہئے۔ وہ دین میں ایسی ایڈیشن ہے جو اس کو بدنام کرتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں کی تو یہ خواہش ہوتی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی شادیوں میں شامل ہوں لیکن مصروفیت کی وجہ سے آپ شامل نہیں ہوتے تھے۔ بڑے بڑے قریبی صحابی تھے۔ ایک دن ایک نوجوان صحابی آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان کے کپڑوں پر زرد رنگ کے کچھ چھینٹے پڑے ہوئے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

کہ میری کل شادی ہوئی ہے تو اس کے اظہار کے طور پر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی اچھی بات ہے پھر فرمایا کہ دعوت ولیمہ بھی کی کہ نہیں؟ چاہے تھوڑی سی چیز سے کرو، دعوت ولیمہ ہونی چاہئے۔ تو اسلام میں جس چیز کا حکم ہے اور اجازت ہے اور اعلان ہے، وہ نکاح کا اعلان ہے، شادی کا اعلان ہے۔ اس میں دعوت جو تم نے کرنی ہے کر دو۔ پھر جو سب سے زیادہ بڑا حکم ہے اس دعوت کے لئے جو اصل حکم ہے وہ دعوت ولیمہ کا حکم ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زور دیا ہے۔ وہاں اپنے رشتہ داروں کو دوستوں کو ساروں کو بلاؤ دعوت کرو۔ وہ اچھی بات ہے۔ بیشک جیسی جس کی توفیق ہے وہ کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مہندیاں، شہنائیاں، اس بارہ میں تو اسلام میں نہیں لکھا ہوا اور پھر یہ کہ لڑکے کا تو کوئی کام ہی نہیں۔ مہندی لگانی بھی ہے تو دلہن کو لگانی ہے۔ لڑکے کو مہندی لگا کے لڑکی تو نہیں بنانا۔ میں نے مہندی سے منع نہیں کیا۔ لیکن میں نے یہ منع کیا ہے کہ لوگوں نے مہندی کو اس طرح رسم بنالیا ہے جس طرح کہ بڑی بڑی دعوتیں کرتے ہیں۔ دلہن کی اپنی خواہشیں بھی ہوتی ہیں، ٹھیک ہے۔ رشتہ داروں کی بھی ہوتی ہیں۔ ایک دن شادی سے پہلے بیشک مہندی کرو لیکن اس میں بہت قریبی جو دلہن کی سہیلیاں ہیں وہ آئیں اس کے قریبی رشتہ دار ہوں اور اگر بہت بڑا خاندان ہے اور گھر میں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے تو ہال میں ایک چھوٹا سا فنکشن کر سکتے ہو۔ لیکن یہ نہیں ہے کہ اس میں دوست اور بے تحاشا لوگ اردگرد کے بلالو، پیس ولیج (Peace Village) میں شادی ہو رہی ہے تو پورا پیس ولیج (Peace Village) اور ابوڈ آف پیس اور قریبی شہر کے جو لوگ ہیں وہاں کے لوگوں کو بلالو کہ جی ہماری مہندی ہو رہی ہے وہ ایک فضول خرچی ہے جو نہیں ہونی چاہئے۔ باقی چھوٹے پیمانے پر مہندی خوشی کرنی ہے لڑکیاں بیٹھ جاتی ہیں ڈھولکیاں بھی بجالیتی ہیں شادی کے اچھے گانے گا لیتی ہیں لیکن ایسے گانے گاؤ جن میں شرک نہ ہو۔ بہت سارے انڈین گانے ایسے ہیں جن میں شرک ہوتا ہے، دیوی دیوتاؤں کے نام لئے جاتے ہیں وہ نہیں گانے چاہئیں۔ دعائیہ نظمیں پڑھو اگر اردو نہیں آتی تو انگلش میں بنالو اور شادی وغیرہ کا گانا بیشک پڑھو کوئی حرج نہیں۔

میں یہ نہیں کہتا کہ گھُٹ کر بیٹھ جاؤ اور کہیں ایسی Frustration پیدا نہ ہو جائے کہ کہیں اپنے جذبات کو نکال نہ سکو۔ لیکن ان کی ایک Limit ہونی چاہئے۔ اس Limit کے اندر رہو اور جو مرضی کرو۔ حیا کی حفاظت کرو۔ حیا ہمیشہ عورت کی عزت بڑھاتی ہے۔ عیسائی عورتیں بھی پہلے حیادار ہوتی تھیں لباس بھی ان کے لمبے ہوتے تھے جو ان میں خاندانی ہوتی تھیں ان کے لباس اور بھی اچھے ہوتے تھے، بازو لگے ہوئے، سکارف پہنے ہوئے۔ یہ تو آہستہ آہستہ عورت کی آزادی ہوئی ہے، بلکہ انگلینڈ میں ایک عیسائی عورت نے ایک آرٹیکل لکھا ہے کہ یہ مرد جو کہتے ہیں کہ عورت کو آزادی دو اور ان کے جو چاہیں پردے اتار دو، ان کے لباس ننگے کردو، اصل میں یہ مرد عورت کی آزادی نہیں چاہتے بلکہ ان کی اپنی جو خواہشات ہیں ان کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسی عورت نے لکھا ہے کہ عورت ان مردوں کے ہاتھوں بیوقوف بن جاتی ہے۔ اس لئے عورت کی اپنی ایک Sanctity ہے بہرحال ایک احمدی عورت کو بڑا Chaste ہونا چاہئے۔ اس کا خیال رکھو۔ باقی بعض ایسے بھی ہیں جو لڑکے کے لئے مہندی کر لیتے ہیں، جو پانچ پانچ دن مہندی کی دعوتیں کرتے ہیں وہ غلط ہیں۔ یہ تو فضول خرچی ہے۔ تم ذرا سوچو افریقہ میں پاکستان میں بہت سی غریب لڑکیاں ہیں جن کے پاس شادی کے لئے دو جوڑے بھی نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کہا ہے کہ دوسروں سے ہمدردی کرو اور دوسروں کا خیال رکھو۔ اگر اتنے پیسے خرچ کرنے ہیں تو ان کو دو۔ تم لوگ اگر 500 ڈالر کسی تھرڈ ورلڈ (Third World) ملک میں کسی احمدی لڑکی کی شادی کے لئے یا کسی غریب بچی کی شادی کے لئے دیتے ہو تو پاکستان میں وہ 50 ہزار روپیہ بن جاتا ہے۔ تو تھوڑی سی غریبانہ شادی ہو جاتی ہے۔ وہاں تو بیچارے ایک سالن بھی نہیں کھا سکتے اور تم لوگ یہاں اتنی دعوتیں کرو کہ کھانا ہی ضائع ہو جائے۔ پھر فرق کیا ہوا احمدیوں اور دوسروں میں۔ اب یہ جو ویسٹرن ملک ہیں، دیکھو یہاں کتنے امیر لوگ ہیں۔ ملک بھی امیر ہیں۔ پیسے بھی لوگوں کے پاس ہیں اور پھر یہ کہتے ہیں کہ ہم تھرڈ ورلڈ کے غریب ملکوں کی مدد بھی کرتے ہیں۔ لیکن جہاں ان کے ویسٹڈ Interests ہوتے ہیں ان کی مدد کرتے ہیں باقیوں کی نہیں کرتے اور ان کو بھی صرف اتنا ہی دیتے ہیں کہ تھوڑا سا بس کھاؤ اور زندہ رہو۔ حالانکہ دنیا کی بھوک مٹانے کے لئے اتنی پروڈکشن (Production) ہوتی ہے۔ امریکہ اور کینیڈا میں Excess (زائد) Wheat (گندم) ہے اور بعض اوقات سمندر میں پھینک دی جاتی ہے۔ یورپ میں ہالینڈ میں Milk Production اتنی زیادہ ہوتی ہیں کہ وہ ضائع کر دیتے ہیں حالانکہ وہ غریبوں کو دی جاسکتی ہیں۔ تو غریبوں کا خیال رکھنا چاہئے بجائے اس کے کہ تم رسم و رواج اور مہندیوں کے چکر میں پڑو۔

واقفات نو بچیوں کی یہ کلاس دو بجکر بیس منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب کا انعقاد ہوا۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل چالیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے آمین کی اس تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی۔

عزیزم حمزہ خالد، عزیزہ Esha نورین، سلمان احمد، Abeeha سلمانہ داؤد، لبنیٰ مشتاق، دانیال احمد، Mishal احمد، عائشہ طاہر، حمزہ خالد، فرحانہ مسعود، سید مبرور احمد، کاشفہ تسنیم، زوہیب غنی، عطاء السلام، کاشف ملک، سمیع اللہ مظفر، کاشف مبشر، شفیق افضل، شاہنواز چیمہ، Samen احمد، علیزہ احمد، نائلہ نوشین اُپل، مہ نور احمد، ثانیہ عزیز، علیشاہ احمد، شازیہ احمد، اطہر احمد، محمد مسرور رانا، عافیہ امۃ المصور احمد، علیم احمد ناصر، رداء ناصر، صوفیہ امان گھمن، Ayra نذیر، جازب منصور، نعمانہ باجوہ، کومل منصور، Azib پرویز، Dania S.، ثمرہ مشتاق، لبنیٰ مشتاق۔

تقریب آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 40 فیملیز کے 175 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں۔

Toronto East، Scarborough، Peace Village، Richmond Hill، Brampton، Sudbury، Voughan، Woodbridge، Kitchner، Durham۔

اس کے علاوہ پاکستان سے آنے والے بعض افراد اور فیملیز نے بھی ملاقات کا شرف پایا۔

ان سبھی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء اور طالبات کو ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سات بجکر بیس منٹ پر ختم ہوا۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: متی کی انجیل از صفحہ نمبر 4

4 آیت 43 تا 45 کے بارہ میں لکھتے ہیں:

The journey to galilee(Vs.3) is no resumed. It is, however difficult to see the point of the saying in Vs.44 in this context. The proverb is quoted in similar form in all four gospels. (Mark.6:4; Matt.13:57; Luke 4:24) and in an expanded form in the sayings of Jesus found at Oxyrhynchus in 1897. A prophet is not acceptable in his own country,neither does a physician work cures upon those who know him. In all the Synoptics the words are our Lords comment upon his rejection by his unbelieving fellow townsmen. Here the Galileans welcome Jesus because od all that they have seen him do in Jerusalem during the feast. The words may have been inserted at this point in the narrative because they were spoken in galilee,and probably in Nazareth, according to the common tradition. But John seems to have changed the meaning of his own country and applied it to Jerusalam, the city of Messiah, the place of his final rejection.

تو پھر کیا آپ اب بھی ان اناجیل کو خدا کا کلام قرار دیتے چلے جائیں گے؟

(باقی آئندہ)

جب صداقت کا کبھی اونچا علم ہونے لگے
لشکرِ یزیدیت محوِ ستم ہونے لگے
قصر باطل آسمانی بجلیوں کی زد میں ہو
مرد حق کی سوز سے جب آنکھ نم ہونے لگے
میرے ایماں کی طرف جب بھی کوئی انگلی اٹھے
تیغ کی مانند پھر میرا قلم ہونے لگے
آسمانوں پر بلندی کی طرف پرواز ہو
جب بھی طاعت میں سرِ تسلیم خم ہونے لگے
دیدۂ تشنہ میں جب آتی ہے تھوڑی بھی نمی
پیاس دل کی پھر اسی لمحے ہی کم ہونے لگے
جانبِ یثرب مری جب سوچ کا طائر اُڑے
رابطہ دربارِ مولیٰ سے باہم ہونے لگے
کہہ رہی ہے کب سے دنیا ہم کو مردودِ حرم
اب الٰہی ہم پر وا بابِ حرم ہونے لگے
دست قدرت میں ہے تیرے ہونی انہونی سبھی
تُو جو کُنْ کہہ دے تو پھر یہ لاجرم ہونے لگے
عدل کا جس قوم میں آنے لگے فقدان جب
خاک پھر اس قوم کا سب حَشم و دم ہونے لگے
پھر اجڑ جاتی ہیں ظالم ہنستی بستی بستیاں
جب خدائے آسماں آخر حکم ہونے لگے
خاکساری کا مقدّر ہے ظفرؔ یہ بالیقیں
آسماں سے فضل اور لطف و کرم ہونے لگے

(مبارک احمد ظفرؔ)

جماعت احمدیہ سپین کے 26ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: عبدالصبور نعمان ۔مبلغ انچارج سپین)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ سپین کو6اور 7/اپریل 2012ءکو اپنا چھبیسواں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔اس میں پہلی دفعہ سپین میں رہنے والے تیس سے زائد عرب احمدی وغیراحمدی احباب شامل ہوئے تھے۔اس سے قبل جماعت سپین کے جلسوں کی کارروائی زیادہ تر سپینش اوراُردو زبانوں میں ہوا کرتی تھی۔لیکن اس دفعہ جلسہ کی دوتہائی کارروائی عربی زبان میں ہوئی۔اُردو اور سپینش زبانوں میں ترجمہ کی سہولت بھی مہیا کی گئی تھی۔

جلسہ شروع ہونے سے دو ہفتے پہلے مسجد بشارت اوراس کے ماحول کی صفائی ستھرائی کیلئے وقارِعمل کا سلسلہ شروع ہوا۔وقارِعمل کیلئے 6خدّام وانصار پر مشتمل ایک ٹیم بالنسیا سے دو ہفتے پہلے اور بارسلونا سے تین افرادِ جماعت پر مشتمل ایک ٹیم جلسہ سے ایک ہفتہ پہلے پیدروآباد آئی۔اس جلسہ میں نہ صرف سپین کے مختلف شہروں سے احمدی احباب شمولیت کی غرض سے آئے بلکہ کئی دوسرے ممالک سے بھی مہمانانِ کرام بھی اس جلسہ میں رونق افروز ہوئے۔جلسہ کے ایام میں باجماعت نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا۔

6/اپریل کوسہ پہر چار بجکر پچّیس منٹ پر تقریب پرچم کشائی عمل میں آئی۔مکرم محمد طاہر ندیم صاحب مبلغ سلسلہ ونمائندہ خصوصی نے لوائے احمدیت اورمکرم مبارک احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ سپین نے سپین کا جھنڈا لہرایا۔

جلسہ سالانہ کے پہلے سیشن میں تلاوت ونظم کے بعدمکرم امیر صاحب سپین نے افتتاحی تقریر میں جلسہ کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی اورتمام احباب کو جلسے کے دن دعاؤں اورعبادات میں گزارنے کی تلقین فرمائی۔مکرم محمد طاہر ندیم صاحب نمائندہ خصوصی نے افتتاحی دعا کروائی۔

بعدازاں مکرم ملک طارق محمود صاحب مبلّغِ سلسلہ پیدروآباد نے ''قرب الٰہی کے طریق''،مکرم کلیم احمد صاحب مبلغِ سلسلہ بارسلونا نے''ایک احمدی کے مقام'' کے موضوع پر تقاریر کیں۔ایک نظم کے بعد خاکسار عبدالصبور نعمان مبلغ انچارج سپین نے ''شہدائے احمدیت لاہور کا اخلاص ووفا'' پر تقریر کی۔جس کے آخر پر مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔مکرم محمد طاہر ندیم صاحب نمائندہ خصوصی نے حاضرین کے سوالات کے تسلی بخش جواب دیئے۔رات کے کھانے اور نمازِ مغرب وعشاء کے بعد بھی عربی زبان بولنے والوں کے ساتھ سوال وجواب کی مجلس منعقد کی گئی۔جورات گیارہ بجے تک جاری رہی۔

07اپریل،2012۔بروز ہفتہ۔06:00بجے نمازِ تہجّد اور 07:00 بجے نمازِ فجر ادا کی گئی۔نماز فجر کے بعد مکرّم ملک طارق محمود صاحب مبلّغِ سلسلہ نے''وصیت کی اہمیت وبرکات'' کے موضوع پر سپینش زبان میں درس دیا۔آپ نے قرآن و حدیث اور حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں احبابِ جماعت کو نظام وصیت کی اہمیت وبرکات کے بارے میں بتایا۔

17/اپریل کو جلسہ کا دوسرا سیشن زیرِ تبلیغ عرب افراد کے ساتھ مختص تھا۔تلاوت ونظم کے بعد مکرّم ملک طارق محمود صاحب مبلغِ سلسلہ پیدروآباد قرطبہ نے' فیضانِ ختم نبوت'' کے موضوع پر اور مکرم محمد طاہر ندیم صاحب نے'' احیاء اسلام'' کے موضوع پر تقاریر کیں۔

اس کے بعد نومبائعین نے اپنے اپنے تاثرات بیان کیے کہ کس طرح انہوں نے احمدیت قبول کی اور اللہ تعالیٰ نے کس طرح ان کی راہنمائی فرمائی۔بعض نومبائعین فرطِ جذبات کی وجہ سے اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکے۔

سیشن کے آخر پر عرب دوستوں کے لیے مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی،جس میں عرب مہمانوں نے مکرم طاہر ندیم صاحب سے سوالات پوچھے۔مکرم محمد طاہر ندیم صاحب نے سوالات کے تسلی بخش جواب دیئے۔

تیسرا سیشن سپینش میں ہوا۔تلاوت ونظم کے بعد مکرم فضل الٰہی قمر صاحب آف میڈرڈ نے'' قرآن کریم کی پوری ہو جانے والی پیشگوئیوں'' کے متعلق سپینش زبان میں تقریر کی۔

بعدہٗ ''تربیتِ اولاد اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر مکرم ڈاکٹر عطاالٰہی منصور صاحب آف بالنسیا نے سپینش زبان میں تقریر کی۔ایک نظم کے بعد مکرم عاطف بشارت صاحب آف میڈرڈ نے'' اسلام کا اقتصادی نظام'' کے متعلق تقریر کی۔

اس کے بعد مکرم محمد طاہر ندیم صاحب نے اُردو زبان میں تقریر کی اور جماعت سپین کو دعوت الی اللہ اور خاص طور پر عربوں میں تبلیغ کے کام کو فعال کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

آخر پر محترم امیر صاحب سپین نے اختتامی تقریر کی۔آپ نے کارکنان کا شکریہ ادا کیا اور دعا کروائی۔

ہمارے اس جلسہ کے انعقاد کی خبر قرطبہ شہر کے ایک اخبار CÓRDOBA نے تصویر کے ساتھ شائع کی۔

جلسہ لجنہ اماء اللہ سپین

امسال جلسہ سالانہ لجنہ اماء اللہ سپین کے لیے ایک نیا رنگ لیے ہوئے تھا۔سال 2010ء میں جب خدا تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے ہمارے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ سپین میں رونق افروز ہوئے تھے اور انہوں نے اپنے مبارک ہاتھوں سے مسجد بشارت میں نئے لجنہ ہال کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔اس لجنہ ہال میں یہ پہلا جلسہ تھا۔اس ہال کے نیچے رہائش کے کمروں کے علاوہ ایک بڑا کچن اور ڈائنگ ہال بھی ہے۔

اس جلسہ میں حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی تھی۔باوجود اس کے کہ رہائش کے لیے تین کمرے تھے۔لیکن جلسے کے پہلے دن ہی تینوں کمرے بھر گئے۔اور ڈائنگ ہال میں بستر لگا کر اس کمی کو پورا کیا گیا۔اس جلسہ میں شامل عورتوں اور بچوں کی مجموعی حاضری 111 تھی جس میں پانچ نومبائعین خواتین بھی شامل تھیں۔جبکہ دس کے قریب مہمان خواتین جرمنی، بنگلہ دیش، اور انگلینڈ کی جماعتوں سے اس جلسہ میں شامل تھیں۔

امسال لجنہ اماء اللہ سپین کو 7 اپریل 2012ء کو اپنا جلسہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔جلسہ کی کارروائی شروع ہونے سے پہلے نیشنل صدر صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ کو ان فرائض سے آگاہ کیا۔

لجنہ اماء اللہ سپین کا جلسہ سالانہ کا خصوصی سیشن نیشنل صدر صاحبہ لجنہ کی زیر صدارت 7 اپریل ہفتہ کے دن دس بجے شروع ہوا تلاوت ونظم کے بعد نیشنل سیکرٹری صاحبہ تبلیغ نے'' دعوت الی اللہ کی اہمیت'' پر اُردو اور سپینش زبانوں میں تقریر کی۔نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات اور خلفائے احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں دعوت الی اللہ کے میدان میں ہر احمدی عورت کو سرگرم ہونے کی تلقین کی۔

عرب نومبائعات بہنوں نے حضرت محمد ﷺ کی شان میں عربی قصیدہ پیش کیا۔نیشنل سیکرٹری صاحبہ تربیت نے اردو میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی'' سیرت طیبہ'' بیان کی۔جس کا سپینش ترجمہ میڈرڈ جماعت کی ایک لجنہ نے کیا۔اس کے بعد مختلف نظمیں پیش کی گئیں۔

اختتامی سیشن:۔دوپہر کے کھانے اور نمازِ ظہر وعصر کے بعد لجنہ اماء اللہ کے جلسہ کا دوسرا اور آخری سیشن شروع ہوا۔اس سیشن میں خصوصی پروگرام عرب نومبائعات احمدی بہنوں کے تأثرات تھے کہ کیسے وہ جماعت احمدیہ میں داخل ہوئیں اور احمدیت قبول کرنے کے بعد وہ اپنے اندر کیا تبدیلی محسوس کرتی ہیں۔

اس کے بعد سپین کی نیشنل صدر صاحبہ نے سپینش میں تقریر کی جس میں انہوں نے باہمی اُخوت اور پیار ومحبت بڑھانے کی طرف اور عبادات اور چندوں کی طرف توجہ دلائی۔آخر پر دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضرینِ کرام نے جلسہ کے جملہ پروگراموں کو نہایت انہماک سے سنا اور ہر پروگرام میں شامل رہے۔قارئین کے اس جلسہ کے نیک ثمرات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

❁❁❁❁❁❁

جماعت احمدیہ فرانس کے 21ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ:مرتبہ منصور احمد مبشر ۔فرانس)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ جماعت احمدیہ فرانس کو اپنا اکیسواں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔مؤرخہ 13،14،15 جولائی کو مرکزی مشن ہاؤس Saint-Prix میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔۔

جلسہ کے کُل چار اجلاسات ہوئے۔ہراجلاس میں نومبائعین کی مختصر تقاریر رکھی گئیں جو بہت ایمان افروز تھیں۔ہر فرنچ تقریر کا اردو ترجمہ اور ہر اردو تقریر کا فرنچ ترجمہ ہیڈفونز کے ذریعہ سے سب شاملین تک پہنچانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

تقاریر کے علاوہ ایک مجلس سوال وجواب احباب جماعت کیلئے اور ایک غیر از جماعت مہمانوں کیلئے منعقد کی گئی۔امسال پہلی دفعہ ایک تربیتی سیمینار بھی رکھا گیا۔جلسہ کے تینوں دن تمام نمازیں باجماعت ادا کرنے کے علاوہ باجماعت نماز تہجد اور فجر کے بعد درس حدیث کا بھی اہتمام رہا۔

جلسہ کے پہلے دن کے پہلے اجلاس کی صدارت مکرم اشفاق ربانی صاحب امیر جماعت فرانس نے کی۔قرآن کریم کی تلاوت اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے'اطاعت خلافت اور اس کے تقاضے' کے موضوع پر جبکہ مکرم ابدال ربانی صاحب صدر مجلس انصار اللہ نے'' سیرت حضرت مسیح موعودؑ :عفوو درگزر'' کے موضوع پر تقریر کی۔اس تقریر کے بعد 2 نومبائعین نے حاضرین جلسہ کے سامنے قبول احمدیت اور جماعت کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

جمعہ کے روز نماز مغرب وعشاء سے دو گھنٹے قبل احمدی احباب کے لئے ایک مجلس سوال وجواب کا پروگرام رکھا گیا تھا۔یہ پروگرام اردو اور فرنچ میں ہوا۔اس میں علمی، تربیتی و تبلیغی موضوعات سے متعلق سوالات کئے گئے۔خواتین کی طرف سے بھی بہت سے سوالات لکھ کر بھجوائے گئے۔مکرم مربی صاحب کی طرف سے ان سب سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

دوسرے روز گیارہ بجے جلسے کے دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم احمد عمر صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ فرانس نے'' اسلامی اخوت کے تقاضے'' پر فرنچ زبان میں اور مکرم مقصود الرحمٰن صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت نے'' اسلامی نماز کی اہمیت و فلاسفی'' کے عنوانات پر تقاریر کیں۔اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم حافظ عاصم منظور صاحب نے'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عفوو درگزر'' کے موضوع پر تقریر کی۔اجلاس کے اختتام پر تین نومبائعین نے قبول احمدیت کی ایمان افروز داستانیں سنائیں۔

پروگرام جلسہ مستورات

حسب معمول امسال بھی مستورات کے جلسہ کا الگ پروگرام بروز ہفتہ صبح گیارہ بجے صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ فرانس کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جس کا اردو اور فرنچ ترجمہ پیش کیا گیا۔بعد ازاں فرنچ ترجمہ کے ساتھ نظم پیش کی گئی۔اجلاس کی پہلی تقریر فرنچ زبان میں'' ہستیٔ باری تعالیٰ'' کے موضوع پر کی گئی۔اس کے بعد قصیدہ پیش کیا گیا۔اس اجلاس کی دوسری تقریر ''نظام جماعت کی اطاعت'' پر کی گئی۔پھر ایک منظوم کلام پیش کیا گیا۔اجلاس کی تیسری تقریر بعنوان'' پردہ کی اہمیت'' تھی۔یہ تقریر اردو میں کی گئی۔اس اجلاس کی آخری تقریر ''نظام نو: نظام وصیت'' کے عنوان پر تھی۔اس کے بعد نومبائعات نے قبولیت احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنائے۔

جلسہ کا تیسرا اجلاس مکمل طور پر فرنچ زبان میں مکرم عثمان طورے صاحب صدر خدام الاحمدیہ فرانس کی زیر صدارت ہوا۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم نصر مراد صاحب نے'' فرانس کا آئین اور مذہبی آزادی'' کے موضوع پر کی۔دوسری تقریر مکرم اطہر کاہلوں صاحب نے ''میثاق مدینہ اور اس کے اثرات'' کے موضوع پر تقاریر کی۔

فرنچ سیشن کی ان دو تقاریر کے بعد حسب معمول فرنچ میں مجلس سوال وجواب کا پروگرام ہوا۔مکرم مربی صاحب نے مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔یہ پروگرام دو گھنٹے جاری رہا۔

اسی دن شام کے وقت جماعت احمدیہ فرانس کا پہلا تربیتی سیمینار ہوا۔

سیمینار کے اختتام پر مکرم مربی صاحب نے صدارتی ریمارکس میں اس موضوع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں نہایت عمدہ طریق سے روشنی ڈالتے ہوئے انٹرنیٹ کے نقصانات سے بچنے اور احمدی بچیوں کو بطور خاص فیس بک سے پرہیز کرنے کی نصیحت کی۔

تیسرے دن کا آغاز بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نماز تہجد کے ساتھ ہوا۔

اختتامی اجلاس

تیسرے روز اختتامی سیشن کا آغاز گیارہ بجے مکرم امیر صاحب فرانس کی زیر صدارت ہوا۔تلاوت ونظم کے بعد 3 نومبائعین نے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنائے۔اس کے بعد تقسیم اسناد کا پروگرام ہوا۔امسال 5 بچیوں کو اسناد ملیں۔اس کے بعد اجلاس کی تقاریر شروع ہوئیں۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر فرنچ زبان میں مکرم الاسلام صاحب نے'' احمدی اور غیر احمدی میں فرق'' کے موضوع پر کی۔اس اجلاس کی دوسری تقریر اردو زبان میں خاکسار منصور احمد مبشر کی تھی جس کا موضوع تھا'' مالی جہاد کی اہمیت و برکات''۔اس جلسہ کی اختتامی تقریر مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ فرانس کی تھی۔آپ کی تقریر کا عنوان تھا ''جہاد اکبر''۔آخر پر مکرم امیر صاحب نے عہد خلافت دہرایا اور اختتامی دعا کروائی۔

جلسہ کے موقع پر بکسٹال اور نمائش کا بھی خصوصی اہتمام کیا گیا۔امسال حاضری سات سو سے زائد رہی۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خدمت کرنے والے رضاکاروں کو خدا تعالیٰ جزا دے اور جلسہ کے شاملین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب دعاؤں کے وارث بنیں۔آمین

❁❁❁❁❁❁

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت مولانا ظہور حسین صاحب بخارا

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 12 نومبر 2012ء میں مکرم عبدالہادی ناصر صاحب نے حضرت مولانا ظہور حسین صاحب بخارا کی بحیثیت استاد تصویر کشی کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ مَیں 1954ء کی ایک صبح کو جامعہ احمدیہ (احمدنگر) میں داخلہ کے لئے حاضر ہوا۔ میرا احمدنگر جانے کا یہ پہلا موقعہ تھا۔ مقامی لوگ مجھے اجنبی لگے، پنجابی زبان ہم سے کچھ مختلف لہجے میں بولتے تھے۔ عورتیں کالے کپڑے پہنے دودھ کے برتن سروں پر رکھے ہوئے رواں دواں تھیں۔ مَیں سوچنے لگا کہ جامعہ احمدیہ کس جگہ بنایا گیا ہے۔ لاہور سے نکل کر ایک بالکل نیا ماحول دیکھا۔ القصہ لوگوں سے پوچھتا جامعہ پہنچ گیا۔ جونہی جامعہ میں داخل ہوا تو ماحول یکدم بدل گیا جس طرح کہ بادل چھٹ جائیں اور دھوپ نکل آئے۔ طلباء صاف ستھرے کپڑے پہنے اور مہذب انداز میں مؤدب بیٹھے ہوئے بہت اچھے لگے۔ گویا یہاں ایک اپنی دنیا آباد ہے۔ مٹی کے کچے کمروں میں بعض کلاسیں تھیں اور بعض دیوار کے سایہ میں باہر بیٹھی ہوئی تھیں۔

محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری (پرنسپل) سے میری یہ پہلی ملاقات تھی۔ بہت محبت سے ملے۔ مجھے داخل کرکے از راہ شفقت خود درجہ اولیٰ میں چھوڑنے آئے جو اس وقت باہر سایہ میں بیٹھی تھی۔ اُس وقت مولانا ظہور حسین صاحب طلباء کو صرف ونحو پڑھا رہے تھے۔ گویا کہ مولانا صاحب جامعہ میں میرے پہلے استاد تھے۔ قاضی صاحب نے مولانا موصوف کو فرمایا کہ مولوی صاحب یہ آپ کا نیا شاگرد آیا ہے۔ مولانا نے میرا نام پوچھا اور پھر اپنے پاس بٹھالیا۔ آپ اس وقت طلباء سے فعل مضارع کی گردان سن رہے تھے۔ طالبعلم فرفر گردان سنا رہے تھے۔ مَیں نے پہلے کبھی صَرف ونحو نہیں پڑھی تھی۔ یہ دیکھ کر میرا دل بیٹھ گیا اور مَیں نے اپنے دل میں کہا کہ یاالٰہی یہ دقیق علم مجھے کیسے حاصل ہوگا۔ پہلے دن پہلی کلاس نے ہی مجھے دلبرداشتہ کردیا۔ دو تین دن اسی ادھیڑ بن میں رہا۔ مولانا بھانپ گئے اور ایک دن مغرب کے وقت ہوسٹل میں میرے کمرہ میں تشریف لائے۔ مجھے بڑی محبت سے دلاسہ دیا کہ فکر نہ کرو میں تمہاری مدد کروں گا۔ پھر خود ہوسٹل آکر زائد وقت دے کر انہوں نے میری مدد کی اور مَیں جلد ہی کلاس کے ساتھ چل پڑا۔

اپنے اساتذہ کا سوچتا ہوں تو یوں لگتا ہے جیسے کل کی بات ہو۔ ان کی آوازیں عالم تصوّر میں سننے کی کوشش کرتا ہوں تو ان کی آوازیں کانوں میں گونج اٹھتی ہیں۔ استاذی المکرّم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی پُرشوکت آواز اب بھی سن رہا ہوں۔ پُرشوکت آواز میں منطق فلسفہ پڑھارہے ہیں۔

مولانا سردار ظفر محمد ظفر صاحب جو کہ عربی ادب ونظم کے استاد تھے جو اپنی مترنم آواز میں متنبّی اور حماسہ پڑھاتے تھے یاد آگئے۔ انہوں نے کبھی کتاب ہاتھ میں نہیں پکڑی تھی بلکہ اشعار زبانی یاد تھے۔ قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر بھی پڑھاتے تھے۔ دلکش آواز میں تلاوت کرتے جو دل کو مسحور کردیتی۔ آیات کے اچھوتے نکات بیان کرتے کہ مزہ آجاتا۔ آپ اردو، عربی، فارسی تینوں زبانوں کے قادرالکلام شاعر تھے۔

محترم ابوالحسن قدسی صاحب (جو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کے فرزند تھے وہ) عربی نثر کے استاد تھے۔ کم گو، زاہد بزرگ تھے۔ فارسی، اردو اور عربی کے قادرالکلام شاعر تھے۔ آپ کا اکثر وقت لائبریری میں گزرتا۔ مکرم مفتی ملک سیف الرحمٰن صاحب فقہ کے استاد تھے اور فقہ میں یدِطولیٰ رکھتے تھے۔ صرف ونحو اور تفسیر کے بھی استاد تھے۔ مکرم ملک مبارک احمد صاحب عربی ادب اور انشاء کے استاد تھے اور مصر میں آپ نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی تھی۔ مولانا حکیم خورشید احمد صاحب حدیث کے استاد تھے اور علم حدیث میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔

جب ہم ان اساتذہ سے علم حاصل کررہے تھے کبھی ان کے بارہ میں سوچا نہ تھا کہ وہ کتنے عظیم ہیں۔ اب اندازہ ہوتا ہے کہ ان کا قد اتنے سال گزرنے کے باوجود اتنا نمایاں ہے جیسے پہاڑ اپنی بلندی میں سطح زمین سے نمایاں نظر آتے ہوں۔ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیّین میں جگہ عطا فرمائے۔

محترم مولانا ظہور حسین صاحب نہ صرف مولوی فاضل تھے اور ایک اچھے استاد بلکہ ہاکی کے بہت اچھے کھلاڑی بھی تھے۔ آپ اکثر اس بات کا ذکر کرتے تھے کہ میں اُن دنوں میچ کھیلنے کے لئے امرتسر بھی جایا کرتا تھا اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ میرے ساتھ کھیلنے کے لئے جاتے اور وہ بھی بہت اچھی ہاکی کھیلتے تھے۔ اس کے علاوہ وہ بہت اچھے تیراک بھی تھے۔ میرے یہ شفیق استاد نہ صرف اپنے شاگردوں کی عزت کرتے تھے بلکہ ان کے والدین کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ ایک دن میرے والد محترم لاہور سے مجھے ملنے ربوہ تشریف لائے۔ انہوں نے میرے اساتذہ سے ملاقات کرکے میری پڑھائی کے متعلق رپورٹ لی۔ مولانا نے تسلی بخش رپورٹ دی اور پھر رات کے کھانے کی دعوت بھی دی۔ میرے والد صاحب مولانا صاحب کے اخلاق سے بہت متأثر ہوئے۔ وہ مجھے کہا کرتے تھے کہ تم کتنے خوش نصیب ہو کہ تمہاری زندگی ان بزرگ اور شفیق اساتذہ کے درمیان گزر رہی ہے۔ یقیناً یہ بات سچ تھی۔ دن رات ان کی نگرانی میں اپنے جوانی کا زمانہ ایسے گزارا کہ ہمیں جوانیوں کے ہیجان کا کوئی احساس تک نہ ہوا۔

مولانا صاحب گھٹنے کی درد کے باوجود ہمیشہ پانچ وقت کی نماز مسجد میں پڑھتے تھے۔ سوز وگداز سے نماز ادا کرتے۔ اور ساری نماز میں شروع سے آخر تک یہ حالت طاری رہتی۔ قرآن کریم کے ساتھ بہت عشق تھا۔ ہر سال رمضان میں دوسرے علماء کے ساتھ مسجد مبارک میں قرآن کا درس دیتے اور آیات کی تفسیر کرتے وقت درثمین، کلام محمود اور دیگر شعراء کے شعر بھی حسب حال پڑھتے۔ اس لئے بھی آپ کا درس پسند کیا جاتا۔ آپ نے قرآن کریم کی تین جلدیں جلدساز سے بنوا رکھی تھیں۔ قرآن کے ہر ورق کے بعد سفید کاغذ رکھوائے ہوئے تھے جن پر اپنے نکات درج کرلیتے۔

ایک دفعہ آپ سورۃ طٰہٰ کا درس دیتے ہوئے خداتعالیٰ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مکالمہ بیان کررہے تھے کہ جب خدا تعالیٰ نے پوچھا کہ ’’اے موسیٰ یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا۔ اس نے کہا یہ میرا عصا ہے میں اس پر سہارا لیتا ہوں اور اس کے ذریعے اپنی بھیڑ بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے لئے اَور بھی بہت سے فوائد ہیں‘‘۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے صرف اتنا پوچھا تھا کہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے۔ آپؑ کو چاہئے تھا کہ اتنا جواب دیتے کہ یہ عصا ہے لیکن آپؑ نے تفصیل بیان کرنی شروع کردی۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے اپنے محبوب حقیقی کے ساتھ دیر تک کلام کرنے کا بہانہ ڈھونڈا۔

1955ء کے بعد جامعہ احمدیہ ربوہ میں جلسہ سالانہ کے لنگرخانہ میں منتقل ہوا۔ لنگرخانہ کے تنوروں کو پُر کیا گیا۔ تنوروں پر چھت چھپر کی تھی جو کچی مٹی کے ستونوں پر ڈالی گئی تھی۔ اس میں کلاسیں لگتی تھیں۔ کلاسوں کے درمیان کوئی حدبندی نہیں تھی۔ سردیوں میں سردی بغیر روک ٹوک کے حملہ آور رہتی اور کمبل اپنے گرد لپیٹ کر طلباء کلاسوں میں بیٹھے رہتے اور پھر گرمیوں میں لُو اپنا جوبن دکھاتی۔ لنگر کے وہ چھوٹے چھوٹے کچے کمرے جن میں اناج وغیرہ رکھا جاتا تھا ہمارا ہوسٹل بنایا گیا۔ ان دنوں ربوہ میں بجلی نہیں آئی تھی۔ رات لیمپ کی روشنی میں پڑھتے۔ گرمیوں میں ایک ہاتھ میں پنکھا ہوتا تھا جو پڑھائی کے دوران متواتر چلتا رہتا۔ برسات میں بارش دو گھنٹے برستی تو تین گھنٹے ہمارے کمروں کے اندر برستی۔ چھت ہمارے قد سے ایک فٹ اونچی تھی۔ بارش میں سب سے پہلے ہم کتابیں کاپیاں سمیٹتے اور کمبلوں میں لپیٹ کر چارپائی پر بیٹھے رات گزارتے اور کتابوں کے ساتھ خود بھی بھیگا کرتے تھے۔

ہمارے اساتذہ نے بہت قربانیاں کی ہیں۔ اُن دنوں قادیان سے ہجرت کے بعد مالی تنگی تھی۔ انہوں نے اور اُن کے اہل وعیال نے بڑے حوصلے اور صبر سے کام لیا۔

محترم مولانا ظہور حسین صاحب ہمارے ہوسٹل کے ٹیوٹر بھی تھے۔ ہماری پڑھائی کی نگرانی کے لئے رات گئے تک ہوسٹل میں رہتے تھے۔ انتہائی سردیوں میں بھی آپ ہوسٹل کے طلباء کی پڑھائی کی نگرانی کرتے۔ سب کمروں میں حاضر ہوتے اور پھر اُس بے درودیوار چھپر کے نیچے بیٹھ کر نگرانی کرتے۔ میرا کمرہ اس چھپر کے قریب تھا۔ ایک رات کا واقعہ ہے کہ میں پانی لینے کیلئے باہر نکلا۔ رات بہت اندھیری تھی۔ مَیں نے چھپر میں سے آواز سنی جیسے مولانا کسی سے بات کررہے ہوں۔ میں نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ اتنی رات گئے آپ کس سے باتیں کررہے ہیں۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آپ آہستہ آہستہ ٹہل رہے ہیں اور کوئی دوسرا آدمی نہیں۔ مولانا کو میری موجودگی کی مطلقاً کوئی خبر نہیں ہوئی۔ آپ بہت تضرّع سے اپنے خدا سے مخاطب ہوکر اُس کے احسانوں کو یاد کرکے شکرگزار ہورہے تھے۔ اس حالت کو صوفی مراقبہ کی حالت کہتے ہیں۔ آپ کو بارہا بہت الحاح سے نماز پڑھتے اور پھر دعا کی حالت میں گڑگڑاتے دیکھا ہے۔

مولانا ظہور حسین صاحب 1957ء میں جامعہ احمدیہ سے ریٹائر ہوئے۔ ان کو الوداعی پارٹی دی گئی۔ طلباء جامعہ احمدیہ یونین کا نائب صدر ہونے کی وجہ سے مَیں نے الوداعی ایڈریس پیش کیا اور اشکبار آنکھوں سے اپنے شفیق استاد کو الوداع کہا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی سالہاسال ملاقات رہی۔ بہت ہی محبت سے ملتے اور دعائیں دیتے۔

کانچ

ماہنامہ ’’تشحیذالاذہان‘‘ ربوہ دسمبر 2009ء میں کانچ یعنی شیشہ کے بارہ میں ایک معلوماتی مضمون مکرم فرحان احمد صاحب کے قلم سے شائع ہوا ہے۔

شیشہ کے ذرّات ریت میں موجود ہوتے ہیں چنانچہ شیشہ سازی کی صنعت اکثر ممالک میں قائم ہے۔ شیشے میں کسی قسم کا لوچ موجود نہیں ہوتا چنانچہ وہ ٹھیس لگتے ہی ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر اس میں یہ بات نہ ہوتی تو اس سے زیادہ مضبوط اور کوئی شے نہ ہوتی۔ اب بھی اس کا مکڑی کے جالے جیسا تار ستار میں استعمال ہونے والے فولادی تار کی نسبت زیادہ وزن سنبھال سکتا ہے۔ شیشے کو کیمیائی عمل سے فولاد سے زیادہ سخت اور وارنش سے زیادہ نرم بنایا جاسکتا ہے۔ کھانے پینے کے برتنوں میں استعمال ہونے والا شیشہ فولاد سے زیادہ دیرپا ثابت ہوتا ہے کیونکہ یہ گھستا نہیں ہے۔ چنانچہ ریشمی کپڑا تیار کرنے کے کارخانوں میں دھاتی ریلوں کی جگہ اب کانچ کی ریلیں استعمال کی جاتی ہیں۔

نئی تحقیق سے اب ایسا شیشہ بھی تیار کیا جارہا ہے جو مضبوط ہونے کے ساتھ ساتھ کسی حد تک لچکدار بھی ہے اور اس کا وزن بھی دھات کے مقابلہ میں کم ہے۔ کانچ کے ریشے اون میں شامل کرکے وہ مادہ تیار ہوتا ہے جو Insulator کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ کانچ ملی ہوئی اون نمی کا اثر قبول نہیں کرتی، اسے آگ بھی تیزی سے نہیں پکڑتی اور کیڑا بھی نہیں لگتا۔

کانچ کی باریک تاروں سے تیار کیا جانے والا کپڑا چمکدار ہونے کے علاوہ نرم بھی ہوتا ہے اور اس پر بھی آگ اثر نہیں کرتی۔ پگھلے شیشے میں مختلف دھاتوں کے نمک شامل کرکے اسے رنگدار بناتے ہیں۔ مثلاً تانبے اور سونے کے نمک شیشے کو سرخ رنگ دیتے ہیں۔ ٹریفک سگنل کے لئے یہی شیشہ استعمال کیا جاتا ہے۔ سائنسی آلات میں شیشہ کثرت سے استعمال ہوتا ہے اور اسّی فیصد سے زیادہ آلات میں کسی نہ کسی صورت میں موجود ہوتا ہے۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 25/اگست 2009ء میں شامل اشاعت مکرمہ اے آر بدر صاحبہ کی نظم سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

تیری ہستی ہی عالم میں ہے پیارے وجہ رعنائی
جبھی ہر دل ہوا جاتا ہے یاں تیرا تمنائی
خِرد سے چھَٹ ہی کب سکتی تھیں یہ تاریکیاں دل کی
تیرا نورِ وحی اترا تو ہر سُو روشنی چھائی
نہ کرنا دُور اے ساقی کبھی تو اپنی مجلس سے
پلا وہ بادۂ اطہر رہیں تا حشر مینائی
بہت اعجاز دکھلائے دعائے پیرِ کامل نے
مریض نیم جاں نے فیض سے اس کے شفا پائی

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

5th October 2012 – 11th October 2012

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 5th October 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
01:00	Yassarnal Qur'an
01:35	Huzoor's Tours: a programme documenting Huzoor's visit to Ghana.
02:30	Japanese Service: Learning Islam
02:55	Tarjamatul Qur'an: Class no. 118, recorded on 11 March 1996.
04:00	Qur'an Sab Se Acha
04:55	Liqa Ma'al Arab
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:25	Yassarnal Qur'an
06:45	Huzoor's Tours: Ghana
07:35	Siraiki Service
08:20	Rah-e-Huda: an Urdu discussion programme
10:00	Indonesian Service
11:00	Fiq'ahi Masa'il
12:00	Live Friday Sermon
13:15	Seerat-un-Nabi (saw)
13:55	Tilawat
14:05	Yassarnal Qur'an [R]
14:30	Bengali Service
15:20	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal ba Sal: a series of programmes about the blessings of Khilafat.
16:20	Friday Sermon [R]
17:35	Yassarnal Qu'an [R]
18:00	MTA World News
18:30	Live Hiwar Al Mubashar
20:30	Fia'ai Masa'il
21:05	Friday Sermon
22:15	Rah-e-Huda: An Urdu discussion programme

Saturday 6th October 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:35	Yassarnal Qur'an
00:55	Huzoor's Tours: Ghana
02:00	Friday Sermon
03:15	Rah-e-Huda
04:55	Liqa Ma'al Arab
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Malfoozat
06:30	Al Tarteel
07:00	Jalsa Salana Qadian: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad on 28th December 2010.
08:00	International Jama'at News
08:35	Storytime: no. 33
08:50	Question and Answer Session: part 1 of a Q&A session recorded on 8th December 1996.
09:40	Indonesian Service
10:45	Friday Sermon: Rec. on 28th September 2012.
12:00	Tilawat
12:10	Story Time: No. 33
12:25	Al Tarteel
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Spotlight
16:00	Rah-e-Huda
17:30	Al Tarteel: No. 37
18:00	MTA World News
18:35	Jalsa Salana Qadian 2010
19:30	Faith Matters
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-e-Huda
22:30	Story Time: No. 37
22:45	Friday Sermon

Sunday 7th October 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:30	Dars-e-Malfoozat
00:55	Al Tarteel: No. 37
01:25	Jalsa Salana Qadian 2010
02:25	Story Time: No. 37
02:50	Friday Sermon
04:05	Spotlight
04:55	Liqa Ma'al Arab
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
06:50	Jamia Class
08:05	Faith Matters
09:10	Question and Answer Session
10:10	Indonesian Service
11:10	Friday Sermon
12:10	Tilawat
12:20	Dars-e-Hadith
12:35	Yassarnal Qur'an
13:00	Friday Sermon
14:10	Bengali Reply to Allegations
15:15	Jamia Class
16:30	Kasauti
17:10	Kids Time: programme no. 9
17:40	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:25	Jamia Class: Recorded on 8/02/2009
19:40	Beacon of Truth
20:40	Food for Thought: Conflict resolution
21:15	The Prince's School of Traditional Art
22:00	Friday Sermon
23:10	Question and Answer Session

Monday 8th October 2012

00:10	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:55	Jamia Class
02:10	Food for Thought
02:45	Friday Sermon
03:50	Real Talk
04:55	Liqa Ma'al Arab
06:05	Tilawat
06:15	Dars Seerat-un-Nabi
06:35	Al Tarteel: no. 38
07:05	Huzoor's Tours: Ghana
08:10	International Jama'at News
08:45	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal ba Sal
09:00	Rencontre Avec Les Francophones
10:00	Indonesian Service
11:10	Peace Symposium
12:15	Tilawat
12:25	Dars Seerat-un-Nabi
12:40	Al Tarteel
13:10	Friday Sermon
14:05	Bangla Shomprochar
15:20	Speech from Jalsa Salana Qadian 2006
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al Tarteel
18:00	World News
18:20	Waqfe-e-Nau Ijtema 2011
19:30	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon recorded on 5th October 2012
20:45	Insight [R]
21:00	Prophecies about the Holy Prophet (saw)
21:30	Home and Gardens
22:15	Seerat-un-Nabi (saw)
23:00	Question and Answer Session: recorded on 19th June 1996. Part 1.

Tuesday 9th October 2012

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Insight
00:50	Al Tarteel: No. 38
01:20	Huzoor's Tours: Ghana
02:25	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
02:45	Kids Time
03:15	Friday Sermon
04:15	Speech from Jalsa Salana Qadian 2006
04:50	Liqa Ma'al Arab
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:40	Yassarnal Qur'an
07:05	Waqf-e-Nau Ijtema 2011
08:05	Insight: science and medicine news
08:25	Home and Gardens
09:00	Question and Answer session
10:00	Indonesian Sevice
11:00	Sindhi Service: Sindhi translation of Friday sermon recorded 23rd September 2011
12:05	Tilawat
12:20	Insight
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Real Talk
14:00	Bengali Service
15:05	Moshaa'irah
16:00	Prophecies about the Holy Prohet (saw)
16:30	Seerat-un-Nabi
17:05	Learning French
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:20	Waqf-e-Nau Ijtema 2001[R]
19:30	Arabic Service
20:45	Insight
21:00	Prophecies about the Holy Prohet (saw) [R]
21:30	Home and Gardens [R]
22:15	Seerat-un-Nabi [R]
23:00	Question and Answer session [R]

Wednesday 10th October 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:55	Yassarnal Qur'an
01:20	Waqf-e-Nau Ijtema 2011
02:30	Learning French
03:00	Home and Gardens
03:30	Prophecies about the Holy Prophet (saw)
04:15	Seerat-un-Nabi
05:00	Liqa Ma'al Arab: rec. on 31tt March 1998
06:00	Tilawat & Dars
06:40	Al-Tarteel
07:00	Atfal Rally UK: Concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad.
08:10	Real Talk
09:15	Question and Answer session (Urdu)
10:00	Indonesian Service
11:05	Swahili Service
12:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
13:00	Al-Tarteel
13:20	Friday Sermon: rec. on 5th January 2007
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Fiq'ahi Masa'il
15:45	Kids Time
16:20	Faith Matters
17:25	Dars-e-Mustaja'ab
17:50	Al Tarteel
18:10	MTA World News
18:30	Atfal Rally UK
19:40	Real Talk
20:45	Fiq'ahi Masa'il
21:20	Kids Time
21:55	Dua-e-Mustaja'ab
22:20	Friday Sermon
23:05	Intikhab-e-Sukhan

Thursday 11th October 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:40	Al-Tarteel
01:00	Ansar Ijtema UK 2010
02:10	Fiq'ahi Masa'il
02:40	Moshaa'irah
03:45	Faith Matters
04:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 1st April 1998.
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:45	Yassarnal Qur'an
07:15	Huzoor's Tours: Ghana
08:20	Beacon of Truth
09:05	Tarjamatul Qur'an class
10:10	Indonesian Service
11:10	Pushto Service
12:00	Tilawat
12:15	Dars-e-Hadith
12:40	Yassarnal Qur'an
13:10	Beacon of Truth [R]
14:00	Bengali Service
15:05	Aaina
15:40	Maseer-e-Shahindgan
16:05	Tarjamatul Qur'an class [R]
18:00	MTA World News
18:25	Huzoor's Tours [R]
19:30	Faith Matters [R]
20:35	Qur'an Sab Se Acha
21:15	Tarjamatul Qur'an Class [R].
22:35	Aaina
23:10	Beacon of Truth

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).**

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 19 | Friday 28 September , 2012 | Issue No. 39

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{ماہ مئی 2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات}

(طارق حیات۔مربی سلسلہ احمدیہ)

(چوتھی اور آخری قسط)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
''اے تمام لوگو سُن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا۔ اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دِن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا۔''
(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ:67)

ذیل میں پاکستان سے موصول ہونے والی ماہانہ Persecution Report بابت ماہ مئی سے ماخوذ چند المناک واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

اتنے مظالم اور سختیاں!!! یہ شہر احمدیوں کے لئے لاہور ہے یا............؟

لاہور صوبہ پنجاب کا دارالخلافہ ہے اور یہاں احمدیوں کی ایک کثیر تعداد آباد ہے شائد اسی امر نے مخالفین کی نیندیں حرام کی ہوئی ہیں۔ 1953ء میں جب بوجوہ احمدیت مخالف فسادات کی آگ سارے صوبہ میں بھڑکائی گئی تب بھی یہ شہر مرکز اور نکتہ آغاز تھا اور ماضی قریب میں دہشتگردوں نے سال 2010ء میں خدا کے حضور سجدہ ریز معصوم احمدیوں کے خون سے ہولی کھیلنے کے لئے بھی اسی شہر کی بڑی احمدیہ مساجد کا انتخاب کیا تھا۔ تب لاہور شہر کی تمام تر انتظامیہ نے کروڑہا کروڑ بجٹ اور وسائل کے باوجود اس قتل عام کو روکنے کے لئے اس وقت تک انتظار کیا کہ زخمیوں کے جسموں سے خون کا آخری قطرہ بھی نچڑ چکا تھا۔ یقیناً اہل لاہور کے اس قدر تعاون کے بعد اتنی بڑی کامیابی ملنے پر ان دہشتگردوں کے سرپرستوں نے اپنے انتخاب پر خوب داد سمیٹی ہوگی۔

حالیہ ہفتوں میں معاندین احمدیت کو لاہور شہر میں احمدیت مخالف بازاری جلسے جلوس کی کھلی چھوٹ ملی ہوئی ہے۔ صاف عیاں ہے کہ یہ فسادی اپنی ایک سکیم تیار کر چکے ہیں اور انتظامیہ کی مدد سے اس مکروہ اور قابل مذمت سکیم پر عمل درآمد بھی شروع ہو چکا ہے۔ آج کل تخت لاہور پر مسلم لیگ نواز گروہ کا قبضہ ہے اور میاں شہباز شریف صوبہ کا وزیراعلیٰ ہے۔ ان حکمرانوں کے مذہب کے نام پر سیاست چمکانے والے عناصر حتی کہ دہشتگردوں سے نتھی ہونے سے محض کوئی دیوانہ ہی انکار کرسکتا ہے۔ پس اس پارٹی کے شدت پسندوں سے روابط اور ان سے حاصل ہونے والے سیاسی فوائد کسی سے بھی پوشیدہ نہیں ہیں۔ ذیل میں ماہ مئی میں پیش آمدہ چند ایک واقعات بطور نمونہ درج کئے جاتے ہیں:

پنجاب پولیس کے ہاتھوں
کلمہ طیبہ اور مقدس تحریرات کی بے حرمتی

2رمئی کو سلطان پورہ کی مسجد سے پولیس پارٹی نے اپنی اعلیٰ انتظامیہ کے ایماء پر مذہبی آزادی کی دھجیاں اڑاتے ہوئے مقدس تحریرات اور جملے توڑ توڑ کر مٹا ڈالے۔

اوّلاً پولیس نے اسلام کے نام پر سرگرم عمل بعض افراد کی درخواست پر احمدیوں کو حکم دیا کہ وہ مسجد سے کلمہ طیبہ اور اسماء باری تعالیٰ وغیرہ خود ہی مٹا دیں۔ احمدیوں نے جواب دیا کہ ہماری جماعت تو قائم ہی کلمہ کی سربلندی کے لئے ہوئی ہے اس لئے کلمہ شکنی ہمارے لئے ناممکن ہے، آپ خود یہ مکروہ کام کرلیں۔ جس پر ایس ایچ او نے کہا مَیں تو مسلمان ہوں اور ایسا کبھی بھی نہیں کرسکتا ہوں۔ اطلاعات کے مطابق مولوی طفیل احمد اور ایڈووکیٹ بدر عالم شیخ کو کلمہ طیبہ سے شکایت ہے حالانکہ احمدیہ مسجد سے ان دونوں کی رہائش تقریباً پندرہ کلومیٹر دور ہے۔

ان مسلمانوں کا دوسرا شکوہ یہ ہے کہ یہ عبادتگاہ مسلمانوں کی مسجد کے مشابہ نظر آنے سے ہمارے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ حالانکہ نصف صدی پرانی اس عمارت سے اردگرد کے کسی فرد کو بھی کوئی تکلیف نہ ہے۔ جس طرح آج تک سارے علماء مل کر مسلمان کی تعریف کرنے سے قاصر ہیں اسی طرح مسلمانوں کی مسجد کے متفق علیہ ڈیزائن کی فراہمی بھی آج تک نہیں ہوسکی ہے مثلاً لاہور کی بادشاہی مسجد اور اسلام آباد کی فیصل مسجد کا ڈیزائن آپس میں نہیں ملتا ہے اور نہ ہی یہ دونوں مساجد سعودی عرب میں موجود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قائم کردہ مسجد سے ڈیزائن میں مشابہ ہیں۔ کیا فرماتے ہیں علماء بیچ اس مسئلے کے؟ کس ڈیزائن کی مساجد قائم رہنی چاہئے ہیں۔ اور کونسی مساجد کا معاملہ پنجاب پولیس کے سپرد کر دینا چاہئے!؟

اب پولیس نے احمدیوں کو تھانے بلا کر اپنے روائتی طریق پر ڈرانے دھمکانے کی راہ اپنائی اور مظلومین کی داد رسی کرنے کے بجائے C 295 اور C 298 کے استعمال کی دھمکی دی جس میں موخر الذکر دفعہ کے تحت کسی بھی احمدی کو مطعون کر کے عمر قید کی سزا سنائی جاسکتی ہے۔ مگر احمدی پھر بھی کلمہ شکنی نہ کرنے پر ڈٹے رہے۔

بالآخر مورخہ 2 مئی کو ایس ایچ او اپنی نفری سمیت مسجد پہنچا۔ ان سے عرض کی گئی کہ ایک عمارت میں گھس کر توڑ پھوڑ سے قبل از روئے قانون آپ کو مجسٹریٹ کے احکامات درکار ہیں۔ مگر پنجاب پولیس کے لئے قانون کس مولی کا نام ہے۔ دوپہر تین بجے ایس ایچ او اپنی نفری سمیت ہتھوڑے اور بسولیاں لے کر آن دھمکا۔ اور پانچ گھنٹوں تک بلاخوف وخطر کارروائی کر کے کلمہ طیبہ اور اسماء باری تعالیٰ کو ریزہ ریزہ کیا حتی کہ مسجد میں داخل ہونے کی دعا والی تختی بھی اکھاڑ پھینکی۔ اب اسلامی جمہوریہ پاکستان میں بسنے والے احمدی اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب کی طرح یہی کہہ سکتے ہیں کہ ہم قانون کے پابند کمزور احمدی تو تمہیں اس حد تک ہی باز رکھ سکتے تھے اب جس بالا اور انتہائی طاقتور ہستی کے گھر میں داخل ہو کر تم بربادی پھیلانے کی سعی کرتے ہو وہ خود ہی تمہیں سمجھے گا۔

اپنی کارروائی کے دوران جب پولیس اہلکار مسجد کے نچلے مینار مسمار کرنے لگے تو احمدیوں نے درخواست کی کہ ہمیں تھوڑا سا موقع دیں کہ ہم کچھ انتظام کرلیں ورنہ اس طرح تو اردگرد کی باقی عمارت بھی ڈھے جائے گی۔ اطلاعات کے مطابق اتنی سنگین کارروائی کی سبیل نکال کر بھی مولوی مطمئن نہیں ہیں۔ دراصل ان کے سینوں میں بھری ہوئی حسد اور دشمنی کی آگ تو اگلے جہان جا کر ہی مکمل ہوگی۔ یہاں ان کا مقصد میناروں کی مسماری تک محدود نہ تھا بلکہ وہ بدامنی اور اشتعال پھیلا کر احمدیوں کے لئے مسائل میں اضافے کے خواہشمند ہیں اور اب نئے مکروں میں مصروف ہیں۔

کلمہ کی بے حرمتی اور وہ بھی حُکّام کے ہاتھوں

14 مئی: بیک وقت سربسجود بیسیوں احمدیوں کے مقدس خون سے رنگی جانے والی مسجد دارالذکر گڑھی شاہو میں پولیس کی آمد کی خبر قبل ازیں ہم اپنے قارئین کو دے چکے ہیں یہ لوگ کلمہ مٹانے آئے تھے لیکن کام ادھورا چھوڑ کر چل دیئے تھے۔ اطلاعات کے مطابق پولیس پر تحریک ختم نبوت کے مولویوں کی طرف سے شدید دباؤ ہے۔ **17 مئی کو** 9 پولیس اہلکار مسجد میں آئے اور کلمہ طیبہ کے اوپر سٹیل کی شیٹ کیل لگا کر ٹھونک دی اور اس پر کالا پینٹ کر دیا۔ مسجد سے ملحقہ گلی میں آباد پاکستان کے سرکاری مسلمانوں نے کلمہ کی بے حرمتی پر مٹھائیاں بانٹیں اور بعض لوگ تو کلمہ کی اس بے حرمتی کے موقع پر جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت دل آزار اور بیہودہ نعرے بھی فضا میں بلند کرتے رہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

تازہ محاذ

پولیس کو سلطان پورہ میں شدت پسندوں کے سامنے گھٹنے ٹیکے دیکھ کر دیگر علاقوں میں بھی قانون شکن متحرک ہو چکے ہیں۔ یاد رہے یہ وہی پنجاب پولیس ہے جس نے 28 مئی 2010ء کو سینکڑوں نہتے احمدیوں کو دہشتگردوں کے حوالے کر کے مساجد کے باہر پہرہ بٹھا دیا تھا۔ اور ایک عام پاکستانی کی سوچ اور اندازے سے بھی زیادہ سالانہ بجٹ خرچ کرنے والی اس پولیس کا کوئی ایک اہلکار بھی کئی گھنٹوں تک جاری رہنے والی اس دہشتگردی کی کارروائی کے دوران اپنی بندوق سے ایک گولی بھی کسی دہشتگرد کے جسم تک نہ پہنچا سکا تھا۔

12 مئی کو لاہور ہائی کورٹ کے ایک وکیل بدر عالم شیخ نے ایس ایچ او گڑھی شاہو کو درخواست بھجوائی کہ پانچ احمدیوں منور احمد شیخ، شیخ ریاض احمد، قادیانی مربی، ڈاکٹر نذیر احمد، وقار احمد بٹ نے مسجد پر کلمہ لکھا ہوا ہے اور مسجد کے مینار اور گنبد تعمیر کر رکھے ہیں۔ اس درخواست گزار کے مطابق ان احمدیوں کو پاکستان پینل کوڈ کی دفعات 298B اور 298C کے تحت مقدمات درج کر کے گرفتار کیا جانا ضروری ہے۔ نیز اس طویل درخواست میں دیگر کئی حوالوں سے پولیس کو اکسایا گیا مثلاً احمدی خواتین مسلمان خاندانوں میں تبلیغ کرتی ہیں۔ کلمہ، مسلمانوں جیسے گنبد اور مینار بنا رکھے ہیں۔ نیز اس درخواست پر کارروائی کر کے انتہاپسندی کو روکا جائے اور قانون کی پابندی کروائی جائے وغیرہ وغیرہ۔

ایس ایچ او کی طرف سے کوئی جواب نہ ملنے پر اس درخواست گزار نے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج لاہور کے پاس ایس ایچ او کے خلاف عرضی داخل کر ڈالی۔ جواب طلبی ہونے پر ایس ایچ او نے لکھا کہ ہر درخواست ملنے پر گنبد اور مینارے منہدم کرتے پھرنا پولیس کے فرائض میں داخل نہ ہے۔ یہ کام بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے ذیل میں آتا ہے۔ اور جہاں تک کلمہ کا معاملہ ہے وہ پولیس نے سٹیل کی شیٹ لگا کر چھپا دیا ہے۔ اس واضح جواب ملنے پر نعیم احمد ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج نے 28 مئی کو حکم دیا کہ ایس ایچ او کو درخواست گزار کی استدعاء پر قانون کے مطابق کارروائی کرنی چاہئے۔

یہ سب دیکھ کر لگتا ہے کہ اندھیر نگری اور جنگل کا قانون وغیرہ فرضی محاورے نہیں ہیں۔ ویسے احمدیوں کے پاس حسب سابق ''یارِ نہاں'' میں نہاں ہونے کے سوا کوئی بھی راستہ باقی نہیں بچا ہے۔

مخالفت کی لہر

رحمٰن پورہ: معاندین احمدیت پمفلٹ اور پوسٹر کی صورت میں اپنی نفرت کی مہم کو خوب پھیلا رہے ہیں۔ اب ان فسادیوں نے ٹاؤن شپ اور کالج روڈ پر کاروبار کرنے والے احمدیوں کے اسماء اور پتے ایک پمفلٹ پر درج کر کے گھر گھر بانٹنے کا عمل تیز کر دیا ہے۔ اس پمفلٹ کی تحریر اور مندرجات انتہائی خطرناک اور قابل تشویش ہیں۔

پاکستان بھر میں امن وامان کی صورت حال انتہائی مخدوش ہے ایسے میں شہروں میں سرگرم عمل دہشتگرد حلقوں کے لئے ایسی فہرستیں نعمت سے کم نہیں۔ اس طرز پر اوّلاً صوبائی دارالحکومت سے دور دراز ایک ضلع میں احمدیوں کے کوائف جرائم پیشہ افراد کو مہیا کئے گئے۔ پولیس اور انتظامیہ کی طرف سے خاموش پذیرائی ملنے پر اس مکروہ روش کو صوبائی دارالحکومت کے اندر بھی پروان چڑھایا جا رہا ہے۔

یہ ہے وہ سب کچھ جو پاکستان میں کمزوروں اور امن پسندوں کو حکومت وقت کی طرف سے مہیا کیا جا رہا ہے۔ ویسے پورے شہر لاہور میں احمدیوں کے خلاف اتنی شدید دشمنی کو دیکھ کر یقین ہو چلا ہے کہ 28 مئی 2010ء کو تقریباً ایک سو نمازیوں کا خون چوسنے والے درندے براہ راست کسی پہاڑی سے اتر کر احمدیہ مساجد میں داخل نہیں ہو گئے تھے۔